صفحہ 08 جیت کے بعد پچ کی مٹی کیوں کھائی؟

WATTAN The Urdu Daily

روزنامہ وطن بڈگام

بدھوار 03 جولائی 2024

WEDNESDAY 03-JULY-2024

صفحہ 08 اعظم خان لنکا پریمیئر لیگ سے دستبردار

The Urdu Daily WATTAN Budgam ■ RNI No. JKURD/2011/37141 ■ Vol: 14 | No: 143 | Pages: 08 ■ قیمت: 02 روپے ■ صفحات: 08 ■ شمارہ نمبر: 143 ■ جلد: 14

یہ 370 کا دور تھا جب فوج پر پتھر برسائے جاتے تھے

دفعہ 370 کی دیوار گر گئی، پتھر اؤ رک گیا

جمہوریت مضبوط ہوئی اور لوگوں نے بڑی تعداد میں ووٹ ڈالے: وزیر اعظم

سرینگر/02 جولائی//

دفعہ 370 نے جموں کشمیر کے لوگوں سے حقوق چھین لئے تھے کی بات کرتے ہوئے وزیر اعظم نریندر مودی نے کہا کہ سال 2014 سے پہلے ایک وقت تھا جب دہشت گرد جہاں چاہتے تھے آ کر حملہ کر سکتے تھے۔ بے گناہ لوگ مارے جاتے تھے، ہندوستان کے کونے کونے کو نشانہ بنایا جاتا تھا اور حکومتیں خاموش بیٹھی رہتی تھیں لیکن 2014 کے بعد کا ہندوستان گھر میں گھس کر مارتا ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ ملک کے عوام کو یقین دلایا کہ وہ اپنی تیسری مدت میں ہندوستان کو اگلے درجے پر لے جائیں گے۔ سی این آئی کے مطابق لوک سبھا اور راجیہ سبھا کے سیشن کے 7ویں روز وزیر اعظم نریندر مودی نے لوک سبھا میں صدر کے خطاب پر شکریہ کی تحریک پر اپنا جواب شروع کیا جس دوران اپوزیشن نے احتجاج کیا اور ایوان کے ویل میں گھس کر مطالبہ کیا۔ اس موقعہ پر وزیر اعظم نریندر مودی نے خطاب کرتے ہوئے منی پور کیلئے اپنی حکومت کے اقدامات اور اسکیموں کی تعریف کرتے ہوئے، انہوں نے اس بات پر روشنی ڈالی کہ اپوزیشن جموں و کشمیر میں آئین نہیں لا سکتی اور کہا کہ دفعہ 370 نے لوگوں کے حقوق چھین لیے تھے۔ وزیر اعظم مودی نے اپنی تقریب میں کہا "ملک نے بدعنوانی کے خلاف ہماری زیرو ٹالرنس پالیسی کیلئے ہمیں نوازا ہے۔ آج ہندوستان کی ساکھ پوری دنیا میں بڑھی ہے۔ ہماری ہر پالیسی، ہر فیصلے، ہر عمل کا واحد مقصد ہندوستان رہا ہے"۔ وزیر اعظم مودی نے شہریوں کو یقین دلایا کہ وہ اپنی تیسری مدت میں ہندوستان کو اگلے درجے پر لے جائیں گے۔ وزیر اعظم نریندر مودی نے کہا کہ ہندوستانی بلاک جھوٹ پھیلانے کے باوجود لوک سبھا انتخابات ہار گیا۔ وزیر اعظم نے یہ بھی ذکر کیا کہ این ڈی اے کے اراکین پارلیمنٹ کو ملک کے لوگوں کی خدمت پر توجہ مرکوز کرنی چاہیے"۔ وزیر اعظم نریندر مودی کا کہنا ہے تھا کہ جو لوگ دفعہ 370 کی پوجا کرتے ہیں، جنہوں نے اسے ووٹ بینک کی سیاست کا ہتھیار بنایا ہے، انہوں نے جموں و کشمیر کی حالت ایسی کر دی کہ وہاں کے لوگوں کے حقوق چھین لیے۔ انہوں نے کہا "ہندوستان کا آئین جموں و کشمیر کی سرحدوں میں داخل نہیں ہو سکا اور جو لوگ یہاں آئین کو سروں پر رکھ کر ناچتے ہیں ان میں جموں و کشمیر میں اسے۔۔۔۔101

لیفٹننٹ گورنر کی صدارت میں اعلیٰ سطحی میٹنگ منعقد

محرم کے پیش نظر انتظامات کا جائزہ لیا، مذہبی مقامات پر سیکورٹی ہموار: منوج سنہا

سرینگر/02 جولائی//

ماہ محرم نزدیک آتے ہی لیفٹننٹ گورنر منوج سنہا نے انتظامات کا جائزہ لینے کیلئے ایک اعلیٰ سطحی میٹنگ کی صدارت کی جس دوران انہوں نے اہم مذہبی مقامات اور اجتماعات پر سیکورٹی، ٹریفک کے ہموار انتظام اور طبی سہولیات کے حوالے سے بھی بھرپور انتظامات کرنے کی ہدایت کی۔ سی این آئی کے مطابق لیفٹننٹ گورنر منوج سنہا نے سول سیکریٹریٹ میں محرم الحرام کے انتظامات کا جائزہ لینے کیلئے ایک اعلیٰ سطحی میٹنگ کی صدارت کی۔ لیفٹننٹ گورنر نے عہدیداروں، ڈی سیز اور ایس ایس پیز کو ہدایت کی کہ۔۔۔۔102

کپواڑہ میں ہتھیار اور گولہ بارود برآمد: پولیس

سرینگر/02 جولائی//

سیکورٹی فورسز نے سرحدی ضلع کپواڑہ میں تلاشی آپریشن کے دوران بھاری مقدار میں اسلحہ و گولہ بارود ضبط کرنے کا دعویٰ کیا ہے۔ سی این آئی کے مطابق جموں کشمیر پولیس اور فوج نے ایک مشترکہ کارروائی کے دوران اسلحہ اور گولہ بارود برآمد کیا۔ پولیس کے ایک ترجمان نے بتایا کہ کپواڑہ پولیس کی مخصوص معلومات کی بنیاد پر، شمالی کشمیر کے ضلع ناگری جنگل۔۔۔۔103

شدید گرمی سے لوگ بے حال، سال 2013 کے بعد تیسری مرتبہ سرینگر میں گرم ترین دن ریکارڈ

سرینگر/02 جولائی//

وادی کشمیر میں گزشتہ کچھ دنوں سے گرمی کی لہر میں کافی اضافہ ہو گیا جس کے نتیجے میں لوگوں کو کافی مشکلات کا سامنا ہے۔ منگل کو ایک مرتبہ پھر لوگوں کو شدید گرمی سے کوئی راحت نہیں ملی اور درجہ حرارت 34.6 ڈگری کے قریب ریکارڈ کیا گیا جبکہ کپواڑہ میں دن کا درجہ حرارت 35 ڈگری کے قریب پہنچ گیا۔ ادھر کئی روز سے جاری شدت کی گرمیوں کے بیچ محکمہ موسمیات نے 4 جولائی سے موسلا دھار بارشوں کی پیش گوئی کی ہے۔ سی این آئی کے مطابق جہاں ماہ جولائی کی شروعات کے ساتھ درجہ حرارت میں اضافہ کے نتیجے میں پائی جانے والی شدید گرمی کی وجہ سے اہل وادی کیلئے رات دن تکلیف دہ ثابت ہو رہے ہیں وہیں گرمی میں روز بروز اضافہ ہو رہا ہے جس کی ایک کڑی کے تحت سرینگر میں منگلوار کو پھر سے گرم ترین دن ریکارڈ کیا گیا۔ منگلوار کو دن بھر شدید گرمی کی لہر جاری رہی جس دوران درجہ حرارت 34.6 ڈگری سیلشس ریکارڈ کیا گیا۔ محکمہ موسمیات کے مطابق سرینگر میں منگلوار کو دن کا درجہ حرارت 34.6 ڈگری ریکارڈ کیا گیا جبکہ اس کے ساتھ ساتھ کپواڑہ۔۔۔۔104

سالانہ امرناتھ یاترا جوش و خروش کے ساتھ جاری

تین دنوں کے دوران 50 ہزار سے زائد یاتری گپھا کے درشن کیلئے روانہ ہو چکے ہیں

سرینگر/02 جولائی/

سخت ترین حفاظتی انتظامات کے بیچ سالانہ امرناتھ یاترا جوش و خروش کے ساتھ جاری ہے اور 3 دنوں کے دوران 50 ہزار سے زائد یاتری گپھا کے درشن کیلئے روانہ ہو چکے ہیں۔ سی این آئی کے مطابق 29 جون سے شروع ہونے والی یاترا کے پہلے تین دنوں میں ملک کے مختلف حصوں سے 50,000 سے زیادہ یاتریوں نے امرناتھ گپھا کا درشن کیا۔ دریں اثنا، 6537 یاتریوں کی تازہ کھیپ جموں کے بھگوتی نگر یاتری نواس بیس کیمپ سے گپھا کی درشن کیلئے روانہ ہوئی۔ حکام نے بتایا کہ یاتری صبح 261 گاڑیوں میں۔۔۔۔105

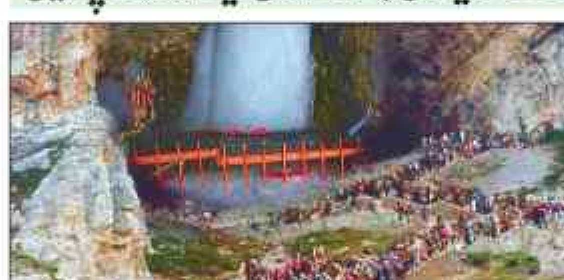

انجینئر رشید کو بطور رکن پارلیمنٹ

حلف اٹھانے کے لئے دو گھنٹے کا وقت دیا گیا

سرینگر/02 جولائی//

دہلی کی ایک عدالت نے تہاڑ جیل میں نظر بند انجینئر رشید کو بطور رکن پارلیمنٹ حلف اٹھانے کیلئے دو گھنٹے کا وقت دیا ہے۔ سی این آئی کے مطابق دہلی کی ایک عدالت نے شیخ عبدالرشید عرف انجینئر رشید کو 5 جولائی کو لوک سبھا رکن پارلیمنٹ کے طور پر حلف لینے کیلئے دو گھنٹے کی حراستی پیرول منظور کر لی۔ انجینئر رشید حالیہ لوک سبھا انتخابات میں نیشنل کانفرنس کے رہنما عمر عبداللہ کو شکست دے کر بارہمولہ سیٹ سے آزاد امیدوار کے طور پر منتخب ہوئے تھے۔ اسے 2017 میں جموں و کشمیر میں دہشت گردی کی فنڈنگ کیس میں گرفتار کیا گیا تھا۔ انجینئر رشید نے حلف اٹھانے اور اپنے پارلیمانی کام انجام دینے کیلئے عبوری ضمانت یا متبادل میں حراستی پیرول کے لیے عدالت سے رجوع کیا تھا۔ ایڈیشنل سیشن جج چندر جیت سنگھ نے 5 جولائی کو دو گھنٹے کیلئے حراستی پیرول کی اجازت دی تا کہ وہ۔۔۔۔106

اننت ناگ میں دوران شب ہولناک آتشزدگی

10 مکانات اور 8 دکانیں جل کر خاکستر، کروڑوں روپے مالیت کا سامان راکھ

سرینگر/02 جولائی//

جنوبی ضلع اننت ناگ میں دوران شب آگ کی ایک ہولناک واردات میں 10 مکانات اور 8 دکانیں جل کر خاکستر ہوئی اور ان میں موجود کروڑوں روپے مالیت کا ساز و سامان راکھ کی ڈھیر میں تبدیل ہو گیا۔ آگ بجھانے کی کارروائی کے دوران ایک فائر سروس اہلکار بھی زخمی ہو گیا جس کو علاج کیلئے اسپتال منتقل کیا گیا ہے۔ سی این آئی کو نمائندے نے اننت ناگ سے تفصیلات فراہم کرتے ہوئے بتایا کہ ضلع کے مہمان محلہ میں بازار میں منگل اور بدھ کی درمیانی رات کو اس وقت سنسنی کا ماحول پھیل گیا جب ایک رہائشی مکان سے۔۔۔۔107

سب انسپکٹر بھرتی عمل کے پیپر لیک کا معاملہ

ملوث ماسٹر مائنڈ کی ای ڈی تحویل میں چار دنوں کا اضافہ

سرینگر/02 جولائی//

انٹی کورپشن بیورو کی خصوصی عدالت نے سب انسپکٹر بھرتی عمل کے پیپر لیک معاملے میں ملوث ماسٹر مائنڈ کی ای ڈی تحویل میں مزید چار دنوں کا اضافہ کر دیا ہے۔ سی این آئی کے مطابق خصوصی جج انسداد بدعنوانی عدالت جموں بالا جیوتی نے جموں کشمیر پولیس کے پی سب انسپکٹر بھرتی امتحان کے پیپر لیک کیس کے ماسٹر مائنڈ یتن یادو کو مزید چار دنوں کیلئے ڈائریکٹوریٹ آف انفورسمنٹ کی تحویل میں دے دیا۔ ای ڈی نے نئے قانون یعنی بھارتی شہری تحفظ سنہتا، 2023 کی دفعات کے تحت ان کی حراست میں سات دن کی توسیع کی درخواست کی تھی۔ تاہم، عدالت نے یکم جولائی 2024 سے صرف چار دن کی۔۔۔۔108

ملک میں زیکا وائرس کا پھیلنا پھر شروع

سرینگر/02 جولائی//

زیکا وائرس کے کیسز ایک بار پھر سامنے آنے لگے ہیں اور پونے میں اب تک اس کے 6 کیس رپورٹ ہو چکے ہیں۔ دو حاملہ خواتین بھی انفیکشن کا شکار ہیں۔ محکمہ صحت کے اہلکار فی الحال مریضوں کی نگرانی کر رہے ہیں۔ وائس آف انڈیا کے مطابق زیکا وائرس کے کیسز ایک بار پھر۔۔۔۔109

آستانہ میں ایس سی او سربراہی اجلاس میں ریاست اور

کثیر جہتی تعاون کے امکانات پر تبادلہ خیال ہوگا/ ایس جے شنکر

سرینگر/02 جولائی//

بھارت کے وزیر خارجہ ایس جے شنکر نے توقع ظاہر کی ہے کہ عالمی رہنما گزشتہ دو دہائیوں میں شنگھائی تعاون تنظیم (ایس سی او) کی سرگرمیوں کا جائزہ لیں گے اور 4 جولائی کو قازقستان کے آستانہ میں ہونے والے ایس سی او سربراہی اجلاس میں ریاست اور کثیر جہتی تعاون کے امکانات پر تبادلہ خیال کریں گے۔ سی این آئی مانیٹرنگ ڈیسک کے مطابق وزیر خارجہ ایس جے شنکر ایس سی او سمٹ کیلئے آستانہ میں ہندوستانی وفد کی قیادت کریں گے۔ ایس سی او کونسل آف ہیڈس آف اسٹیٹ کا 24 واں اجلاس قازقستان کی صدارت۔۔۔۔110

ریاسی ضلع میں فرقہ وارانہ تشدد بھڑکنے اور

مذہبی مقامات کی توڑ پھوڑ کی اجازت نہیں دیں گے

سرینگر/02 جولائی//

جموں کے ریاسی ضلع میں شرپسند عناصر کی جانب سے مذہبی مقام کی توڑ پھوڑ کے بعد ایس ایس پی ریاسی کا کہنا ہے کہ ضلع میں فرقہ وارانہ بھڑکنے کی اجازت نہیں دیں گے۔ انہوں نے مزید کہا کہ اس معاملے میں ابھی تک 15 افراد کی گرفتاری عمل میں لائی گئی ہے جبکہ تمام مندروں میں سی سی ٹی وی نصب کیے جائیں گے۔ سی این آئی کے مطابق سینئر سپرنٹنڈنٹ آف پولیس ریاسی موہتا شرما نے زور دے کر کہا کہ شرپسند جو ضلع میں فرقہ وارانہ بھڑکنا چاہتے ہیں، انہیں کسی قیمت پر اجازت نہیں دی جائے گی اور مجرم کے خلاف پبلک سیفٹی ایکٹ کے تحت مقدمہ درج کیا جائے گا۔ انہوں نے کہا "ضلع انتظامیہ۔۔۔۔111

جموں و کشمیر کے عوام کے حقوق کی بحالی عمل میں لائی جائے

میاں الطاف احمد نے لوک سبھا کی توجہ لوگوں کو درپیش سنگین مسائل کی طرف راغب کرائی

سرینگر/02 جولائی//

جموں و کشمیر نیشنل کانفرنس کے رکن پارلیمنٹ میاں الطاف احمد نے پارلیمنٹ کے جاری اجلاس کے دوران جموں و کشمیر کے عوام کے حقوق اور ریاستی درجے کی بحالی کیساتھ ساتھ اسمبلی الیکشن کے انعقاد، بڑھتی ہوئی مہنگائی، بجلی بحران، بے روزگاری اور ڈیلی ویجروں کے مسائل کو اجاگر کیا۔ سی این آئی کے مطابق صدر کے خطبہ پر شکریہ کی تحریک پر بحث میں حصہ لیتے ہوئے میاں الطاف احمد، جو اننت ناگ راجوری پارلیمانی نشست سے ممبر پارلیمنٹ ہیں، نے کہا کہ جموں و کشمیر کے عوام کے حقوق کی بحالی کا مطالبہ کرتے ہوئے کہا کہ صدر جمہوریہ کے خطبے میں جموں و کشمیر سے متعلق بہت سارے بلند بانگ دعوے کئے گئے لیکن زمینی حقائق۔۔۔۔112

ملک کی سالمیت اور سیکورٹی خدشات کے پیش نظر

واٹس ایپ نے بھارت میں لاکھوں اکاؤنٹس پر پابندی لگا دی

سرینگر/02 جولائی/

سیکورٹی کو مدنظر رکھتے ہوئے واٹس ایپ کی طرف سے وقتاً فوقتاً بہت سے اقدامات کیے جاتے ہیں۔ اب ایک رپورٹ میں دعویٰ کیا گیا ہے کہ واٹس ایپ نے بھارت میں 66 لاکھ سے زیادہ اکاؤنٹس پر پابندی لگا دی ہے۔ خاص بات یہ ہے کہ ان تمام کھاتوں پر مئی کے مہینے میں کارروائی کی گئی ہے۔ سی این آئی کے مطابق سیکورٹی وجوہات کی بنا پر واٹس ایپ نے بھارت بھر میں 66 لاکھ صارفین کے اکاؤنٹس پر پابندی عائد کر دی ہے۔ حکومت ہند کے آئی ٹی قوانین کے تحت کمپنیوں کو ہر ماہ اپنی رپورٹ پیش کرنی ہوتی ہے۔ اس میں کمپنیاں ہر قسم کا ڈیٹا پیش کرتی ہیں۔ اس میں واٹس ایپ نے دعویٰ کیا ہے کہ انہوں نے کئی اکاؤنٹس پر کارروائی کی ہے اور ان پر پابندی۔۔۔۔113

مرنے والے اگنی ویر کے اہل خانہ کو ایک کروڑ روپے دیا جاتا ہے

اگنی ویر سے متعلق راہل گاندھی ایوان کو گمراہ نہ کریں گے: وزیر دفاع راجناتھ سنگھ

سرینگر/02 جولائی//

وزیر دفاع راجناتھ سنگھ نے راہل گاندھی پر الزام لگایا کہ وہ ایوان کو گمراہ کر رہے ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ "اگنی ویر" کی ہلاکت پر اسکے کنبہ کے سرکار کی طرف سے ایک کروڑ روپے دئے جاتے ہیں۔ وائس آف انڈیا کے مطابق لوک سبھا میں آج قائد حزب اختلاف راہول گاندھی نے اگنیور اسکیم سے متعلق سوالات اٹھائے۔ انہوں نے کہا کہ مودی حکومت اگنیور کو شہید کا درجہ نہیں دیتی۔ انہیں معاوضہ نہیں دیا جاتا۔ اگر کانگریس آئی تو اگنیور کو ہٹا دیا جائے گا۔ اگنیور سینا کی نہیں بلکہ پی ایم او کی اسکیم ہے۔ ان کے لیے اگنیور ایک استعمال اور پھینکنے والا مزدور ہے۔ راہل کے اس بیان پر راجناتھ سنگھ نے کہا کہ اگنیور کو ایک۔۔۔۔114

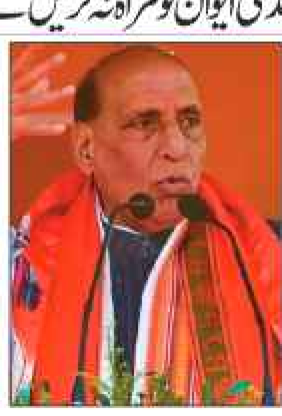

خواتین تھکن کو نظر انداز نہ کریں

ماہرین طب ونفسیات کا کہنا ہے کہ ہمارے ہاں ہر چار عورتوں میں سے ایک عورت تھکن کا شکار ہے جس کی ایک سے زیادہ وجوہ ہیں جن میں سرفہرست خون کی کمی ہے جو خواتین میں عام طور سے پائی جاتی ہے۔ خواتین میں تھکن کی ایک اور وجہ نیند کی کمی ہے۔ خواتین ہاؤس وائف ہوں یا ورکنگ وومن اپنے گھروں اور ملازمت کی جگہوں پر جس قسم کے سخت اور مشقت طلب کام انجام دیتی ہیں، ان کا تقاضا یہ ہے کہ وہ کم سے کم 8 یا 9 گھنٹے کی گہری نیند ضرور لیں ورنہ نیند کی کمی سے پیدا ہونے والے نقصانات جمع ہوتے رہتے ہیں جو بعد میں بڑی مشکلات پیدا کردیتے ہیں۔ چناں چہ لازم ہے کہ ایک رات کی بے خوابی کا اثر زائل کرنے کے لیے اگلی راتوں میں اپنی نیند ضرور پوری کرلیں۔ نیند کے دوران اس میں خلل پڑنا بھی لازم ہے جس سے چھٹکارا ممکن نہیں۔ چھوٹے بچے کا رونا، بھوک لگنا، فیڈ کرانا، نیپی وغیرہ بدلوانا، اور لوڈشیڈنگ سے بھی نیند میں خلل پڑتا ہے جس کے نتیجے میں دوسرے دن آپ تھکن محسوس کریں گی اور ایسے میں اگر دفتر جانا پڑے تو وہاں کا کام اس تھکن کو مزید بڑھادے گا۔ تھکن کا ایک سبب تھائیرائیڈ گلینڈز کی سست روی ہے۔ اس مرض کی دیگر علامات میں جلد میں خشکی اور تناؤ کا پیدا ہونا، بالوں کا پتلا اور بے لچک ہوجانا، مخصوص ایام میں بے قاعدگی کا پیدا ہوجانا بھی شامل ہے۔ اگر اس کا بروقت اور صحیح علاج نہ کرایا جائے تو رات کو نہ صرف نیند میں خلل واقع ہوتا ہے، بلکہ متاثرہ خاتون بہت جلد تھکن محسوس کرنے لگتی ہیں، خاص طور پر درمیانی عمر کی خواتین میں اس بیماری کو زیادہ بڑھتے دیکھا گیا ہے۔ پھر بے توجہی، بے پروائی اور علاج نہ کرانے یا بے احتیاطی سے یہ بیماری زور پکڑتی ہے اور خاتون بہت تھوڑا سا کام کرکے بھی بہت جلد خود کو زیادہ تھکا تھکا محسوس کرنے لگتی ہیں لہٰذا اس تھکن کو نظرانداز نہ کریں بلکہ فوراً اپنے ڈاکٹر سے رجوع کریں، تاکہ یہ معلوم ہوسکے کہ اس تھکن کا اصل سبب کیا ہے اور اس کا سدباب کس طرح ممکن ہے۔ تھکن کو کام کی زیادتی اور بے آرامی کے زمرے میں ڈال کر مطمئن نہ ہوجائیں، بلکہ وجہ جاننا بے حد ضروری ہے۔

کیا ذیابیطس کے مریضوں کے لیے انڈے نقصان ہوتے ہیں

انڈے غذائی کولیسٹرول سے بھرپور ہوتے ہیں تو کیا یہ ذیابیطس ٹائپ ٹو کے شکار افراد کھا سکتے ہیں۔ درحقیقت عام طور پر غذائی کولیسٹرول سے بھرپور غذائیں جیسے انڈوں کے بارے میں ذیابیطس کے مریضوں کو مشورہ دیا جاتا ہے کہ وہ انہیں کھانے سے گریز کریں۔ تاہم کچھ عرصے قبل طبی جریدے امریکن جرنل آف کلینیکل نیوٹریشن میں شائع ایک تحقیق میں یہ بات سامنے آئی کہ ذیابیطس کے مریض کسی خوف کے بغیر انڈے کھا سکتے ہیں۔ درحقیقت ہفتہ بھر میں 12 انڈے کھانے سے بھی ذیابیطس ٹائپ ٹو یا پری ڈائیبٹیس کے مریضوں میں خون کی شریانوں سے جڑے امراض جیسے امراض قلب یا فالج وغیرہ کا خطرہ نہیں بڑھتا۔ ذیابیطس کے شکار افراد میں صحت کے لیے نقصان دہ کولیسٹرول ایل ڈی ایل کی سطح میں اضافہ کا خطرہ ہوتا ہے جو کہ امراض قلب کا باعث بن سکتا ہے۔ اب نئی تحقیق میں بتایا گیا کہ انڈوں کا استعمال ذیابیطس کے شکار افراد کے خون میں موجود کولیسٹرول کی سطح پر کچھ زیادہ اثرات،

ریشوں سے بھرپور گوبھی صحت کے لیے انتہائی مفید

کراچی: ماہرین گوبھی کو برسلز اسپراؤٹس کی طرح سپر فوڈ قرار دینے پر غور کررہے ہیں کیونکہ ہر ماہ اس کے نئے فوائد سامنے آرہے، اس میں کینسر سے لڑنے والے طاقتور اجزا اور فائبر کا خزانہ موجود ہے اس کا تعلق براسیکا فیملی سے ہے اور اسی وجہ سے یہ صحت کا ایک خزانہ ہے۔ ماہرین کے مطابق ایک کپ پھول گوبھی میں صرف 27 کیلوریز ہوتی ہیں۔ اس میں دو گرام پروٹین، 5.3 گرام کاربوہائیڈریٹس، دو گرام چینی اور دو گرام سے کچھ زائد فائبر (ریشے) موجود ہوتے ہیں۔ اس کے علاوہ وٹامن سی، فولیٹ، وٹامن کے، اور وٹامن بی 6 کی بھی اچھی مقدار پائی جاتی ہے تاہم حیرت انگیز بات یہ ہے کہ اس میں چکنائی صفر ہوتی ہے۔ گوبھی اینٹی آکسیڈنٹس سے بھرپور ہے یہ اینٹی آکسیڈنٹس خلیاتی سطح پر تباہی اور خرابی کو روکتے ہیں۔ اسی وجہ سے یہ سوزش، اندرونی جلن اور کئی اقسام کے کینسر کو روکتی ہے۔ گوبھی معدے کے لیے انتہائی مفید ہے اور یہ بلڈ پریشر قابو رکھنے میں اہم کردار ادا کرتی ہے۔ دوسری جانب گوبھی میں میگنیشیئم کی مقدار پٹھوں، عضلات اور دماغ کے لیے انتہائی مفید ہے۔ گوبھی میں موجود فولیٹ اور وٹامن بی 6 دماغی اور اعصابی نظام کو تندرست حالت میں رکھتے ہیں۔ اس میں موجود 'وٹامن کے' ہڈیوں کی معدنیات کو برقرار رکھتا ہے اور ہڈیاں مضبوط ہوتی ہیں۔ اس میں کیلوریز کی کم مقدار وزن بڑھنے نہیں دیتی۔ گوبھی کو سلاد، دہی اور آلوؤں کے ساتھ کھانا زیادہ مفید ہوگا۔ اگر اسے سفید چاولوں یا مسالے دار چاولوں کے ساتھ ملا کر دیا جائے تو بچے بھی اسے خوشی خوشی کھاتے

ایچ آئی وی کے خلاف موثر ویکسین کی تیاری میں پیشرفت

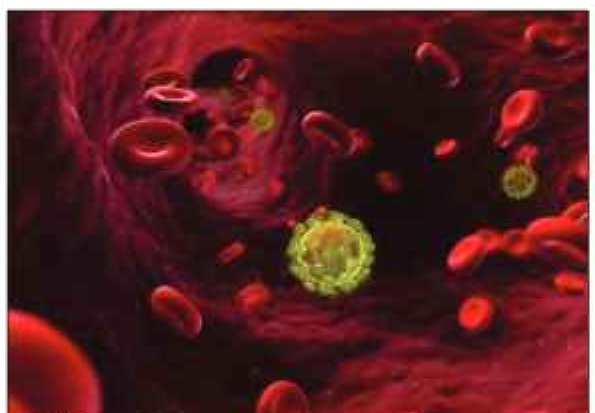

ایچ آئی وی انفیکشن لاعلاج مرض ہے جو کہ ایڈز کی شکل میں دنیا بھر میں لاکھوں افراد کی اموات کا باعث بن چکا ہے۔ مگر بہت جلد ایچ آئی وی لاعلاج مرض نہیں رہے گا کیونکہ ماہرین طب نے اس پر قابو پانے کے لیے موثر ویکسین کے حوالے سے انقلابی پیشرفت کی ہے۔ ہارورڈ یونیورسٹی کے ماہرین نے ایچ آئی وی انفیکشن کے حوالے سے ویکسین تیار کی تھی اور اب انسانوں میں اس کے ابتدائی تجربات میں محققین کو کامیابی ملی ہے۔ تحریر جاری ہے

جن افراد پر تجربے کے طور پر اس ویکسین کا استعمال کرایا گیا، ان کے اندر ایچ آئی وی کے خلاف کسی نہ کسی قسم کا ردعمل سامنے آیا ہے جبکہ 80 فیصد مریضوں میں تو یہ پیشرفت کافی نمایاں رہی۔ محققین نے یہ بھی دریافت کیا کہ یہ ویکسین ایچ آئی وی کے شکار 67 فیصد بندروں پر موثر ثابت ہوئی اور اس سے عندیہ ملتا ہے کہ یہ انسانوں میں بھی موثر ثابت ہوگی۔ تاہم ان کا کہنا تھا کہ ابھی یہ کہنا قبل از وقت ہوگا کہ یہ ویکسین ایچ آئی وی کے حوالے سے موثر ثابت ہوگی، بندروں پر تجربہ حوصلہ افزا ثابت ہوا مگر اس انفیکشن کے شکار افراد میں اس حوالے سے مزید ٹیسٹ کیے جانے کی ضرورت ہے۔ اگلے مرحلے پر محققین کی جانب سے جنوبی افریقہ کی ایچ آئی وی کی شکار ڈھائی ہزار خواتین میں اس ویکسین کی آزمائش کی جائے گی۔ یہ ان 5 میں سے ایک ویکسین ہے جو کہ آزمائشی مراحل میں سے گزری ہیں، تاہم اتنی موثر پہلے کوئی ویکسین ثابت نہیں ہوئی۔

آواز کی لہروں سے کینسر کی شناخت کرنے والا آلہ ایجاد

کیرولینا: سنگاپور کے طبی ماہرین نے موذی مرض کی شناخت کرنے کے لیے ایسا آلہ ایجاد کرلیا جو آوازوں کی لہروں سے کینسر کی شناخت کرلے گا۔ تفصیلات کے مطابق ڈیوک یونیورسٹی، ایم آئی ٹی اور سنگاپور کی ننیانگ یونیوسٹی کے ماہرین نے مشترکہ تحقیقات کے بعد ایسا آلہ ایجاد کیا جو آوازوں کے ذریعے کینسر کی شناخت کرسکتا ہے۔ ماہرین کے مطابق یہ آلہ خون کے نمونوں پر مبنی مائع بایوپسی کے طریقے سے خون میں موجود کینسر کے ذرات کی آسانی کے ساتھ شناخت کرسکتا ہے۔ آلے کو انسانی جسم میں موجود باریک نالی سے گزارا جاتا ہے جس کے بعد ایک خاص سمت سے آواز کی لہریں پھینکی جاتی ہیں تاکہ کینسر والے بڑے اور سخت خلیات کو سطح پر آسانی کے ساتھ لایا جاسکے۔ ماہرین کے مطابق اس عمل سے کینسر کا خلیہ تباہ نہیں ہوتا بلکہ اسے آسانی اور بہت تفصیل سے دیکھا جاسکتا ہے کہ یہ مرض کی کون سی قسم ہے۔ ڈیوک یونیورسٹی میں میٹریل سائنس کے پروفیسر ٹونی جون ہوانگ اور ان کے ساتھیوں نے خون کو ایک باریک نالی سے گزارا اور اس پر ایک خاص سمت سے آواز کی لہریں پھینکیں چونکہ آواز یہاں دباؤ کی قوت ڈال رہی تھی اس لیے خون کے تندرست خلیات گزرتے رہے لیکن کینسر والے بڑے اور سخت خلیات خون کی سطح پر ظاہر ہوگئے، بعدازاں ماہرین نے انہیں ایک اور چینل کے ذریعے خانے میں جمع کیا۔ ماہرین کا کا کہنا ہے۔

خشک میوہ جات کھانے سے سپرم کی طاقت میں اضافہ

ایک تازہ ترین تحقیق سے معلوم ہوا ہے کہ خشک میوہ جات کھانے سے سپرم کی صحت میں بہتری آتی ہے۔ سائنس دانوں کے مطابق جن مردوں نے 14 ہفتوں تک روزانہ اخروٹ، بادام اور ہیزل نٹ کھائے ان کے سپرم کی تعداد بڑھ گئی اور ساتھ ہی ساتھ ان کے سپرم کے تیرنے کی طاقت میں بھی اضافہ ہوا۔ یہ تحقیق ایک وقت سامنے آئی ہے جب تقریباً تمام مغربی دنیا کے مردوں میں سپرم کی تعداد میں کمی ریکارڈ کی گئی ہے، جس کی وجہ آلودگی، سگریٹ نوشی اور غیر صحت مند خوراک بتائی جاتی ہے۔ سائنس دانوں کا کہنا ہے کہ اچھی اور متوازن خوراک سے اس مسئلے پر قابو پایا جاسکتا ہے۔ ہر سات میں سے ایک جوڑے کو بچہ پیدا کرنے میں مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے، اور تقریباً نصف جوڑوں میں اس کی وجہ مرد ہوتے ہیں۔ سائنس دانوں نے 119 صحت مند مردوں کا انتخاب کیا جن کی عمریں 18 اور 35 سال کے درمیان تھیں اور انھیں دو حصوں میں تقسیم کردیا۔ ان میں سے ایک گروپ کو روزانہ 60 گرام خشک میوہ کھانے کو دیا گیا جب کہ دوسرا گروپ جو خوراک پہلے کھایا کرتا تھا، اسی پر قائم رہا۔ سائنس دانوں نے معلوم کیا کہ میوہ جات کھانے والے گروپ کے سپرم کی تعداد میں ماہرین کے مطابق اس تحقیق کی تصدیق اس طرح سے ہوتی ہے کہ خشک میوہ جات میں اومیگا 3 فیٹی ایسڈ، اینٹی آکسیڈنٹ اور بی وٹامن فولیٹ ہوتے ہیں جن کے بارے میں پہلے سے معلوم ہے کہ وہ مردانہ زرخیزی میں اضافہ کرتے ہیں۔ تمام مغربی دنیا کے مردوں میں سپرم کی تعداد میں کمی واقع ہورہی ہے، جس کی وجہ آلودگی، سگریٹ نوشی اور غیر صحت مند خوراک بتائی جاتی ہے سپین کی یونیورسٹی آف رویرا کے ڈاکٹر البرٹ سالس ہوئتوس اس تحقیق کے سربراہ تھے۔ انھوں نے کہا: سائنسی شواہد اکٹھے ہورہے ہیں کہ اچھی خوراک سے زرخیزی میں مدد مل سکتی ہے تاہم کچھ دوسرے سائنس دانوں کا کہنا ہے کہ یہ مرد صحت مند اور بظاہر زرخیز تھے، اس لیے یہ دیکھنا ابھی باقی ہے

کم نمک کھانا بھی جان لیوا ثابت ہوسکتا ہے

نمک کا بہت زیادہ استعمال فالج اور ہارٹ اٹیک کا خطرہ بڑھا دیتا ہے مگر اس کے بہت کم استعمال کے نتیجے میں بھی ایسا ہوسکتا ہے۔ یہ انتباہ کینیڈا میں ہونے والی ایک طبی تحقیق میں سامنے آیا ہے۔ میک ماسٹر یونیورسٹی اور ہیملٹن ہیلتھ سائنسز کی اس تحقیق میں بتایا گیا ہے کہ نمک کا بہت کم استعمال کرنے کے نتیجے میں دل کے دورے اور فالج جیسے جان لیوا امراض کا خطرہ بڑھ جاتا ہے۔ اس تحقیق کے دوران 49 ممالک کے ایک لاکھ 30 ہزار افراد کا جائزہ لیتے ہوئے دیکھا گیا کہ نمک کے استعمال، امراض قلب اور فالج وغیرہ کے درمیان کیا تعلق ہے۔ نتائج سے معلوم ہوا کہ لوگ چاہے ہائی بلڈ پریشر کے ہی شکار کیوں نہ ہو، غذا میں نمک کا بہت کم استعمال دل کے دورے اور فالج کا خطرہ بہت زیادہ بڑھا دیتا ہے۔ محققین کا کہنا ہے کہ نمک کا زیادہ استعمال کم کرنے کی اہمیت پہلے ہی سامنے آچکی ہے تاہم اسے انتہائی کم کردینا بھی کوئی فائدہ مند چیز نہیں۔ عالمی ادارہ صحت کی جانب سے روزانہ پانچ سے چھ گرام نمک استعمال کرنا صحت کے لیے فائدہ مند قرار دیا گیا ہے۔ تاہم نئی تحقیق میں بتایا گیا ہے کہ 3 گرام سے کم نمک کا استعمال جان لیوا۔

نرم وملائم ہاتھ؛ خواتین کے حُسن کی علامت

ملک وال: چہرے کی دیکھ بھال کے چکر میں ہم اکثر اپنے ہاتھوں کو یکسر بھول جاتے ہیں۔ ہاتھوں کو نرم و ملائم بنانے کے لیے آپ گھریلو نسخہ استعمال کرسکتی ہیں۔ اس کے لیے بہت زیادہ محنت کی ضرورت بھی نہیں پڑے گی۔ اکثر ہم چہرے کی دیکھ بھال میں لگ جاتے ہیں اور جسم کے دوسرے حصوں کو یکسر نظر انداز کردیتے ہیں جس کا زیادہ اثر ہمارے ہاتھوں اور پیروں پر پڑتا ہے۔ آپ اپنے پیر تو چھپا سکتی ہیں لیکن اپنے ہاتھ کبھی نہیں چھپا سکتیں، اس کے علاوہ جب آپ اپنی دوست خواتین یا رشتے داروں سے ہاتھ ملاتی ہیں تو آپ کے ہاتھوں کی سختی کی وجہ سے آپ کی شخصیت پر بہت برا اثر پڑتا ہے، اس لیے آپ اپنے ہاتھوں کی رنگت کو نکھاریں اور ان کو نرم وملائم بنائیں جس کے لیے آپ گھریلو نسخے استعمال کرسکتی ہیں اور ہاتھوں کو نرم و ملائم بنا سکتی ہیں۔ کھردرے اور جھریوں والے ہاتھ پوری شخصیت پر برا اثر ڈالتے ہیں جس سے شخصیت اور وقار مجروح ہوتا ہے۔ جس طرح چہرے کو حفاظت کی ضرورت ہوتی ہے، اسی طرح ہاتھوں کو بھی حفاظت اور توجہ کی ضرورت ہوتی ہے۔ ہاتھوں کی پشت زیادہ حساس اور نرم ہوتی ہے، اس لیے یہ زیادہ خراب ہوکر بدنما لگنے لگتی ہے۔ ہتھیلی کی پشت کی جلد پر چکنائی والے غدود نہیں ہوتے، اس لیے اسے جسم کے دوسرے حصوں کی نسبت زیادہ چکنائی کی ضرورت ہوتی ہے اور مطلوبہ چکنائی نہ ملنے کی صورت میں ہاتھوں کی جلد خراب ہوجاتی ہے۔

موٹاپے کا سبب بننے والی ایک اور وجہ

جسم کے فربہ ہونے کی بے شمار وجوہات ہیں جن میں سب سے بڑی وجہ جنک فوڈ کا استعمال اور ورزش نہ کرنا ہے، تاہم ماہرین نے موٹاپے کا سبب بننے والی ایک اور وجہ کی طرف نشاندہی کی ہے۔ ماہرین کے مطابق رات میں اچھی اور پرسکون نیند سونا آپ کے صحت مند رہنے کی ضمانت ہے۔ تاہم اگر آپ رات میں بے سکون نیند سوتے ہیں یا کم سوتے ہیں تو یہ آپ کو موٹاپے میں مبتلا کرسکتی ہے۔ نیند میں خلل پڑنا اور بے سکون نیند سونا آج کل کے دور میں معمول بن چکا ہے۔ اس کی سب سے بڑی وجہ تو سونے سے قبل اسمارٹ فونز کا استعمال ہے جس کی نیلی روشنی نیند کے خلیات پر منفی اثر ڈالتی ہے۔ نیند میں یہ خلل جسم پر کئی منفی اثرات مرتب کرتا ہے۔ یہ دن کے اوقات میں بے چینی اور سستی پیدا کرنے کا سبب بن سکتا ہے، جسم کے میٹابولزم میں کمی کرسکتا ہے جبکہ یہ آپ کی بھوک میں اضافہ کرکے آپ کے جسم کو فربہی کی طرف مائل بھی کرسکتا ہے۔ سویڈن کی اپسالا یونیورسٹی کے طبی ماہرین کا کہنا ہے کہ بے سکون نیند دراصل موٹاپے کو دعوت دینے کا سبب ہے۔ ان کے مطابق بہتر اور پرسکون نیند ایک اچھی اور خوشگوار طرز زندگی کی ضمانت ہے جو کئی طبی پیچیدگیوں سے بچا سکتی ہے۔ ماہرین کی تحقیق کے مطابق صرف ایک رات بھی کم یا بے سکون نیند اگلے دن جسم کے میٹابولزم کو نہایت سست کردیتی ہے جس کے بعد جسم کو اپنے معمول کے افعال جیسے نظام تنفس اور ہاضمہ کے لیے درکار توانائی کی مقدار کم ہوجاتی ہے۔ تحقیق میں شامل ماہرین کا یہ بھی کہنا ہے کہ کم نیند جسم کے ان خلیات کو متحرک کرتی ہے جو بھوک پیدا کرتے ہیں۔

چاکلیٹ کا عالمی دن چاکلیٹ کھا کر منائیں

کیا آپ جانتے ہیں آج دنیا بھر میں بچوں اور بڑوں کی پسندیدہ چاکلیٹ کا عالمی دن منایا جارہا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ اب سے 467 سال قبل آج ہی کے دن یورپ میں پہلی بار چاکلیٹ متعارف کروائی گئی تھی اور یہ دن اسی کی یاد میں منایا جاتا ہے۔ دنیا بھر میں چاکلیٹ کی مختلف اقسام پائی جاتی ہیں جن میں تلخ، کھٹے اور پھیکے ذائقے جبکہ سفید، سیاہ اور بھورے رنگ کی چاکلیٹس شامل ہیں۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ بظاہر دانتوں کے لیے نقصان دہ سمجھی جانے والی چاکلیٹ جسمانی و دماغی صحت پر نہایت مفید اثرات مرتب کرتی ہے۔ آئیں دیکھتے ہیں کہ چاکلیٹ کھانے سے ہم کیا کیا فوائد حاصل کرسکتے ہیں۔ ایک امریکی طبی جریدے میں چھپنے والی ایک تحقیق کے مطابق باقاعدگی سے چاکلیٹ کھانا دماغی کارکردگی میں اضافہ کرتا ہے۔ چاکلیٹ کھانے والوں کی یادداشت ان افراد سے بہتر ہوتی ہے جو چاکلیٹ نہیں کھاتے یا بہت کم کھاتے ہیں۔ دراصل چاکلیٹ دماغ میں خون کی روانی بہتر کرتی ہے جس سے یادداشت اور سیکھنے کی صلاحیت میں اضافہ ہوتا ہے۔ ایک تحقیق کے مطابق ناشتے میں چاکلیٹ کھانے والے افراد دن بھر چاک و چوبند رہتے ہیں اور وہ اپنے کاموں میں زیادہ صلاحیت اور مستعدی کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ براؤن چاکلیٹ جسم کو نقصان پہنچانے والے کولیسٹرول میں کمی کرکے مفید کولیسٹرول کو بڑھاتی ہے۔

فضائی آلودگی بھی ذیابیطس کی وجہ بن سکتی ہے، تحقیق

میسوری، امریکہ: بظاہر فضائی آلودگی اور ذیابیطس کے مرض کے درمیان دور دور تک کوئی تعلق نظر نہیں آتا لیکن اب ایک تحقیق سے معلوم ہوا ہے کہ آلودگی بھی ذیابیطس کی وجہ بن سکتی ہے۔ اس سے قبل عالمی ادارہ برائے صحت (ڈبلیو ایچ او) نے واضح طور پر اعلان کیا تھا کہ فضائی آلودگی سے ہر سال سانس، پھیپھڑوں کے کینسر، امراض قلب اور دیگر بیماریوں سے لاتعداد اموات ہورہی ہیں۔ لیکن اب اس کا ذیابیطس سے بھی تعلق دریافت ہوا ہے۔ سینٹ لوئی میں واقع واشنگٹن یونیورسٹی اسکول آف میڈیسن نے دیگر اداروں کے ساتھ مل کر فضائی آلودگی اور ذیابیطس کے درمیان تعلق کا انکشاف کیا ہے۔ یہ تحقیق لینسٹ پلانیٹری ہیلتھ نامی جرنل میں شائع ہوئی ہے۔ اس میں امریکی فوجیوں کا ساڑھے آٹھ سال تک مطالعہ کیا گیا ہے جو ذیابیطس کے شکار نہ تھے۔ اس مطالعے میں کئی ماڈلوں پر تحقیق کی گئی ہے جن میں فضا میں سوڈیم کی موجودگی اور نچلے اعضا میں فریکچر کو بھی نوٹ کیا گیا ہے۔ اس بنا پر ماہرین نے کہا ہے کہ فضائی آلودگی سے ہر سال 32 لاکھ افراد ذیابیطس میں مبتلا ہورہے ہیں۔ تحقیق کے سینئر محقق زائد ال علی نے کہا، 'ہماری تحقیق بتاتی ہے کہ پوری دنیا میں فضائی آلودگی اور ذیابیطس کے درمیان گہرا تعلق تھا۔ یہاں تک کہ ڈبلیو ایچ او اور امریکی محکمہ ماحولیات کے تعین کردہ آلودگی کے کم معیار پر بھی ذیابیطس لاحق ہوسکتی ہے۔ اب تک ماہرین ذیابیطس اور آلودگی کے درمیان تعلق کو سمجھ نہیں سکے ہیں۔ تاہم آلودگی کے اجزا سانس کے ذریعے جسم کے اعضا اور ٹشوز تک میں جذب ہوجاتے ہیں۔ اس طرح سے جسم میں انسولین کی حساسیت متاثر ہوتی ہے جس سے لوگ شوگر کے مرض میں مبتلا ہورہے ہیں۔ ماہرین نے خبردار کیا ہے کہ غریب ممالک اس سے زیادہ لوگ متاثر ہورہے ہیں جن میں بھارت اور انڈونیشیا جیسے ممالک شامل ہیں جبکہ کینیڈا، آسٹریلیا اور نیوزی لینڈ جیسے ممالک میں یہ شرح بہت کم ہے۔

بچوں کو نظر کی کمزوری سے بچانے کا آسان طریقہ

حال ہی میں ایک تحقیق میں ماہرین نے انکشاف کیا کہ وہ بچے جو باہر کھلی فضا میں کھیلتے اور مختلف سرگرمیوں میں اپنا وقت گزارتے ہیں، ان میں دور کی نظر کی کمزوری کا امکان کم ہوتا ہے۔ برٹش جنرل آف اوپتھیمولوجی میں شائع ہونے والی اس تحقیق کے لیے 5 ہزار سے زائد بچوں کا معائنہ کیا گیا۔ تحقیق کے لیے ماہرین نے بچوں اور ان کے والدین کے طرز زندگی، ان کے معمولات اور دیگر عوامل کا جائزہ لیا۔ ماہرین نے دیکھا کہ وہ بچے جو باہر کھلی فضا میں کم وقت گزارتے تھے نتیجتاً ان میں وٹامن ڈی کی کمی ہوتی تھی، ایسے بچوں میں نظر کی کمزوری یا اس کا امکان زیادہ پایا گیا۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ کھلی فضا میں کھیلنا بچوں کی جسمانی و دماغی صحت کے لیے نہایت مفید ہے۔ یہ ان پر بے شمار مثبت اثرات مرتب کرتا ہے جو آگے چل کر ان کے رویوں اور سماجی زندگی کو بہتر بناتے ہیں اور ان کی ذہانت و اہمیت کا تعین کرتے ہیں۔ اس سے قبل بھی ایک تحقیق میں بتایا گیا تھا۔

راہل گاندھی نے کیا لوک سبھا میں نیٹ کے مسئلہ پر بحث کا مطالبہ

نئی دہلی// آواز دی وائس ہندوستانی اتحاد کی جماعتوں نے 1 جولائی کو لوک سبھا میں نیٹ پیپر لیک کے معاملے پر الگ سے ایک دن کی بحث کا مطالبہ کیا۔ راہل گاندھی نے لوک سبھا کی کارروائی شروع ہونے کے فوراً بعد نیٹ میں بے ضابطگیوں کا مسئلہ اٹھایا۔ راہل گاندھی نے کہا کہ ہم نیٹ پر ایک دن کی بحث چاہتے تھے۔ یہ ایک اہم نکتہ ہے۔ دو کروڑ سے زائد طلباء متاثر ہوئے ہیں۔ 70 مواقع پر پیپرز لیک ہو چکے ہیں۔ ہمیں خوشی ہوگی اگر آپ اس مسئلہ پر الگ بحث کی اجازت دیں۔ اس پر راج ناتھ سنگھ نے کہا کہ ایوان کے کچھ اصول اور طریقہ کار ہیں اور ایک روایت بھی ہے، جو اس ایوان کی طاقت ہے۔ راہل گاندھی نے کہا کہ ہم پارلیمنٹ سے طلبہ کو یہ پیغام دے سکتے ہیں کہ نیٹ کا مسئلہ ہمارے لیے بہت اہم ہے۔ اسپیکر اوم برلا نے کہا کہ اراکین نیٹ پر بحث کے لیے علیحدہ نوٹس دے سکتے ہیں۔ راجیہ سبھا میں اپوزیشن لیڈر ملکارجن کھرگے نے صدر کے خطاب پر بحث کے دوران مودی حکومت پر شدید حملہ کیا۔ کھرگے نے کہا کہ اپوزیشن نیٹ پیپر لیک، بے روزگاری جیسے مسائل پر بات کرنا چاہتی ہے لیکن پی ایم مودی منگل سوتر اور مجرا کی بات کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ وزیر اعظم نے راجیہ سبھا میں کہا تھا کہ ایک اکیلا سب پر بھاری۔ میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ آج کل کتنے لوگ صرف ایک شخص سے زیادہ بھاری ہیں۔ انتخابی نتائج نے ظاہر کیا ہے کہ آئین اور ملک کے عوام سب سے بالاتر ہیں۔ اس دوران کھرگے نے کہا کہ 15 مورتیوں کو ہٹا کر واپس منتقل کیا گیا ہے۔ مہاتما گاندھی، امبیڈکر جی نے آزادی دلائی اور ہم نے چھترپتی شیواجی کا مجسمہ ہٹا کر واپس رکھ دیا ہے۔ جس کا کرن رجیجو نے جواب دیا۔ اپوزیشن لیڈر ملکارجن کھرگے نے کہا کہ ملک کی تاریخ میں یہ پہلا الیکشن تھا، جس کا مسئلہ آئین کی حفاظت کا تھا۔ بی جے پی نے 400 کو پار کرنے کا نعرہ دیا تھا۔ ان کے لیڈروں نے آئین کو 400 سے تجاوز کرنے پر اسے تبدیل کرنے کی بات بھی کی تھی۔ ملکارجن کھرگے نے کہا کہ مودی حکومت اپنی ناکامیوں کو چھپانے میں ماہر ہے۔ یہ صدی ہندوستان کی صدی ہے اور آنے والا دور ہندوستان کا ہے۔ اس سے کوئی انکار نہیں کر سکتا لیکن ہمارا دس سال کا تجربہ ہے کہ یہ ساری باتیں صرف تقریروں میں ہوتی ہیں۔ یہ زمین پر لاگو نہیں کیا گیا ہے۔ آئین نے ہمیں بالغ رائے دہی کا حق دیا لیکن اس بار انتخابات میں ووٹنگ 2019 کے مقابلے میں بہت کم رہی۔ انتخابات کے دوران دیہی ووٹروں نے زیادہ جوش و خروش سے حصہ لیا اس لیے میں ان کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ چیئرمین نے کہا تھا کہ جمہوریت میں عوام ہی ماسٹر اور سپریم ہوتے ہیں اور میں اس سے متفق ہوں۔ ملکارجن کھرگے نے صدر کے خطاب پر کہا کہ ان کی تقریر پارلیمنٹ کا سب سے اہم حصہ ہے۔ ہم اس کی بہت عزت کرتے ہیں۔ یہ بتانا ضروری تھا کہ ہم چیلنجز سے کیسے نمٹیں گے لیکن اس میں ایسا کوئی مواد نہیں ہے۔ اس سال صدر کا پہلا خطاب 31 جنوری اور دوسرا خطاب 27 جون کو تھا۔ پہلا خطاب الیکشن سے متعلق تھا اور دوسرا بھی وہی ہے۔ اس میں نہ سمت ہے اور نہ وژن۔ کھرگے نے کہا کہ ہمیں یقین ہے کہ صدر جمہوریہ آئین اور جمہوریت کے چیلنجوں پر کچھ نکات ضرور پیش کریں گی۔ کمزور ترین طبقات کو ٹھوس پیغام دیں گی۔ لیکن ہمیں سخت مایوسی ہوئی کہ اس میں غریبوں، دلتوں، پسماندہ طبقات اور اقلیتوں کے لیے کچھ نہیں ہے۔ پچھلی بار کی طرح یہ بھی صرف تعریفی تقریر ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ اگنیور جیسی غیر منصوبہ بند اور من گھڑت اسکیمیں لا کر نوجوانوں کے حوصلے پست کیے گئے ہیں۔ میرا مطالبہ ہے کہ اگنیور یوجنا کو ختم کیا جائے۔

گزشتہ 9 سالوں میں 12 کروڑ بیت الخلا بنائے گئے

ہمیں کھلے میں رفع حاجت کی لعنت سے نجات دلائی / ہردیپ پوری

نئی دہلی// پٹرولیم اور قدرتی گیس کی وزارت نے آج یہاں شاستری بھون میں منعقدہ ایک افتتاحی تقریب کے ساتھ سوچھتا پکھواڑا۔ 2024 کا آغاز کیا۔ اس تقریب کو پٹرولیم اور قدرتی گیس کے وزیر جناب ہردیپ سنگھ پوری کی طرف سے وزارت کے تمام سینئر افسران اور عملے کے ساتھ سوچھتا عہد کی انتظامیہ نے نشان زد کیا۔ اس تقریب میں پٹرولیم اور قدرتی گیس کے وزیر مملکت جناب سریش گوپی اور پٹرولیم اور قدرتی گیس کی وزارت کے سکریٹری جناب پنکج جین کی موجودگی بھی دیکھی گئی۔ اپنے خطاب کے دوران، شری ہردیپ سنگھ پوری نے بڑے سوچھ بھارت ابھیان کے ایک حصے کے طور پر سوچھتا پکھواڑا پہل کی اہمیت پر زور دیا۔ سوچھتا ابھیان کو ملک کے وزیر اعظم کی سرپرستی میں سب سے بنیادی تبدیلی کی مہم قرار دیتے ہوئے، انہوں نے کہا کہ اس مہم نے ہمارے سوچنے کے انداز میں ایک مثالی تبدیلی لائی ہے۔ وزیر نے تمام محکموں میں صفائی کے طریقوں کو فروغ دینے اور مرکزی پبلک سیکٹر انٹرپرائزز اور وزارت کے تحت منسلک دفاتر سمیت تمام اسٹیک ہولڈرز کی فعال شمولیت کے لیے وزارت کے عزم کو اجاگر کیا۔ تقریب سے خطاب کرتے ہوئے، شری پوری نے پچھلے سال کی سوچھتا پکھواڑہ کی کامیابیوں پر روشنی ڈالی، جس میں صفائی کی سہولیات کی تعمیر، حفظان صحت کے بنیادی ڈھانچے کی تنصیب، اور عوامی مقامات اور دفاتر میں صفائی مہم جیسی مختلف سرگرمیاں شامل تھیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ ”پچھلے سال ہم نے 1 جولائی سے 15 جولائی 2023 کے درمیان ’سوچھتا پکھواڑہ‘ کے تحت، بہت سی سرگرمیاں کیں تاکہ پائیدار ترقی کے ہدف 6 کو حاصل کرنے کے لیے اپنے عزم کو ظاہر کیا جا سکے۔“ شری پوری نے سوچھ بھارت مشن کی کامیابی کا جشن منانے کے لیے بھی ایک لمحہ نکالا، جس نے پچھلے نو سالوں میں ہندوستان کو بدل دیا ہے۔ انہوں نے دیہی اور شہری ہندوستان میں تقریباً 12 کروڑ بیت الخلاء کی تعمیر، ٹھوس فضلہ کے انتظام میں نمایاں بہتری اور صحت اور حفظان صحت کے طریقوں پر مجموعی اثرات کو نوٹ کیا۔

ایک ایڈمنسٹریٹر کیلئے سب سے اہم چیز لوگوں کا اعتماد جیتنا اور اسے برقرار رکھنا ہے

صدر جمہوریہ ہند روپدی مرمو کی آئی اے ایس افسران کو نصیحت

نئی دہلی// راشٹرپتی بھون کلچرل سنٹر میں 2022 بیچ کے آئی اے ایس افسران کے ایک گروپ نے، جو اس وقت مختلف مرکزی وزارتوں اور محکموں میں اسسٹنٹ سکریٹریز کے طور پر تعینات ہیں، صدر جمہوریہ ہند، محترمہ دروپدی مرمو سے ملاقات کی۔ آئی اے ایس افسران سے خطاب کرتے ہوئے صدر جمہوریہ نے کہا کہ ہندوستانی انتظامی خدمات کو ہمارے ملک میں مرغوب ترین کیریئر سمجھا جاتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ لاکھوں پرجوش نوجوان آئی اے ایس آفیسر بننے کا خواب دیکھتے ہیں۔ ان میں سے بہت سے لوگ اس خدمت میں انتخاب کے لیے بہت محنت کرتے ہیں۔ انہوں نے زور دے کر کہا کہ ایسے تمام نوجوانوں میں سے وہ بھی ہیں جنہیں اس سروس کے ذریعے شہریوں کی فلاح و بہبود کے لیے کام کرنے کا موقع ملا ہے۔ انہوں نے ان نوجوانوں کو مشورہ دیا کہ وہ جہاں کہیں بھی کام کریں، اپنی حساسیت، ایمانداری اور کارکردگی کے ساتھ ایک نقش چھوڑ دیں۔ صدر مملکت نے کہا کہ اس اعلیٰ ٹیکنالوجی کے دور میں جب لوگ عین موقع پر ملک اور دنیا کے بارے میں معلومات حاصل کر رہے ہیں، افسران کے چیلنجز میں مزید اضافہ ہوا ہے۔ جب تک وہ کسی بھی اسکیم کے سماجی یا معاشی اہداف حاصل کر پاتے ہیں، اس وقت تک لوگوں کی ضروریات، بیداری اور خواہشات میں مزید اضافہ ہو چکا ہوتا ہے۔ اس لیے انہیں ایسے نظام وضع کرنے کا عمل شروع کر دینا چاہیے جس سے وہ مستقبل کے لیے تیار رہ سکیں۔ صدر جمہوریہ نے کہا کہ بڑے اہداف کے حصول کے لیے جامع اور پائیدار ترقی اور ہر طبقے کو سماجی و اقتصادی بااختیار بنانے کے لیے انتظامیہ کا کام کاج اور اس کے طور طریقے کو عوامی شراکت پر مبنی ہونا چاہیے۔ صدر مملکت نے کہا کہ آج کے تناظر میں افسران کو نہ صرف ایڈمنسٹریٹر بلکہ سہولت کار اور منیجر کا کردار ادا کرنا ہوگا۔ ان کی کامیابی کا انحصار اس بات پر ہوگا کہ وہ کس طرح سب کو ساتھ لے کر جوابدہ، شفاف اور موثر انتظامیہ فراہم کرنے کے قابل ہیں۔ صدر جمہوریہ نے کہا کہ ایک منتظم کے لیے سب سے اہم چیز عوام کا اعتماد جیتنا اور اسے برقرار رکھنا ہے۔ انہوں نے انہیں مشورہ دیا کہ وہ رابطہ کاری، شفافیت اور اعتماد سازی کے لیے ٹیکنالوجی کا استعمال کریں۔ تاہم، انہوں نے انہیں اپنی ذات کی تشہیر کے لیے ٹیکنالوجی، خاص طور پر سوشل میڈیا کے استعمال سے خبردار کیا۔ صدر جمہوریہ نے افسران سے کہا کہ اخلاقیات پر کسی بھی سمجھوتے کی صورت حال سے نمٹنے کے لیے انہیں شروع سے ہی چوکنا اور متحرک رہنا ہوگا۔ انہوں نے اس یقین کا اظہار کیا کہ حکومت کی پالیسیوں اور پروگراموں کو نافذ کرنے کے ساتھ ساتھ یہ سب اپنے ذاتی طرز عمل میں دیانتداری، صداقت اور پائیداری کو بھی فروغ دیں گے۔ صدر جمہوریہ نے کہا کہ ترقی یافتہ ہندوستان کی تعمیر کے لئے ایک ترقی یافتہ ذہنیت ضروری ہے۔ انہوں نے اس اعتماد کا اظہار کیا کہ افسران نئی سوچ اور نئے اقدامات کے ساتھ ملک کی ترقی کو آگے بڑھائیں گے۔

جھارکھنڈ میں آدیواسی کاروباریوں کی نئی لہر

رانچی// جھارکھنڈ میں، آدیواسی کاروباریوں کی ایک نئی لہر ابھر رہی ہے، جو اپنی روایتی ثقافت کو محفوظ رکھنے اور اپنی برادریوں کے اندر معاشی بااختیار بنانے کی خواہش کے تحت چل رہی ہے۔ کپل ٹوپو جیسے کاروباری لوگ دقیانوسی تصورات کو چیلنج کر رہے ہیں اور کامیاب کاروبار بنا رہے ہیں جو آدیواسی کھانوں اور ورثے کو مناتے ہیں۔ ٹوپو کا ریستوراں، منڈی ایڈپا، روایتی جھارکھنڈی پکوانوں اور بین الاقوامی ذائقوں کا ایک انوکھا امتزاج پیش کرتا ہے، جو بڑھتے ہوئے کسٹمر بیس کو اپنی طرف متوجہ کرتا ہے۔ ایک اور کاروباری، سمنگلی ناگ، نے ٹرائب ٹری کی بنیاد رکھی۔ ایک فیشن انٹرپرائز جو جھارکھنڈ کے روایتی ٹیکسٹائل اور آرٹ کی شکلوں کو عصری لباس اور لوازمات کے ذریعے ظاہر کرتا ہے۔ ناگ مقامی کاریگروں کے ساتھ مل کر منصفانہ معاوضہ کو یقینی بناتا ہے اور بنائی کی روایتی تکنیک کو محفوظ رکھتا ہے۔ اوپن فیلڈ، ڈاکٹر منیشا اوراون اور ابھیشیک اوراون کی طرف سے شروع کی گئی زرعی سیاحت کا منصوبہ، ثقافتی تجربات کے ساتھ پائیدار کاشتکاری کے طریقوں کو جوڑتا ہے، جو دیکھنے والوں کو آدیواسی روایات اور دیہی زندگی سے جڑنے کا موقع فراہم کرتا ہے۔ ان کاروباری افراد کو چیلنجز کا سامنا ہے جیسے کہ سرمائے تک محدود رسائی، مشین سے بنی مصنوعات سے مسابقت، اور ثقافتی تخصیص کا خطرہ۔ ان رکاوٹوں کے باوجود، وہ آدیواسی ثقافت کو فروغ دینے اور اپنی برادریوں کے لیے مواقع پیدا کرنے کے لیے پرعزم ہیں۔

وزیر داخلہ نے تعاون کے ذریعے ”سہکار سے سمردھی“ کی اپیل کی

نئی دہلی// تعاون کے وزیر امیت شاہ نے ویڈیو کانفرنسنگ کے ذریعے کھیڑا ڈسٹرکٹ سنٹرل کوآپریٹو (KDCC) بینک لمیٹڈ، ناڈیاڈ، گجرات کے 76 ویں سالانہ اجلاس کا افتتاح کرتے ہوئے ”سہکار سے سمردھی“ یا تعاون کے ذریعے خوشحالی کے تحت کی گئی کوششوں کی تعریف کی۔ تعاون کی وزارت کے ایک سرکاری بیان کے مطابق، انہوں نے 18.70 کروڑ روپے کی لاگت سے تعمیر کردہ بینک (سردار پٹیل سہکار بھون) کی نئی عمارت کا افتتاح کیا۔ سہکار سے سمردھی اسکیم کا مقصد ہندوستان میں اقتصادی ترقی کو آگے بڑھانے کے لیے کوآپریٹو کی صلاحیت کو زیادہ سے زیادہ کرنا ہے۔ مرکزی وزیر نے کہا کہ امول نے پورے ملک اور دنیا کے سامنے ”سہکار سے سمردھی“ حاصل کرنے کی ایک مثال قائم کی ہے۔ پروگرام سے خطاب کرتے ہوئے مرکزی وزیر داخلہ اور کوآپریٹو نے کہا کہ کھیڑا وہی ضلع ہے جہاں سے ملک کے پہلے وزیر داخلہ سردار ولبھ بھائی پٹیل کی کامیاب رہنمائی میں امول کی شروعات ہوئی تھی۔ وزارت تعاون کی ایک سرکاری ریلیز میں کہا گیا ہے کہ شاہ نے کوآپریٹو اداروں سے وابستہ لوگوں سے اپیل کی کہ وہ ڈسٹرکٹ کوآپریٹو بینکوں میں اپنے بینک اکاؤنٹس کھولیں تاکہ کوآپریٹو سیکٹر میں ایک مضبوط معاشی ڈھانچہ بنایا جا سکے۔ انہوں نے کہا کہ مرکز بناسکنتھا اور پنچ محل اضلاع میں نئی پہل ”کوآپریٹو کے درمیان تعاون“ کے تحت پائلٹ پروجیکٹ چلا رہا ہے۔ مرکزی وزیر نے مزید کہا کہ ”کوآپریٹو کے درمیان تعاون“ کی کامیابی سے ہندوستان کے کوآپریٹو سیکٹر کو خود کفیل ہونے کا موقع ملے گا، جس سے مرکزی یا ریاستی حکومت کی مالی مدد کی ضرورت ختم ہو جائے گی۔ مرکزی وزیر نے کہا، اگر کوآپریٹو کے درمیان تعاون“ کا منتر کامیاب ہو جاتا ہے، تو ہندوستان کو کوآپریٹو سیکٹر میں کسی سے مدد لینے کی ضرورت نہیں ہے۔ انہوں نے روشنی ڈالی کہ کوآپریٹو تحریک صرف اور صرف کوآپریٹو اداروں کے وسائل سے پروان چڑھ سکتی ہے۔

مغربی بنگال کی مالی صورتحال

پروائٹ پیپر جاری کرنے کا حکم

کولکاتا// مغربی بنگال کے گورنر ڈاکٹر سی وی آنند بوس نے ممتا بنرجی حکومت سے کہا ہے کہ وہ ریاست کے مالیاتی بحران پر اقتصادی صورتحال پر ایک وائٹ پیپر (قرطاس ابیض) لائے۔ گورنر نے ہفتہ کو نئی دہلی میں مرکزی وزیر خزانہ نرملا سیتا رمن سے ملاقات کی۔ اس کے بعد ان کا بیان سامنے آیا ہے۔ نرملا سیتا رمن سے ملاقات کے بعد گورنر نے کہا کہ مغربی بنگال کی اقتصادی صورتحال کو بھی مالیاتی خطرات اور عوامی مالیاتی انتظام کے مسائل کا سامنا ہے۔ اس سے حکومت کی سنگین کوتاہیاں کھل کر سامنے آتی ہیں۔ مغربی بنگال مالی بحران کا شکار ہے۔ سنگین معاشی صورتحال کے پیش نظر انہوں نے ممتا بنرجی سے کہا ہے کہ وہ آئین کے آرٹیکل 167 کے تحت ریاست کی مالی حالت کی تفصیلی رپورٹ وزراء کی کونسل کے سامنے پیش کریں۔

بنگلہ دیش کی بحریہ نے 800 ٹن سمندری ٹگ کے لیے ہندوستانی جہاز ساز کے ساتھ معاہدہ کیا

ڈھاکہ// بنگلہ دیش کی بحریہ نے 800 ٹن سمندری ٹگ کی تعمیر کے لیے ہندوستان کے گارڈن ریچ شپ بلڈنگ اور انجینئرز کے ساتھ معاہدہ کیا ہے، جو کہ بنگلہ دیش کے لیے ہندوستان کی دفاعی لائن آف کریڈٹ میں ایک اہم سنگ میل ہے۔ دستخط کی تقریب ہندوستان کے بحریہ کے سربراہ ایڈمرل دنیش کے ترپاٹھی کے بنگلہ دیش کے دورے کے دوران ہوئی، جس میں دونوں ممالک کے درمیان بڑھتے ہوئے دفاعی تعاون پر زور دیا گیا۔ معاہدے کا مقصد بنگلہ دیش کی مسلح افواج کی جدید کاری کی کوششوں کو تقویت دینا، ان کی صلاحیتوں کو بڑھانے کے لیے دفاعی صنعتی تعاون کو تلاش کرنا ہے۔ ایڈمرل ترپاٹھی کے 1 سے 4 جولائی کے چار روزہ سرکاری دورے میں دوطرفہ بات چیت، بنگلہ دیش نیول اکیڈمی میں پاسنگ آؤٹ پریڈ کا جائزہ اور بنگلہ دیشی فوجی حکام کے ساتھ ملاقاتیں شامل ہوں گی۔

ہندوستانی فوج نے لداخ میں میراتھن کے ساتھ کارگل وجے دیوس منایا

لداخ۔ یکم جولائی۔ ایم این این۔ ہندوستانی فوج نے سرحد فاؤنڈیشن، پونے اور سول انتظامیہ کے ساتھ مل کر، زوجی لا جنگ کی پلاٹینم جوبلی اور کارگل وجے دیوس کی رجت جینتی کی یاد میں دراس میں مختلف میراتھن اور دوڑ کا اہتمام کیا۔ ایونٹ آپریشنز ڈویژن میں جی او سی فائر اینڈ فیوری اور صوبیدار میجر سنجے کمار، پی وی سی کے ذریعہ جھنڈی دکھا کر، 44 کلومیٹر سے 4 کلومیٹر تک مختلف فاصلوں کی پانچ دوڑیں، جس میں یونین ٹیریٹری کے تمام عمر گروپوں کے قومی اور مقامی رنرز کی شرکت کو راغب کیا۔ سرحد شورتھون نے ہندوستانی مسلح افواج کی لچک اور استقامت کا جشن منایا اور ان لوگوں کے ساتھ اپنے مضبوط رشتے کا مظاہرہ کیا جن کی وہ حفاظت کرتے ہیں، جبکہ دراس میں ایڈونچر سیاحت کا موقع بھی پیش کرتے ہیں، جس سے مقامی آبادی اور معیشت کو ممکنہ طور پر فائدہ ہوتا ہے۔

زراعت ہندوستانی معیشت کی ریڑھ کی ہڈی ہے، مودی جی کی زندگی ملک کی خدمت کے لئے وقف ہے / شیوراج سنگھ چوہان

بھوپال// مرکزی زراعت اور دیہی ترقی کے وزیر شیوراج سنگھ چوہان نے اتوار کو ضلع سیہور کے کولاس کلاں گاؤں میں کسان بھائیوں اور بہنوں، زرعی دوستوں، کروڑ پتی دیدیوں اور عام لوگوں کے ساتھ وزیر اعظم نریندر مودی کے من کی بات پروگرام کا ٹیلی کاسٹ سنا۔ اس دوران چوہان نے کہا کہ آج مسلسل تیسری بار وزیر اعظم بننے کے بعد پہلی بار مودی جی نے ہم وطنوں سے دل کی بات کی ہے۔ وزیر اعظم پورے ملک کو اپنا خاندان سمجھتے ہیں اور ان کی زندگی ملک کی خدمت اور عوام کی فلاح و بہبود کے لیے وقف ہے۔ وزیر اعظم پورے ملک میں ہونے والی اچھی چیزوں پر بھی بات کرتے ہیں تاکہ دوسرے بھی اس سے سیکھ سکیں۔ ہماری روایات اور زندگی کی اقدار بھی اس کے بارے میں بات کرتی ہیں اور ہونے والی مختلف اختراعات کے بارے میں بھی سب کو بتاتی ہیں۔ یہ بہت متاثر کن گفتگو ہے، ہم سب خوش ہیں۔ مرکزی وزیر شیوراج سنگھ چوہان نے ٹی 20 ورلڈ کپ میں ہندوستان کی شاندار جیت پر ٹیم انڈیا اور پورے ملک کو مبارکباد دی۔ انہوں نے کہا کہ میں کپتان روہت شرما، وراٹ کوہلی اور تمام کھلاڑیوں کو ان کی شاندار کارکردگی پر مبارکباد دیتا ہوں۔ ہمارے سوریا کمار جیسے بہادر کھلاڑی نے مشکل ترین حالات میں میچ جیتا ہے۔ یہ حیرت انگیز ہے اور مجھے لگتا ہے کہ انہوں نے استقامت کے ساتھ میچ جیتا ہے۔ بھارت پہلے نمبر پر ہے۔

سری لنکا : مالیاتی گھوٹالہ کے الزام میں 60 ہندوستانی گرفتار

آن لائن دھوکہ دہی کے معاملے پوری دنیا میں بڑھتے جا رہے ہیں۔ سری لنکا میں اس طرح کا ایک تازہ معاملہ سامنے آیا ہے، جس میں درجنوں ہندوستانیوں کو گرفتار کیا گیا ہے۔ میڈیا رپورٹس کے مطابق سری لنکا میں آن لائن مالیاتی گھوٹالوں میں شامل ہونے کے الزام میں تقریباً 60 ہندوستانی شہریوں کی گرفتاری عمل میں آئی ہے۔ انہیں جمعرات کو کولمبو واقع مدیویلا، بٹارا املا اور مغربی ساحلی شہر نیگومبو سے گرفتار کیا گیا ہے۔ پولیس ترجمان ایس ایس پی نہال تھلدوا کا کہنا ہے کہ ایک متاثرہ کے ذریعہ شکایت کیے جانے کے بعد چھاپہ ماری کی کارروائی کی گئی۔ اس چھاپہ ماری میں 135 موبائل اور 57 لیپ ٹاپ ضبط کیے گئے ہیں۔ نیگومبو میں ایک شہر پر چھاپہ ماری کی گئی جہاں سے حاصل اہم ثبوتوں کے بعد ابتدائی طور پر 13 مشتبہ افراد کی گرفتاری ہوئی اور 57 فون کے ساتھ کچھ کمپیوٹرس ضبط کیے گئے۔ بعد میں کی گئی کارروائیوں میں مزید 19 گرفتاریاں ہوئیں۔ جب مزید تحقیقات ہوئی تو کچھ دیگر ہندوستانیوں کی گرفتاریاں بھی عمل میں آئیں۔ میڈیا رپورٹس کے مطابق کارروائی کے دوران مشتبہ افراد کے دبئی اور افغانستان میں بین الاقوامی روابط سامنے آئے ہیں۔ بتایا جا رہا ہے کہ متاثرین میں صرف مقامی ہی نہیں بلکہ بیرون ملکی شہری بھی شامل ہیں۔ ایسا اندیشہ ظاہر کیا جا رہا ہے کہ گرفتار افراد مالیاتی دھوکہ دہی، غیر قانونی سٹہ بازی اور جوئے کی مختلف سرگرمیوں میں شامل تھے۔

ایک پیڑ ماں کے نام مہم ماحولیاتی انقلاب لائے گی / وشنو دیو سائیں

رائے پور// وزیر اعظم نریندر مودی کی جانب سے شہریوں سے اپنی ماں کے لیے وقف درخت لگانے کی اپیل پر رد عمل ظاہر کرتے ہوئے چھتیس گڑھ کے وزیر اعلی وشنو دیو سائی نے کہا کہ ’ایک پیڑ ماں کے نام مہم ایک انقلاب لائے گی اور ماحولیات کا تحفظ کرے گی۔ سی ایم سائی نے کہا، ”ہر شخص کو اپنی ماں کے نام پر ایک درخت لگانا چاہیے۔ اگر ماں زندہ ہے، تو اسے درخت لگانے کے لیے ساتھ لے جانا چاہیے۔ اگر ان کا انتقال ہو گیا ہے، تو ان کی تصویر کو ساتھ رکھتے ہوئے ایک درخت لگانا چاہیے۔ اگر ہر شہری اس اقدام میں شامل ہو جائے تو ایک ماحولیاتی انقلاب آئے گا۔ انہوں نے چھتیس گڑھ کے لوگوں سے بھی اس پہل میں شامل ہونے کی اپیل کی۔ انہوں نے مزید کہا ’من کی بات میں انہوں نے ہم وطنوں سے درخواست کی ہے کہ ہر ایک کو اپنی ماں کے نام پر ایک درخت لگانا چاہیے اور ہم چھتیس گڑھ کے لوگوں سے بھی درخواست کرتے ہیں کہ ہر کوئی ایک درخت لگائے۔ اس سے پہلے، پی ایم مودی نے اتوار کو عالمی یوم ماحولیات کے موقع پر شروع کی گئی ایک پیڑ ماں کے نام مہم کے بارے میں بات کی، جس نے دنیا بھر کے شہریوں اور لوگوں سے اپیل کی کہ وہ اپنی ماں کے ساتھ درخت لگانے کی پہل میں شامل ہوں تاکہ مادریت اور ماحول دونوں کا جشن منایا جا سکے۔ اتوار کو ’من کی بات پروگرام کے اپنے 111 ویں ایپی سوڈ میں قوم سے خطاب کرتے ہوئے پی ایم مودی نے کہا کہ اپنی ماں کے لیے کچھ کرنے کی سوچ کے ساتھ، ’ایک پیڑ ماں کے نام مہم کا آغاز ملک بھر میں کیا گیا۔ 5 جون کو ماحولیات کا عالمی دن جو تیزی سے آگے بڑھ رہا ہے۔

دہلی کے انڈیا اسلامک سنٹر کے صدر عہدے کیلئے سخت مقابلہ متوقع

نئی دہلی// نئی دہلی میں اشرافیہ انڈیا اسلامک کلچرل سنٹر (آئی آئی سی سی) کے کنٹرول کے لیے ایک شدید لڑائی جاری ہے جس میں کانگریس کے رہنما سلمان خورشید صدر کے عہدے کے لیے انتخاب لڑ رہے ہیں اور اسی طرح آر ایس ایس سے وابستہ مسلم راشٹریہ منچ کے کنوینر ڈاکٹر ماجد احمد تلکوٹی بھی ہیں۔ آئی آئی سی سی کی 11 رکنی گورننگ باڈی کے انتخاب کے لیے 11 اگست کو ہونے والا مقابلہ 2034 افراد کے ساتھ سب سے زیادہ اعلیٰ سطح کا مقابلہ ہونے کا وعدہ کرتا ہے - زیادہ تر بیوروکریٹس اور اعلیٰ درجے کے رہنما - اپنے ووٹ ڈالنے کے اہل ہیں۔ جبکہ خورشید ایک سابق وزیر، سینئر وکیل، اور تجربہ کار رہنما ہیں، ڈاکٹر تلکوٹی ایک معروف (آنکولوجسٹ) کینسر سرجن ہیں جنہوں نے اپنے پیشہ ورانہ کام کے لیے بہت سے ایوارڈز اور تعریفیں حاصل کی ہیں۔ کرناٹک سے تعلق رکھنے والے، ڈاکٹر تلکوٹی اکثر خصوصی تقریب میں آر ایس ایس لیڈر اور مسلم راشٹریہ منچ (ایم آر ایم) کے سربراہ اندریش کمار کے پاس بیٹھے ہوتے ہیں۔ مسلم راشٹریہ منچ بھارت کی دو بڑی مذہبی برادریوں کے درمیان اچھے تعلقات کو فروغ دینے کی کوشش کر رہی ہے اور اس نے ماضی میں دونوں برادریوں کے درمیان بین المذاہب مکالمے کو آسان بنانے کی کوشش کی ہے۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ سراج الدین قریشی، ایک صنعتکار جو آئی آئی سی سی کے صدر ہیں، ڈاکٹر تلکوٹی کے پینل میں شامل ہیں۔ انہوں نے صحت کی وجوہات کی بنا پر دوبارہ اعلیٰ عہدے کے لیے الیکشن لڑنے سے انکار کر دیا۔ پسماندہ مسلم رہنماؤں نے آئی آئی سی سی کی مطابقت پر سوال اٹھانے اور حکومت سے اسے اسپتال میں تبدیل کرنے کے لیے انتخابی وقت کا انتخاب کیا ہے۔ مقامی پسماندہ مسلمانوں کے حقوق کے لیے ایک ممتاز مہم چلانے والے ڈاکٹر فیاض احمد فیضی نے سوشل میڈیا پر لکھا کہ اشرافیوں کے اس ایلیٹ کلب کو بند کر دینا چاہیے اور اسے ”منی پاکستان ان سائیڈ انڈیا“ سے تشبیہ بھی دی۔ انہوں نے سوال کیا کہ پوش لوٹینز زون میں تقریباً 72 ہزار مربع فٹ سرکاری اراضی اس کلب کو کیوں دی گئی جس کے زیادہ تر ارکان اشرف ہیں۔ اس کے اشرف ارکان کی ایک بڑی تعداد بیرون ملک مقیم ہے۔ اگرچہ کچھ ہندو بھی اس کے ممبر ہیں وہ اتنے ہی غریب ہیں جتنے پاکستان میں ہندو۔ آئی آئی سی سی کا قیام ”اس ملک کے لوگوں کے درمیان باہمی افہام و تفہیم کو فروغ دینے اور اسلام کے حقیقی چہرے کو پیش کرنے کے لیے کیا گیا تھا جو کہ رواداری، لبرل، ترقی پسند، عقلی اور مستقبل کی طرف متوجہ ہونے کے ساتھ ساتھ عقیدے سے قطع نظر انسانی اقدار کے بنیادی اصولوں پر مبنی ہے۔ اس میں ہر پانچ سال بعد 11 ممبران کی گورننگ باڈی کے انتخابات ہوتے ہیں۔ اس سال انتخابات 11 اگست کو ہونے والے ہیں۔ سلمان خورشید اور کیرالہ کے گورنر عارف محمد خان بھی ماضی میں الیکشن لڑ چکے ہیں۔

The Urdu Daily
WATTAN
وطن

خاندان کا ادارہ ٹوٹ پھوٹ کا شکار کیوں؟ ۔

تحریر۔ شاہنواز فاروقی

ایک وقت تھا کہ خاندان ایک مذہبی کائنات تھا۔ ایک تہذیبی واردات تھا۔ محبت کا قلعہ تھا۔ نفسیاتی حصار تھا۔ جذباتی اور سماجی زندگی کی ڈھال تھا...... ایک وقت یہ ہے کہ خاندان افراد کا مجموعہ ہے۔ چنانچہ جون ایلیا نے شکایت کی ہے۔

مجھ کو تو کوئی ٹوکتا بھی نہیں
یہی ہوتا ہے خاندان میں کیا

ٹوکنے کا عمل اپنی نہاد میں ایک منفی عمل ہے۔ مگر آدمی کسی کو ٹوکتا بھی اسی وقت ہے جب اُس سے اس کا ''تعلق'' ہوتا ہے۔ جون ایلیا کی شکایت یہ ہے کہ اب خاندان سے ٹوکنے کا عمل بھی رخصت ہو گیا ہے۔ یہی خاندان کے افراد کا مجموعہ بن جانے کا عمل ہے۔ لیکن خاندان کا یہ ''نمونہ'' بھی بڑی نعمت ہے۔ اس لیے کہ بہت سی صورتوں میں اب خاندان افراد کا مجموعہ بھی نہیں رہا۔ اسی لیے شاعر نے شکایت کی ہے۔

اک زمانہ تھا کہ سب ایک جگہ رہتے تھے
اور اب کوئی کہیں کوئی کہیں رہتا ہے

بعض لوگ اس طرح کی باتوں کو مشترکہ خاندانی نظام کے ٹوٹ جانے کا سانحہ سمجھتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اسلام مشترکہ خاندانی نظام پر نہیں صرف خاندان پر اصرار کرتا ہے۔ مشترکہ خاندانی نظام ٹوٹ رہا ہے تو اپنی خرابیوں کی وجہ سے ٹوٹ رہا ہے اور اسے ٹوٹ ہی جانا چاہیے۔ اور اب اگر لوگ الگ گھر بنا کر رہ رہے ہیں تو اس میں اعتراض کی کون سی بات ہے! لیکن مسئلہ یہ نہیں ہے کہ اب کوئی کہیں، کوئی کہیں رہتا ہے، بلکہ یہ ہے کہ جو جہاں بھی رہتا ہے محبت کے ساتھ دوسرے سے نہیں ملنا چاہتا۔ ایک وقت تھا کہ لوگ کسی ضرورت کے تحت خاندان سے سیکڑوں بلکہ ہزاروں میل دور جا کر آباد ہو جاتے تھے، مگر یہ فاصلہ صرف جغرافیائی ہوتا تھا...... نفسیاتی، ذہنی اور جذباتی نہیں ہوتا تھا۔ اب لوگ ایک گھر میں رہتے ہیں تو ان کے درمیان ہزاروں میل کا نفسیاتی، جذباتی اور ذہنی فاصلہ ہوتا ہے...... اور یہی فاصلہ اصل خرابی ہے، یہی فاصلہ خاندان کی ٹوٹ پھوٹ کی علامت ہے، یہی ہمارے عہد کا ایک بڑا انسانی المیہ ہے۔ لیکن سوال یہ ہے کہ اس المیے کی وجہ کیا ہے؟ اس سوال کا جواب یہ ہے کہ خاندان اپنی اصل میں ایک مذہبی تصور ہے۔ کائناتی سطح کے مفہوم میں مرد اللہ تعالیٰ کی ذات اور عورت اللہ تعالیٰ کی صفت کا مظہر ہے، چنانچہ شادی کا ادارہ ذات اور صفت کے وصال کی علامت ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اسلام میں شادی کی غیر معمولی اہمیت ہے اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح کو نصف دین کہا ہے۔ مرد اور عورت کے تعلق کی اسی نوعیت کی وجہ سے اسلام طلاق کو سخت ناپسند کرتا ہے، کیونکہ اس سے انسانی سطح پر ذات اور صفت میں علیحدگی ہو جاتی ہے۔ لیکن مرد اور عورت کے اس تعلق کا مرکز اللہ تعالیٰ کی ذات ہے۔ اسی ذات نے انسانوں کو ''جوڑے'' کی صورت میں پیدا کیا۔ اسی ذات نے زوجین کے درمیان محبت پیدا کی۔ اسی ذات نے بچوں کی پیدائش کو عظیم نعمت اور رحمت میں تبدیل کیا اور اسی ذات نے بچوں کی پرورش پر بے پناہ اجر رکھا۔ مذہبی معاشروں میں خاندان کا یہ تصور انسانوں کے شعور میں پوری طرح راسخ تھا۔ یہی وجہ ہے کہ خاندان کا ادارہ لاکھوں یا ہزاروں سال کا سفر طے کرنے کے باوجود بھی نہ صرف یہ کہ باقی اور مستحکم رہا بلکہ اس میں کروڑوں انسان ایک حسن و جمال اور ایک گہری رغبت بھی محسوس کرتے رہے۔ لیکن جیسے ہی خدا انسانوں کے باہمی تعلق سے غائب ہوا خاندان کا ادارہ اضمحلال، انتشار اور انہدام کا شکار ہو گیا۔

مذہب کی وجہ سے خاندان کے ادارے کی ایک تقدیس تھی۔ اس پر اللہ تعالیٰ کی رحمت کا سایہ تھا۔ اس میں کائناتی سطح کی معنویت تھی جس کا کچھ نہ کچھ ابلاغ بہت کم پڑھے لکھے لوگوں تک بھی کچھ نہ کچھ ضرور ہوتا تھا۔ مذہبی بنیادوں کی وجہ سے خاندان میں ایک برکت تھی اور اس کے ساتھ اجر و ثواب کے درجنوں تصورات وابستہ تھے۔ لیکن خدا کے تصور کے منہا ہوتے ہی اور مذہب سے رشتہ توڑتے ہی خاندان اچانک صرف ایک حیاتیاتی، سماجی اور معاشی حقیقت بن گیا۔ یعنی انسان محسوس کرنے لگے کہ خاندان انسانی نسل کی بقا اور تسلسل کے لیے ضروری ہے۔ خاندان نہیں ہوگا تو انسانی نسل فنا ہو جائے گی۔ خاندان کے خالص حیاتیاتی تصور نے مرد اور عورت کے باہمی تعلق کو صرف جسمانی تعلق تک محدود کر دیا۔ اس تعلق کی اہمیت تو بہت تھی مگر اس میں معنی کا فقدان تھا، اور اس سے کوئی تقدیس وابستہ نہ تھی۔ خدا اور مذہب سے بے نیاز ہوتے ہی انسان کو محسوس ہونے لگا کہ خاندان صرف ہماری سماجی ضرورت ہے۔ انسان ایسی حالت میں پیدا ہوتا ہے کہ اسے طویل عرصے تک ماں باپ اور دوسرے خاندانی رشتوں کی ''ضرورت'' ہوتی ہے، لیکن ضرورت ایک ''مجبوری'' اور ایک ''جبر'' ہے اور اس کی کوئی اخلاقیات نہیں۔ چنانچہ مغربی دنیا میں کروڑوں انسانوں نے اس مجبوری اور جبر کے طوق کو گلے سے اتار پھینکا۔ انسان صرف سماجی نفسیات کا اسیر ہو جاتا ہے تو اس سے ''معاشی ضرورت'' کے نمودار ہونے میں دیر نہیں لگتی، اور معاشی ضرورت دیکھتے ہی دیکھتے سماجی ضرورت کو بھی ''ثانوی ضرورت'' بنا دیتی ہے۔ خاندان کے ادارے کے حوالے سے یہی ہوا۔ خاندان کے سماجی ضرورت ہونے کے تصور سے معاشی ضرورت کا تصور نمودار ہوا اور دیکھتے ہی دیکھتے خاندان کے ادارے کے تشخص کا نمایاں ترین پہلو بن گیا۔

خاندان کے ادارے کے حوالے سے خدا اور مذہب کے بعد سب سے زیادہ اہمیت محبت کے تصور کو حاصل ہے۔ محبت انسانی زندگی میں کتنی اہم ہے اس کا اظہار میر تقی میر نے اس سطح پر کیا ہے جس سے بلند سطح کا تصور ذرا مشکل ہے۔ میر نے کہا ہے۔

محبت نے کاڑھا ہے ظلمت سے نور
نہ ہوتی محبت نہ ہوتا ظہور

میر نے اس شعر میں محبت کو پوری کائنات کی تخلیق کا سبب قرار دیا ہے۔ محبت نہ ہوتی تو یہ کائنات ہی وجود میں نہ آتی۔ محبت کے حوالے سے میر کا ایک اور شعر بے مثال ہے۔ انہوں نے کہا ہے۔

محبت مسبّب محبت سبب
محبت سے ہوتے ہیں کارِ عجب

محبت کے ''کارِ عجب'' کرنے کی صلاحیت کا اندازہ اس بات سے کیا جا سکتا ہے کہ ہر انسان ایک دوسرے سے مختلف کائنات ہوتا ہے، لیکن محبت شادی کی صورت میں دو کائناتوں کو اس طرح ایک کر دیتی ہے کہ ان کے درمیان کوئی تضاد اور کوئی کشمکش باقی نہیں رہتی۔ یہ عمل معجزے سے کم نہیں، مگر محبت نے اس معجزے کو تاریخ و تہذیب کے سفر میں اتنا عام کیا ہے کہ یہ معجزہ کسی کو معجزہ ہی نظر نہیں آتا۔

بچوں کو پالنا دنیا کا مشکل ترین کام ہے۔ اس میں ماں باپ کی شخصیت کی اس طرح نفی ہوتی ہے کہ اس کا بوجھ اٹھانا آسان نہیں۔ بچوں کی پرورش ماں باپ کی نیندیں حرام کر دیتی ہے، ان کا آرام چھین لیتی ہے، ان کی ترجیحات کو تبدیل کر دیتی ہے۔ لیکن ماں باپ کی محبت ہر قربانی کو سہل کر دیتی ہے۔ ماں باپ کے دل میں بچوں کے لیے محبت نہ ہو تو وہ بچوں کو پالنے سے انکار کر دیں، یا ان کو ہلاک کر ڈالیں۔ لیکن محبت، بے پناہ مشقت کو بھی خوشگوار بنا دیتی ہے اور انسان کو تکلیف میں بھی ''راحت'' محسوس ہونے لگتی ہے، پریشانی بھی بھلی معلوم ہوتی ہے، قربانی میں بھی بے پناہ لطف کا احساس ہوتا ہے۔ بچوں کو ماں باپ کی محبت کا جو تجربہ ہوتا ہے وہ ان کی شخصیت کو ایسا بنا دیتا ہے کہ جب ماں باپ بوڑھے ہو جاتے ہیں تو اکثر بچے اسے لوٹانے کی کوشش کرتے ہیں۔ یہ محبت ہی ہے جو بچوں ہی نہیں بڑوں کو بھی اس لائق بناتی ہے کہ وہ اپنے وقت، خوشیوں اور وسائل میں دوسروں کو شریک کریں۔ لیکن مغرب میں انسان خدا اور مذہب سے دور ہوا تو اس کے دل میں محبت کا کال پڑ گیا، اور محبت کے قحط نے والدین کے لیے بچوں اور بچوں کے لیے والدین کو بوجھ بنا دیا۔ یہاں تک کہ شوہر اور بیوی بھی ایک دوسرے کو ایک وقت کے بعد ''اضافی'' نظر آنے لگے۔ مغرب کا یہ ہولناک تجربہ اب مشرق میں بھی عام ہے، یہاں تک کہ اسلامی معاشرے بھی اس سے محفوظ نہیں۔ اس سلسلے میں اسلامی اور غیر اسلامی معاشروں میں فرق یہ ہے کہ غیر اسلامی معاشروں میں خدا اور مذہب لوگوں کی زندگی سے یکسر خارج ہو چکے ہیں، جبکہ اسلامی معاشروں میں مذہب آج بھی اکثر لوگوں کے لیے ایک زندہ تجربہ ہے۔ البتہ جدید دنیا کے رجحانات کا دباؤ اتنا شدید ہے کہ مسلم معاشروں میں بھی مذہب پیش منظر سے پس منظر میں چلا گیا ہے۔ چنانچہ مسلم معاشروں میں بھی خاندان کا ادارہ اضمحلال، انتشار اور انہدام کا شکار ہو رہا ہے۔

مادی دنیا حقیقی خدا کے انکار تک محدود نہ رہی بلکہ اس نے دولت کی صورت میں اپنا خدا پیدا کر کے دکھایا، اور وہ معاشرے جو کبھی ''خدا مرکز'' یا God Centric تھے وہ دولت مرکز یا Money entric بنتے چلے گئے۔ ان معاشروں میں دولت ہر چیز کا نعم البدل بن گئی۔ اس نے حسب نسب کی صورت اختیار کر لی۔ وہی شرافت اور نجابت کا معیار ٹھیری۔ اسی سے علم و ہنر منسوب ہو گئے، اسی سے انسانوں کی اہمیت کا تعین ہونے لگا، اسی نے خوشی اور غم کی صورت اختیار کر لی۔ یہاں تک کہ دولت ہی ''تعلق'' بن کر رہ گئی۔ دولت کی اس بالادستی اور مرکزیت نے معاشروں میں قیامت برپا کر دی۔ مغرب کی تو بات ہی اور ہے، ہم نے اپنے معاشرے میں دیکھا ہے کہ والدین تک معاشی اعتبار سے کامیاب بچوں کو اپنے اُن بچوں پر ترجیح دینے لگتے ہیں جو معاشی اعتبار سے نسبتاً کم کامیاب ہوتے ہیں، خواہ معاشی اعتبار سے کمزور بچوں میں کیسی ہی انسانی خوبیاں کیوں نہ ہوں۔ پاکستان اور دوسرے ملکوں میں مشرق وسطیٰ جانے کا رجحان پیدا ہوا تو کروڑوں لوگ اپنے خاندانوں کو چھوڑ کر بہتر معاشی مستقبل کے لیے عرب ملکوں میں جا آباد ہوئے۔ یہ لوگ دس پندرہ اور بیس سال کے بعد لوٹے تو ان کے پاس دولت تو بہت تھی مگر وہ اپنے بچوں کے لیے تقریباً اجنبی تھے۔ یہاں تک کہ ان کی بیویوں اور ان کے درمیان بھی ''نیم اجنبی'' کا تعلق استوار ہو چکا تھا۔

انسانوں کی شخصیتوں کی جڑیں معاشیات میں اتنی گہری پیوست ہوئیں کہ ہم نے متوسط طبقے کے بہت سے بچوں کو یہ کہتے سنا کہ ہمیں ہمارے باپ نے دیا ہی کیا ہے؟ حالانکہ ان کے پاس شرافت کی دولت تھی، ایمان داری کا سرمایہ تھا، علم کی میراث تھی، تخلیقی رجحانات کا ورثہ تھا۔ لیکن انہیں ان میں سے کسی چیز کی موجودگی کا شعور نہ تھا، کسی چیز کی موجودگی کا احساس نہ تھا۔ انہیں شعور اور احساس تھا تو صرف اس چیز کا کہ ان کے پاس دولت نہیں ہے۔ کار اور کوٹھی نہیں ہے۔ بینک بیلنس نہیں ہے۔ ہم دیکھ رہے ہیں کہ شادی بیاہ کے معاملات میں دولت تقریباً واحد معیار بن چکی ہے۔ اس سلسلے میں مذہبی اور سیکولر کی کوئی تخصیص نہیں۔ دولت کے حمام میں سب ننگے ہیں۔ اس کے بعد بھی لوگ سوال کرتے ہیں کہ خاندان کا ادارہ کیوں کمزور پڑ رہا ہے!

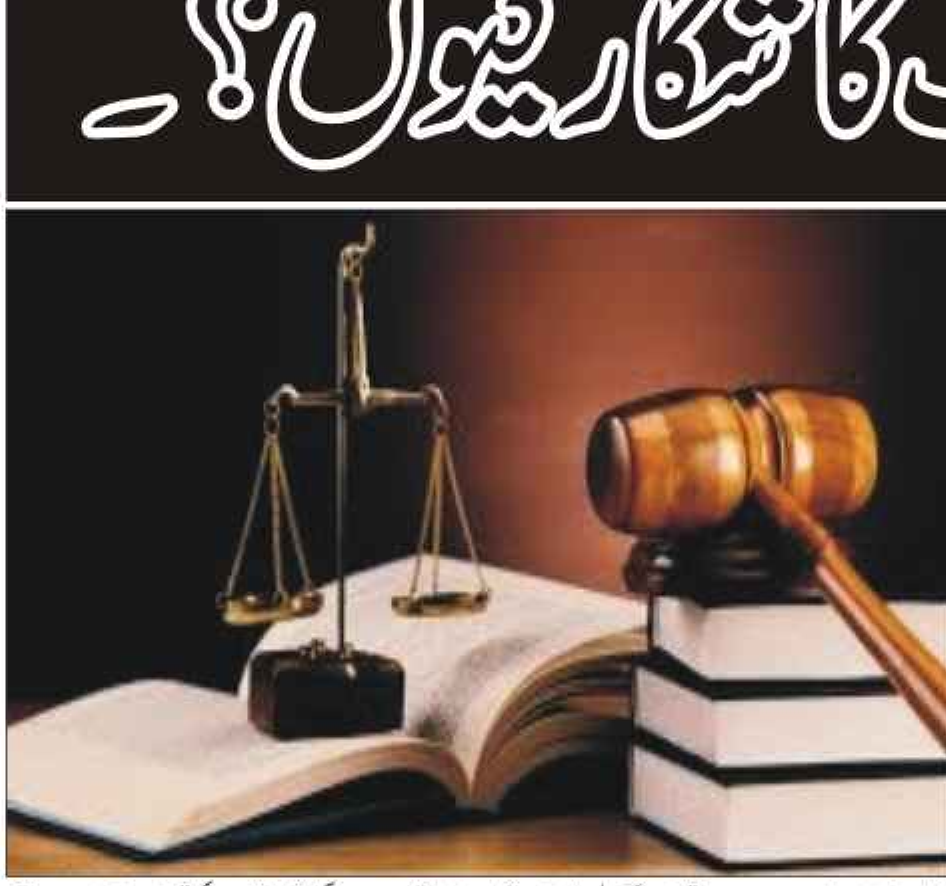

کیوں مسلمان ہوئے

۔ ڈاکٹر عبدالغنی فاروق۔
حسین روف (انگلستان)۔

جب کوئی شخص اپنے آبائی اور نسلی مذہب کو چھوڑ کر نیا دین اختیار کرتا ہے تو اس کے پس پردہ عموماً جذباتی، فکری یا سماجی عوامل کارفرما ہوتے ہیں لیکن جہاں تک میری افتاد طبع کا تعلق ہے میں اس معاملے میں کبھی جذباتیت کا شکار نہیں ہوا بلکہ خالص فکری اور سماجی بنیادیں تھیں جنہوں نے بالآخر مجھے اسلام کی آغوش میں لا ڈالا جب کہ اس سے قبل میں نے دنیا بھر کے تمام مذاہب کے دعاوی الہامی کتب اور نتائج فکر کا ایک ایک پہلو کھنگال ڈالا تھا۔

میرے والد رومن کیتھولک تھے جب کہ والدہ یہودی تھیں۔ تعلیم اور تربیت چرچ آف انگلینڈ کے اصولوں کے مطابق ہوئی یوں بیک وقت تین مذاہب سے میرا تعارف ہو گیا۔ میری تشکیک کا آغاز اس وقت ہوا جب میں نے یہودیت اور عیسائیت کے عقائد کا موازنہ کیا۔ میرے وجدان نے مقدس اوتار کے تصور اور کفارے کے عقیدے کو ماننے سے صاف انکار کر دیا بلکہ میں تو سمجھتا ہوں کہ کوئی بھی ذہین انسان نہ تو بائبل کے بلند آہنگ اور تہہ در تہہ دعاوی سے مطمئن ہو سکتا ہے نہ وہ خدا کے روایتی تصور پر مبنی چرچ آف انگلینڈ کے ان تعلیمات کو قبول کر سکتا ہے جن میں عقل و شعور پر مبنی کسی زندہ نظریہ عبادت کا وجود نہیں۔

جہاں تک یہودیت کا تعلق ہے اگرچہ بائبل کی مختلف کتابوں میں اس کا تناسب گھٹتا بڑھتا رہتا ہے تاہم یہاں میں نے خدا کا خاصا باوقار تصور پایا ہے اور اس کی قدیم اصلیت ابھی برقرار ہے چنانچہ میں نے یہودیت کے کئی اجزا کو قبول کر لیا مگر بعض کو یکسر مسترد کر دیا۔ مثال کے طور پر اگر اس کے تمام اصولوں اور سفارشوں کو قبول کر لیا جائے تو دنیاوی و مادی زندگی کی لیے بہت کم گنجائش رہ جاتی ہے۔ ثانیاً ذہن کو رسوم و روایات اور مصنوعی تصورات کے ایک لمبے سلسلے کا پابند بنانا پڑتا ہے اور سب سے بڑی قباحت تو یہ ہے کہ یہودیت ایک نسلی مذہب ہے اور محدود طبقے سے تعلق رکھتا ہے۔ مختلف انسانی گروہوں کے درمیان اختلافات کی خلیج وسیع کرتا ہے۔

میں نے چرچ آف انگلینڈ کے طریق عبادت اور تصورات کو قریب سے دیکھا تھا اور یہودیت کی مذہبی رسوم کا بغور مشاہدہ کیا تھا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ میرے ذہن نے دونوں میں سے کسی کو قبول نہ کیا۔ رومن کیتھولک میں میں نے پراسراریت کا غلبہ پایا اور انسانی وقار و احترام کو توہمات تلے کراہتے دیکھا۔ یہاں ایک طرف تو انسان کو پیدائشی گناہ گار کہا جاتا ہے مگر دوسری طرف پوپ اور اس کے حواری معصوم عن الخطا قرار دیے گئے ہیں۔

اکتا کر میں نے ہندو فلاسفی کا مطالعہ شروع کیا اور اپنشد اور وید کو بنیاد بنایا مگر نتیجہ وہی ڈھاک کے تین پات یعنی کچھ چیزوں میں نے احترام کی نظر سے دیکھا مگر اکثر باتوں کو رد کر دیا۔ معاشرتی برائیوں کا ہندو تعلیمات کوئی حل پیش نہیں کرتیں۔ برہمن کو غیر معمولی تقدس اور ان گنت سہولتوں کا مستحق ٹھہرایا گیا مگر اچھوت کو زندہ درگور کر دیا گیا ہے کسی مذہب میں بھی انسانی توہین کی وہ مثال نہیں ملتی جس کا نمونہ ہندو مت میں نظر آتا ہے۔ مزے کی بات یہ ہے کہ سارا الزام خدا کے سر تھوپا جاتا ہے کہ یہ سب کچھ اس کی مرضی کے مطابق ہو رہا ہے۔

بدھ مت نے مجھے انسانی ذہن اور اس کے طریق کار کو سمجھنے میں مدد دی۔ میں نے اندازہ کیا کہ ضروری قسم کی قربانیاں دی جائیں تو مظاہر فطرت کا ادراک بالکل کسی کیمیائی تجربے کی طرح حاصل ہو سکتا ہے۔ یوں لگتا ہے کہ بدھ مت ذات پات کے نظریے کا محض رد عمل ہے۔ لیکن اس میں ان اخلاقی تعلیمات کا فقدان ہے جو ہندو مت میں پائی جاتی ہیں۔ بدھ مت میں مافوق الانسان قوتیں تو حاصل ہو سکتی ہیں مگر مجھے بہت جلد پتا چل گیا کہ ان قوتوں کا روحانیت سے کوئی تعلق نہیں بلکہ سائنس کا ایک شعبہ ہے جو اخلاقیات کو سہارا تو نہیں دیتا محض اعلیٰ درجے کی تفریح کا باعث بنتا ہے۔ جذبات کو دبا دینا اور تمام خواہشات کو تابع کر لینا یہ کام تو زینو (زینو یونان کا ایک فلسفی (265-336 قبل مسیح) جس کا نقطہ نظر یہ ہے کہ سب انسان برابر ہیں اور مثالی زندگی یہ ہے کہ کسی شخص کو کوئی پریشانی لاحق نہ ہو۔) کے پیروکار بھی کرتے تھے۔ پھر بدھ ازم میں خالق کائنات کا کہیں تصور نہیں ملتا محض ذاتی نجات کی خاطر تگ و دو کی جاتی ہے اور اس کا انداز بھی سراسر غیر فطری اور مصنوعی ہے۔ ٹالسٹائی کی عیسائیت کی مانند کم از کم نظریاتی اعتبار سے بدھ ازم دنیا کی رہنمائی کر سکتا تھا مگر جس طرح عیسائیت مسیح علیہ السلام کے اقوال تک محدود ہو کے رہ گئی اسی طرح بدھ ازم محض زبانی جمع خرچ کا ایک نمونہ بن گیا اور بس۔

یہاں ایک سوال پیدا ہوتا ہے کہ جب کچھ مذاہب نظریاتی اعتبار سے دنیا کے لیے باعث نجات ہو سکتے تھے تو عملی میدان میں وہ ایسا کرنے سے کیوں قاصر رہے؟ اس کا جواب یہ ہے کہ وہ مذاہب ایک محدود طبقے کے لیے تھے عوام تک ان کی رسائی نہیں تھی۔ عیسائیت اور بدھ ازم کے مطالعے سے پتا چلتا ہے کہ ان مذاہب کے بانیوں نے سماجی مسائل کو چھوا تک نہیں وجہ یہ ہے کہ وہ انہیں اہمیت ہی نہیں دیتے تھے۔ مسیح اور بدھ دونوں نے ترک دنیا کی تعلیم دی ہے اور خدا کو پانے کے لیے بھی ذات کو پسندیدہ اور لازمی قرار دیا ہے۔ ''وائرا گیام یعنی برائی کی مزاحمت نہ کرو کل کی فکر نہ کرو یا بھیک کے کشکول کی عظمت'' جیسے خیالات کتنے ہی بلند کیوں نہ ہوں اور جو لوگ ان پر کاربند ہوتے ہیں ان کی کتنی ہی تعظیم کیوں نہ کی جائے مگر ان تعلیمات کی کوئی سماجی حیثیت یا اہمیت نہیں ہے کہ نہ تو ایک عام آدمی ان پر عمل پیرا ہو سکتا ہے نہ ان سے کسی غریب کسان یا مزدور کے دکھوں میں کوئی کمی ہو سکتی ہے ان میں شاید روحانی تسکین کا کوئی پہلو تو موجود ہو مگر سماجی فوائد کے اعتبار سے یہ بے کار محض ہیں۔

یہ بات آپ کو خاصی عجیب لگے گی کہ عرب ممالک میں رہنے کے باوجود اسلام سے میرا تعارف بس سرسری اور سطحی نوعیت کا تھا اور میں نے جتنی گہری توجہ دوسرے مذاہب پر صرف کی اسلام کا حصہ اس میں صفر کے برابر ہے۔ میں نے اس وقت تک صرف راڈویل کا ترجمہ قرآن مجید پڑھا تھا اور اس سے کوئی خاص تاثر نہیں لیا تھا۔ معاملہ تو اُس وقت آگے بڑھا جب لندن میں میری ایک بہت اچھے مسلمان مبلغ سے ملاقات ہوئی۔ اس وقت مجھے احساس ہوا کہ غیر مسلموں کو اسلام کے قریب لانے کے لیے عرب ملکوں میں کچھ نہیں ہوا حالانکہ اگر اس سمت میں کام ہوتا تو اس کے بڑے خوش گوار نتائج سامنے آ سکتے تھے۔

بہرحال میں نے مسلمان مصنفین کی کتابوں کا مطالعہ کیا اور ایک مسلمان کا ترجمہ قرآن پڑھا تو مجھ پر انکشاف ہوا کہ مجھے میری منزل مل گئی ہے اور میں سالہا سال سے اسی گوہر مقصود کا متلاشی تھا۔ 1945ء کی ایک عید کے موقع پر مجھے دعوت دی گئی کہ میں مسلمانوں کے طریق عبادت کا مشاہدہ کروں اور بعد میں کے کھانے میں بھی شرکت کروں۔ میں نے دیکھا کہ دنیا بھر سے مختلف رنگوں زبانوں اور تہذیبوں کے مسلمان بھائیوں کی طرح یکجا ہیں اور ایک ہی زبان میں ایک ہی طریقے سے عبادت کر رہے ہیں۔ یہاں کسی کو کسی پر فوقیت نہیں۔ یہاں میں نے ایک ترک شہزادے کو بالکل عام لوگوں سے گھلے ملے ہوئے دیکھا۔ یہاں کسی امیر میں نہ دولت کا نشہ نظر آیا نہ اس نخوت کا مشاہدہ ہوا جو ایک انگریز اپنے سیاہ فام پڑوسی سے عموماً روا رکھتا ہے۔ یہاں مجھے کسی میں مضحکہ خیز قسم کا غرور نظر آیا نہ ریاکارانہ زہد و تقویٰ کی کوئی جھلک دیکھی۔ ساری فضا وقار، توازن اور اعتدال کا حسین امتزاج پیش کر رہی تھی۔

میں بیان نہیں کر سکتا کہ اسلام سے اس باقاعدہ اور عملی تعارف نے میرے دل و دماغ پر کیا تاثرات چھوڑے۔ یہاں مجھے وہ سب کچھ نظر آیا جو کسی بھی دوسرے مذہب میں نہیں تھا۔ آپ میری سوچوں کا اندازہ اس امر سے لگا سکتے ہیں کہ میں نے دنیا بھر کے مذاہب کا تفصیلی مطالعہ کیا مگر کسی میں کشش نظر نہ آئی مگر اسلام نے بہت تھوڑے عرصے میں مجھے اپنی طرف کھینچ لیا اور میں مسلمانوں کی عظیم عالمی برادری کا باقاعدہ رکن بن گیا۔

متذکرہ بالا تصریحات سے یہ بات تو سامنے آ گئی کہ میں مسلمان کیوں ہوا مگر یہ وضاحت نہیں ہوئی کہ مجھے مسلمان ہونے پر فخر کیوں ہے؟ دراصل فخر و ناز کا احساس مجھے وقت اور تجربے نے عطا کیا۔ میں نے اسلامی تہذیب و ثقافت کی تعلیم ایک انگریزی یونیورسٹی میں حاصل کی۔ یہاں مجھے پتا چلا کہ یورپ کو قرونِ مظلمہ (Dark Age) سے نکالنے والا اسلام تھا۔ تاریخ نے مجھے بتایا کہ دنیا میں مسلمانوں نے کتنی عظیم و پُرشوکت سلطنتیں قائم کیں اور آج کے سائنسی علوم اور ایجادات دراصل اسلام کی مرہونِ منت ہیں چنانچہ اب جب کوئی اظہار افسوس کرتا ہے کہ تم پیچھے کی طرف لڑھک گئے ہو تو میں اس کی جہالت پر مسکرا دیتا ہوں۔ میں اکثر سوچتا ہوں کہ یہ لوگ اسباب و علل کو کس طرح غلط ملط کرتے ہیں۔ آخر یہ اسلام کو ان عوامل کے حوالے سے کیوں دیکھتے ہیں جنہوں نے باہر سے نفوذ کیا اور غیر فطری طریقے سے اسلام کی صورت کو مسخ کرنے کی کوشش کی۔ اگر چیزوں کو جانچنے کا یہی معیار ہے تو پھر یہ لوگ نشاۃ ثانیہ کے دور کی مصوری کو کیوں دریابرد نہیں کر دیتے۔ پھر عیسائیت کو قرونِ مظلمہ اور اسپین کے حوالے سے خون آشامی اور تباہی و بربریت کا سمبل کیوں نہ مان لیا جائے۔ یورپ کے لوگوں کو یہ بات نہیں بھولنی چاہیے کہ ہر دور کی منصف مزاج عظیم شخصیتوں نے اسلامی تہذیب کو بنظر تحسین دیکھا ہے اور اس سمندر میں ایسے موتی پنہاں ہیں جو اب بھی سارے زمانے کی تاریکیوں کو روشنیوں سے بدل سکتے ہیں۔

روزنامہ
وطن
سرینگر

سنڈے مارکیٹ میں بچہ مزدوری عروج پر

متعلقہ محکمہ بچہ مزدوری روکنے میں مکمل طور ناکام

ہر اتوار کو سرینگر کے لالچوک اور اس کے گرد و نواح کے علاقوں میں لگنے والا سنڈے مارکیٹ میں اگرچہ ہزاروں کی تعداد میں مختلف قسم کا ساز و سامان بیچ کر اپنے اور اپنے بال بچوں کے لئے دو وقت کی روٹی کما لیتے ہیں وہیں اس مارکیٹ کا ایک تاریک پہلو یہ بھی ہے کہ یہاں بچہ مزدوری عروج پر ہے اور اپنا ساز و سامان بیچنے کی لالچ میں امیر لوگ غریب بچوں کا استحصال کرتے ہیں۔ جن ہاتھوں میں قلم، کاغذ اور کتاب ہونا چاہئے تھی اُن ہاتھوں میں مختلف نوعیت کا ساز و سامان تھما کر اُن سے کمائی کروائی جاتی ہے اور ان معصوم بچوں کو مشتِ ازموتے' چند پیسے دیے جاتے ہیں۔ گزشتہ تین سال کے دوران حکومت کی جانب سے عائد کئے گئے لاک ڈاؤن اور بعد ازاں کورونا وائرس کی وجہ سے پیدا ہونے والی صورتحال کے نتیجہ میں لگنے والے لاک ڈاؤن کے نتیجہ میں سنڈے مارکیٹ بھی بڑی طرح سے متاثر ہوا اور یہاں کاروباری سرگرمیاں اکثر اوقات بند ہی رہیں۔ رواں برس کورونا وائرس کے پھیلاؤ کا دائرہ محدود ہو جانے اور یومیہ بنیادوں پر سامنے آنے والے کورونا وائرس معاملات کی تعداد نہ ہونے کے برابر ہو جانے کے بعد سے سنڈے مارکیٹ میں کاروباری سرگرمیاں ایک مرتبہ پھر بحال ہو گئی ہیں اور ہر اتوار کو جہانگیر چوک سے ٹی آر سی گراؤنڈ تک لگنے والے سنڈے مارکیٹ میں ایک مرتبہ پھر چہل پہل لوٹ آئی ہے۔ اس مارکیٹ میں ہزاروں کی تعداد میں چھاپڑی فروش چھاپڑیاں لگا کر اپنے اور اپنے بال بچوں کے لئے روزی روٹی کما لیتے ہیں۔ سنڈے مارکیٹ نے وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ پوری وادی کے اندر زبردست شہرت پائی ہے اور اس کے نتیجہ میں اتوار کے روز وادی کے دور دراز علاقوں سے بڑی تعداد میں لوگ سنڈے مارکیٹ آکر ملبوسات، کچن کا ساز و سامان اور دیگر ضرورت کی چیزیں خرید لیتے ہیں۔ اس دوران کچھ عرصہ سے یہ بات بھی دیکھنے میں آئی ہے کہ غیر مقامی لوگ حتیٰ کہ سیاح تک سنڈے مارکیٹ میں خریداری میں مصروف دکھائی دیتے ہیں اور اس طرح سے اس سستے بازار میں ہر اتوار کو کروڑوں روپے کی خرید و فروخت ہوتی ہے۔ اس دوران سنڈے مارکیٹ میں ہو رہے کاروبار کا ایک تاریک پہلو ابھر کر سامنے آیا ہے کہ یہاں بڑی تعداد میں مقامی اور غیر مقامی بچے مزدوری کرتے ہوئے دیکھے جاتے ہیں اور اس طرح سے سنڈے مارکیٹ بچہ مزدوری کو پروان چڑھانے کا باعث بن رہا ہے۔ مذکورہ مارکیٹ کے اندر کئی چھاپڑیاں لگانے والے لوگ غریب اور مفلوک الحال گھرانوں کے بچوں کو ہاڑی پر چھاپڑیاں حوالے کر دیتے ہیں اور ان سے طرح طرح کا ساز و سامان بیچنے کا کام لیا جاتا ہے۔ اس دوران ستم ظریفی کی بات یہ ہے کہ ان غریب گھرانوں کے بچوں کو محض ایک یا دو سو بطور ہاڑی ادا کیا جاتا ہے جبکہ کمائی کا اکثر حصہ آسودہ حال ٹھیکہ داروں کے جاتے ہیں۔ بچہ مزدوری پر پوری دنیا کے ساتھ ساتھ جموں و کشمیر میں بھی مکمل پابندی ہے مگر اس کے باوجود بھی سنڈے مارکیٹ میں بچوں سے مزدوری کروائی جاتی ہے۔ جن بچوں کے ہاتھ میں قلم، کاغذ اور کتابیں ہونی چاہئیں تھیں انہیں پیسہ کمانے کے لئے معمولی سی دہاڑی پر لگایا جاتا ہے۔ جموں و کشمیر حکومت کے ماتحت "محکمہ لیبر اینڈ ایمپلائمنٹ" کے نام سے باضابطہ طور ایک محکمہ کام کر رہا ہے مگر اس محکمہ کے حکام سنڈے مارکیٹ میں بچہ مزدوری کو روکنے میں مکمل طور ناکام ہوئے ہیں۔ بلکہ سچ تو یہ ہے کہ یہ حکام بچہ مزدوری کو روکنے کے حوالے سے کوئی بھی اقدامات نہیں کر رہے ہیں۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ حکومت سنڈے مارکیٹ میں بچہ مزدوری کو روکنے کے حوالے سے موثر اقدامات کر کے یہاں کام کر رہے بچوں کے مستقبل کو تاریک ہونے سے بچائیں۔

پہلے پڑھائی پھر کام

تحریر
الطاف حسین جنجوعہ

دنیا بھر میں ترقی یافتہ اقوام کی تاریخ کا مطالعہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اُن کی ترقی کا راز تعلیم، بہتر نظم و نسق اور اصول پسندی ہے۔ ان سب میں تعلیم ابتدائی اور لازمی جز ہے جس کے بعد دیگر چیزوں کی حصولی ممکن ہے۔ دُنیا کے نقشے پر اسرائیل ملک ایک نقطہ اتنا دکھائی دیتا ہے۔ بحیرہ روم کے جنوب مشرقی کنارے پر واقع اسرائیل ملک کا کل رقبہ **21,937** مربع کلومیٹر ہے۔ رقبے کے لحاظ سے دنیا کا **9 4 1** واں ملک ہے۔ آبادی **9,0 5 4,0 0 0** لاکھ ہے۔ مجموعی گھریلو پیداوار فی کس **41,948** ڈالر اور مجموعی جی ڈی پی **395** بلین ڈالر ہے۔ سینکڑوں کے حساب سے ملٹی نیشنل کمپنیاں ہیں، جو دُنیا کے مختلف ممالک میں اربوں کھربوں کا منافع کما رہی ہیں۔ بینکنگ، سائنس و ریسرچ، اقتصادیات، تعلیم ہر میدان میں اسرائیلی آگے ہیں۔ عالمی سطح کے اہم اداروں کی پالیسیوں، منصوبوں میں اُن کا غلبہ ہے، بڑے بڑے سپر پاور ممالک کو اتنی جرأت نہیں کہ وہ اسرائیل کو آنکھیں دکھا سکیں۔ یہ سب ممکن ہوا تعلیم سے۔ اسرائیل کے لوگوں نے تعلیمی طور خود کو اتنا تیار کیا ہے کہ وہ کسی سے بھی کسی بھی شعبہ میں مقابلہ کرنے کے لیے تیار ہیں، بلکہ مقابلے کی دوڑ میں آگے ہیں۔

جموں و کشمیر کی بات کریں تو یہاں پر کشمیری پنڈت طبقہ صدیوں سے تعلیم یافتہ قوم سمجھی جاتی ہے اور آج بھی ہے۔ **1990** کے نامساعد حالات کی وجہ سے کشمیری پنڈت گھرانوں نے وادی کشمیر سے نقل مکانی کی اور جموں، اودھم پور کے علاوہ انڈیا کی مختلف ریاستوں اور شہروں میں پناہ لی۔ آپ کو اپنی مال و جائیداد، مکانات وغیرہ چھوڑ کر ایک یا دو کمروں میں پورے کنبہ کے ساتھ رہنا پڑے، کتنا مشکل ہوگا، یہ بس وہی بتا سکتا ہے جو ان حالات سے گذرا ہو۔ کشمیری پنڈتوں نے حالات سے سمجھوتہ کر لیا مگر اپنے بچوں کی پڑھائی کو ذرا بھر متاثر نہیں ہونے دیا۔ جہاں رہائش اختیار کی، وہیں اپنے بچوں کو بہتر سے بہتر تعلیم دلانے کے مواقع تلاش کئے۔ اگر چہ مرکزی وزارت داخلہ کی طرف سے انہیں دی جانے والی ماہانہ مالی امداد، مفت راشن، مفت بجلی وغیرہ سہولیات نے اہم رول بھی ادا کیا مگر وہ اتنی زیادہ بھی نہیں تھی کہ وہ محل کرا سکتے یا اپنی اولاد پر خرچ کرتے۔ بہترین نظم و نسق اور سلیقہ سے کم کھایا، اپنے اوپر اخراجات کم کئے مگر پڑھائی کو جاری و ساری رکھا۔ حکومت سے ملنے والی امداد اور پر ہی اکتفا نہیں کیا بلکہ اڑوس پڑوس نجی سیکٹر میں کام کے مواقع تلاش کئے، کئی دکان پر کام کیا۔ کچھ نے نجی دفاتر، اداروں اور ہوٹلوں میں کلریکل کام انتہائی کم اُجرت پر بھی شروع کئے، کئی جگہوں پر تو ایسا بھی ہوا ہے کہ کشمیری پنڈتوں نے کہا کہ ہمیں بس کام کرنا ہے، کام پر رکھ لو، اُجرت اپنی مرضی سے جو چاہیے دے دیں۔ جب کام ملا تو اپنی صلاحیتوں کا ایسا مظاہرہ کیا کہ اُس دفتر، اُس ہوٹل یا پرائیویٹ اسکول کے مرکزی کردار بن گئے۔ محنت، ایمانداری، دیانتداری کی ایسی مثال قائم کی کہ چند سالوں میں کشمیری پنڈتوں کے لیے نجی سیکٹر میں روزگار کے مواقع کھل گئے۔ بینکنگ، دوا ساز کمپنیوں (فارماسیوٹیکل)، انشورنس کمپنیوں، پرائیویٹ اسکولوں، پرائیویٹ کلنک، اسپتالوں، وکلاء کے چیمبرز حتیٰ کہ ہر جگہ وہ آپ کو دکھائی دیں گے۔ آج اگر آپ مشاہدہ کریں تو معلوم ہوگا کہ جموں صوبہ کے اندر سرکاری و نجی سطح پر ہر شعبہ میں آپ کو کلریکل کیڈر سے لیکر اعلیٰ عہدوں پر کشمیری پنڈت نظر آئیں گے۔ سول و پولیس انتظامیہ، عدلیہ، سپورٹس، میڈیا، ہوٹل مینجمنٹ، انڈسٹری، کاروبار میں نمایاں رول ادا کر رہے ہیں۔

آج دنیا بہت تیزی سے آگے جا رہی ہے، جو اِس کے ساتھ نہیں چل پاتا، وہ بہت پیچھے رہ جاتا ہے۔ ایسے میں تعلیمی میدان میں اصلاحات کے عمل کو تیز کرنے کے ساتھ ساتھ اس بات کو یقینی بنانے کی ضرورت ہے کہ ہر کوئی پڑھے۔ ملک میں نا صرف معیارِ تعلیم بہتر ہو بلکہ خواندگی کی شرح میں بھی اضافہ ہو۔ تعلیم نظامِ زندگی کا احاطہ کرتی ہے، ساتھ ہی معاشرے میں شعور اُجاگر کرنے اور بچوں کی اچھی تربیت میں بھی معاون ہوتی ہے۔ کسی بھی ملک کی ترقی کا اندازہ اس کی شرح خواندگی سے لگایا جا سکتا ہے۔

تعلیم وہ روشنی ہے، جو اندھیرے کو مٹا دیتی ہے۔ کسی بھی معاشرے میں اس بات کی اہمیت بڑھ جاتی ہے کہ شعبہ تعلیم میں صنفی مساوات کا لازمی خیال رکھا جائے تاکہ مردوں کے ساتھ ساتھ خواتین بھی باشعور اور پڑھی لکھی ہوں تاکہ وہ عملی زندگی میں کچھ کر سکیں اور نسلوں کی بھی بہتر پرورش ہو سکے۔

اگر ہم اپنی قوم و ملت کے تئیں مخلص ہیں، اس کی صحیح معنوں میں ترقی، فلاح و بہبودی چاہتے ہیں تو ہمیں سب سے زیادہ توجہ اس بات پر دینی چاہیے کہ آپ کے گھر، اڑوس پڑوس، محلہ اور گاؤں میں زیادہ سے زیادہ بچے پڑھے لکھے ہوں، معیاری تعلیم حاصل کریں۔ زیرِ تعلیم طلبا کی ذہنی صلاحیتوں کو جانچ کر موثر ان کی رہنمائی کریں تاکہ وہ ایک بہترین کیریئرز کا انتخاب کر سکیں۔ مزہ تو تب ہے کہ ہمارے گاؤں محلہ سے ڈاکٹر بھی پیدا ہو، انجینئر بھی ہو، سول و پولیس انتظامیہ کے اعلیٰ افسران، جج، ماہرین تعلیم، دانشور، شاعر و ادیب، کامیاب تاجر، تعلیم یافتہ سیاستدان بھی ہوں، تبھی جا کر ہم ترقی کے اس تیز رفتار دور کا مقابلہ کر سکتے ہیں۔ آج جسمانی طاقت، تلوار اور ہتھیار کی کوئی اہمیت نہیں۔ آج ذہنی طاقت اور قلم کا دور ہے۔ تعلیم وہ طاقتور ہتھیار ہے جس کا استعمال کر کے آپ ہر میدان فتح کر سکتے ہیں اور یہ ایسا ہتھیار ہے جس کو کوئی چھین نہیں سکتا۔

گاؤں دیہات کے اسکولوں میں طلبا کے اندراج کی شرح اگر چہ زیادہ ہے مگر آٹھویں، دسویں یا بارہویں کے بعد اسکول چھوڑنے کی شرح بہت زیادہ ہے۔ اچھا مکان بنانے، گاڑی خریدنے اور شادی کے لیے مالی اخراجات کا بندوبست کرنے کے لیے نوجوان جلد ہی تعلیم چھوڑ کر محنت مزدوری کرنا شروع کر دیتے ہیں، جب اُن سے اس کی وجہ پوچھی جائے تو یہ جواب ملتا ہے کہ پڑھ لکھ کر نوکری تو ملتی نہیں، پھر کیوں اپنے سال برباد کریں، اس سے بہتر ہے کہ آج ہی کام کاج سنبھال لیں۔ پھر بعد ازاں ایسا وقت آتا ہے کہ کاروبار اور محنت مزدوری کا دائرہ بھی تنگ ہونا شروع ہو جاتا ہے۔ کئی تلخ تجربات سے گذرنا پڑتا ہے، ایک چپراسی کی منت و سماجت کرنی پڑتی ہے تو احساس ہوتا کہ کاش مزید پڑھائی حاصل کی ہوتی۔

اسکول چھوڑنے کی شرح کو روکنے اور نوجوانوں کو اپنی پڑھائی مکمل کرنے کی ترغیب دینے کے لیے سول سوسائٹی، علاقہ کے معززین، سیاسی و سماجی شخصیات اور غیر سرکاری رضاکار تنظیموں کا اہم رول بنتا ہے کہ تعلیم کے شعبہ پر خاص توجہ دی جائے۔ نوجوان کی ذہن سازی کی جائے کہ 'پہلے پڑھائی مکمل کرو پھر چاہیے جو مرضی کاروبار کرو'۔ ہر شخص میں خداداد صلاحیتیں ہوتی ہیں، جو ہر دوسرے شخص سے مختلف ہوتی ہیں اور ان صلاحیتوں کو بروئے کار لانے کا طریقہ صرف تعلیم ہی ہے۔ دنیا میں آنے کا مقصد صرف 'روٹی، کپڑا، مکان' ہی نہیں۔ 'ہمارے پاس اچھا مکان ہو، اچھی گاڑی ہو، اچھی شادی ہو'.......کی سوچ سے باہر نکل کر خود سے یہ سوال کرنے کی ضرورت ہے کہ ہم دنیا میں کس مقصد کے لیے آئے اور ہم نے اپنی قوم، علاقہ یا ملک کے لیے کیا خدمات انجام دیں، میری کنٹری بیوشن کیا رہی.........؟۔ مفکر قوم سرسید احمد خان نے علی گڑھ تحریک سے مسلمانانِ ہند کی تعلیم و تربیت کے لیے جو تحریک شروع کی تھی، اسی طرز پر ہر گاؤں میں سرسید احمد خان پیدا کرنے کی ضرورت ہے کیونکہ اُن کا خواب ابھی بھی ادھورا ہے۔ اس بات کو یقینی بنائیں کہ گھر کے حالات یا مالی مسائل کی وجہ سے کوئی نوجوان تعلیم سے محروم نہ رہے۔ سب سے بہترین 'سرمایہ کاری اور خدمت خلق' پڑھائی کے لیے بچے بچیوں کی بہتر رہنمائی اور ضروری مالی امداد ہے۔ وقت کی اہم ضرورت ہے کہ 'پہلے پڑھائی مکمل کرو' کے نعرے کو عام کیا جائے اور اس سوچ کو فروغ دیا جائے کہ اگر آپ کو بھوک سے بھی سمجھوتہ کرنا پڑے تو کریں مگر تعلیم سے نہیں۔

پھانسی کی سزا اور عالمی قوانین

تحریر
ایڈووکیٹ ابوبکر سباق

حالیہ دنوں میں احمد آباد گجرات کی ایک عدالت نے سیریل بلاسٹ کے مقدمے کا فیصلہ سناتے ہوئے **38** ملزمین کو پھانسی کی سزا سنائی ہے، ان بلاسٹ کے دوران تقریباً **56** افراد جاں بحق ہوئے تھے جب کہ **200** سے زائد افراد شدید زخمی ہوئے تھے، لگ بھگ **15** سال کے طویل عرصے کے بعد یہ فیصلہ آیا، اس فیصلے کے بعد کئی سوال موضوع بحث رہے جن میں ایک اہم موضوع ہمارے ملک میں پھانسی کی سزا اور عالمی سطح پر پھانسی یا موت کی سزا کو لے کر ہوئے بدلاؤ کے تئیں رہا۔ دنیا کے اکثر و بیشتر ممالک اپنے دستور و قوانین میں تبدیلی کر کے موت کی سزا خصوصاً پھانسی کی سزا کو مکمل طور سے ختم کر چکے ہیں۔ لیکن کیا ہمارے ملک میں پھانسی یا موت کی سزا ہی انصاف کا واحد طریقہ ہے؟ وہیں دوسری طرف ملک کے ایک مخصوص اقلیتی طبقے کا خیال ہے کہ ہمارے ملک میں پھانسی کی سزا صرف اسی ایک اقلیتی طبقے کے لیے ہی مختص ہے۔

1980 میں سپریم کورٹ آف انڈیا نے "بچن سنگھ بنام اسٹیٹ آف پنجاب" کا تاریخی فیصلہ سناتے ہوئے کہا تھا کہ سزائے موت صرف اور صرف بہت ہی مخصوص مقدمات (**Rarest of rare cases**) میں ہی دی جا سکتی ہے، لیکن چونکہ عدالتوں کو اپنی سمجھ اور صوابدید کے لحاظ سے تشریح و توضیح کا اختیار حاصل ہے اس وجہ سے اس کی کوئی اصولی تعریف موجود نہیں ہے، سپریم کورٹ کے فیصلے کے بعد رحم کرنے کا اختیار صرف صدر جمہوریہ کے پاس ہوتا ہے لیکن ماضی میں ہم دیکھ چکے ہیں کہ ہمارے ملک کے صدر جمہوریہ "مرسی پٹیشن" کو زیر التوا رکھنے کی پالیسی پر ہی عمل کرتے رہے ہیں۔

عالمی سطح پر پھانسی کی سزا یا سزائے موت پر ہمارے ملک کا نظریہ ابھی تک دگرگوں رہا ہے، اقوام متحدہ نے عالمی کنونشن برائے شہری و سیاسی حقوق کو پیش کیا تو دیگر ممالک کے ساتھ بھارت بھی اس کنونشن کے مطابق اپنے ملک سے پھانسی کی سزا کو ختم کرنے اور اس سمت میں پیش رفت کرنے کے لیے اصولاً پابند تھا لیکن اس کو ریٹیفائی کرنے کے بجائے بعد میں چین اور سعودی عرب کے ساتھ مل کر اقوام متحدہ کی اس ریزولوشن کی مخالفت میں ووٹ دیا جس کے تحت سزائے موت پر کلی پابندی کی تجویز پیش کی گئی تھی۔

اٹھارہویں صدی عیسوی کے اواخر میں سزائے موت کے خلاف یورپ میں پہلی بار تحریک شروع ہوتی ہے، اس سے پہلے سزائے موت کسی بھی جرم کی پاداش میں سنا دی جاتی تھی حتیٰ کہ چوری کے الزام میں بھی سزائے موت کی سزا سنائے جانے کے واقعات موجود ہیں۔ **1794** میں امریکہ کی ایک ریاست پنسلوانیہ نے پہلی بار سزائے موت کو لے کر سخت پالیسی بنائی جس کے مطابق صرف بہیمانہ قتل کے واقعات میں ہی سزائے موت دی جا سکے گی۔

نصف صدی کا عرصہ بیت جانے کے بعد انیسویں صدی کے دوران بھی بہت سے ممالک سزائے موت کے قوانین سے دست بردار ہوتے رہے، **1846** میں امریکہ کی ایک دوسری ریاست میچیگان نے سزائے موت کو قتل کے مقدمات میں بھی کلی طور پر ختم کرنے کا فیصلہ لیا۔ **1863** میں وینیزولا تاریخ کا پہلا ملک ہے جس نے قتل کے ساتھ دیگر خطرناک نوعیت کے الزامات میں بھی پھانسی کی سزا کو پوری طرح سے ختم کیا، ان الزامات میں ملک سے غداری اور جنگی جرائم بھی شامل ہیں۔ یوروپین ممالک میں سین میرینو پہلا یوروپین ملک ہے جس نے **1865** میں پھانسی کی سزا کو قانونی طور پر پوری طرح سے ختم کرنے کا اعلان کیا۔

بیسویں صدی کے دوران سیاسی و سماجی بدلاؤ زیادہ رہے، نیدرلینڈ، ناروے، سویڈن، ڈنمارک اور اٹلی نے صدی کے اوائل میں ہی سزائے موت اپنے ممالک میں ختم کر دی تھیں، مسولینی نے اپنے دور میں دوبارہ اٹلی میں پھانسی کی سزا کو شروع کر دیا تھا۔ **1960** کی دہائی میں تقریباً **25** دیگر ممالک نے پھانسی کی سزا کے ساتھ ہی سزائے موت کو ختم کر دیا تھا، جب کہ ان میں سے کچھ ممالک نے "ملک سے غداری" کی سزا کے طور پر پھانسی یا سزائے موت کو باقی رکھا تھا۔ انگلینڈ نے **1965** میں ہی قتل کی سزا کے طور پر تو پھانسی کو ختم کر دیا تھا تاہم ملک سے غداری، جنگی جرائم جیسے جرائم کی سزا میں پھانسی کو برقرار رکھا گیا تھا جس کو **1998** میں پوری طرح ختم کرنے کا فیصلہ لیا گیا۔

پھانسی کی سزا کے خلاف آج پوری دنیا میں ایک بڑی تحریک کام کر رہی ہے، حقوق انسانی کے لیے کام کرنے والی ملکی و عالمی تنظیمیں پھانسی کی سزا کو حقوق انسانی کے خلاف تسلیم کرتے ہیں، چونکہ یہ سزا بہت زیادہ اذیتناک ہوتی ہے اس وجہ سے اس کو غیر انسانی بھی کہا جاتا ہے۔ **1971** میں اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی نے ایک رزولوشن پاس کیا کہ "حق برائے زندگی کی ضمانت کو پوری طرح سے یقینی بنانے کے لیے یونیورسل ڈکلیریشن آف ہیومن رائٹس کے ذریعے ان جرائم کو مزید محدود کیا جاتا ہے جن کی سزا کے طور پر پھانسی کی اجازت ہوگی، ہمارا ارادہ و مقصد ہے کہ ہم پھانسی کی سزا کو پوری طرح سے ختم کرنے کی کوشش کریں۔ اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی نے اس ریزولوشن کی **1977** میں ایک بار پھر توثیق کی۔

1983 میں یوروپین یونین نے حقوق انسانی پر کنونشن کیا، نیز **1989** میں انٹرنیشنل کوونٹ برائے شہری و سیاسی حقوق کا انعقاد ہوا، جس کے تحت تمام ہی متفقہ ممالک سے یہ معاہدہ لیا گیا کہ وہ اپنے ممالک میں کسی بھی مجرم کو پھانسی کے تختے پر نہیں چڑھائیں گے، یعنی عملاً اس پر پابندی لگانے کو لے کر تجویز پاس کی گئیں۔ کونسل آف یوروپ نے **1994** میں اور پھر یوروپین یونین نے **1998** میں اپنی ممبرشپ کے لیے یہ شرط بنا دی کہ اگر کسی ملک میں ان کی تنظیمی ممبرشپ لینی ہو تو پہلے وہ اپنے ملک میں پھانسی کی سزا کو عملی طور روکیں گے نیز اس کے خاتمے کے لیے سنجیدہ کوشش کریں گے۔

نوٹ: مضمون نگار کی لکھی گئی آراء سے ادارہ کو کوئی تعلق نہیں ہے۔ یہ انکی اپنی ذاتی رائے ہے۔

باقیات

101

نافذ کرنے کی ہمت نہیں ہے''۔ انہوں نے کہا'' یہ 370 کا دور تھا، فوج پر پتھر برسائے گئے اور لوگ مایوسی سے کہتے تھے کہ اب جموں و کشمیر میں کچھ نہیں ہوسکتا، آج دفعہ 370 کی دیوار گر گئی ہے، پتھراؤ رک گیا ہے، جمہوریت مضبوط ہے اور لوگ بڑی تعداد میں ووٹ ڈالنے کے لیے آگے آرہے ہیں، ہندوستان کے آئین پر بھروسہ کرتے ہوئے، ہندوستان کا جھنڈا، ہندوستان کی جمہوریت پر بھروسہ صاف نظر آرہا ہے، یہ اعتماد 140 کروڑ ہم وطنوں میں پیدا ہوا ہے۔

102

وہ شیعہ برادری کے سرکردہ ارکان اور مذہبی رہنماؤں کے ساتھ میٹنگ کریں تاکہ ان کے مسائل اور مطالبات کو جلد از جلد حل کیا جاسکے تاکہ محرم کو خوش اسلوبی سے منایا جاسکے۔ انہوں نے ضلعی انتظامیہ اور اعلیٰ عہدیداروں کو ہدایت دی کہ وہ امام بارگاہوں تک سڑکوں کے رابطوں کو بہتر بنانے، بلا تعطل بجلی کی فراہمی اور پینے کے پانی کی سہولیات، خاص طور پر امام بارگاہوں میں اور اس کے اطراف میں صفائی ستھرائی کے مناسب اقدامات، راشن کی پیشگی تقسیم اور ضرورت کے مطابق دیگر سہولیات کو یقینی بنانے کے لیے تمام ممکنہ اقدامات کریں۔ انہوں نے کہا کہ محرم الحرام کو خوش اسلوبی سے منانے کے لیے تمام انتظامات پہلے سے مکمل کر لیے جائیں۔ لیفٹننٹ گورنر نے بازار کے باقاعدہ معائنہ اور ضروری اشیاء کی دستیابی کو یقینی بنانے پر زور دیا۔ انہوں نے اہم مذہبی مقامات اور اجتماعات پر سیکورٹی، ٹریفک کے ہموار انتظام اور طبی سہولیات کے حوالے سے بھی بھرپور انتظامات کرنے کی ہدایت کی۔ اس موقعہ پر ڈپٹی کمشنران نے انہیں کو آئندہ محرم الحرام کے حوالے سے متعلقہ ضلعی انتظامیہ کی تیاریوں کے بارے میں بریفنگ دی۔ میٹنگ میں چیف سیکرٹری اٹل ڈلو، جموں کشمیر پولیس سربراہ آر آر سوین، اے ڈی جی پی امن وقانون وجے کمار، لیفٹننٹ گورنر

برآمد کیا گیا جس میں آٹھ اے کے میگزین، 445 زندہ اے کے راؤنڈ، ایک پستول، تین پستول میگزین، 13 زندہ پستول راؤنڈ اور ایک ہینڈ گرینیڈ شامل ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس معاملے میں پولیس نے کیس درج کرکے تحقیقات شروع کردی ہے۔

104

میں دن کا درجہ حرارت 34.6 ڈگری ریکارڈ کیا گیا جبکہ اس کے علاوہ پلوامہ میں بھی دن کا درجہ حرارت 34.1 ڈگری رہا۔ محکمہ موسمیات کے مطابق جموں میں بھی گرمی کی شدید لہر جاری ہے تاہم تازہ بارشوں کے بعد درجہ حرارت میں کمی واقع ہوئی۔ ادھر کئی روز سے جاری شدت کی گرمیوں کے بیچ محکمہ موسمیات نے چار جولائی سے موسلا دھار بارشوں کی پیش گوئی کی ہے۔ متعلقہ محکمہ کے ایک ترجمان کے مطابق وادی کشمیر میں چار جولائی سے سات جولائی تک بارشیں متوقع ہیں۔ انہوں نے اس بات کے امکانات ظاہر کئے ہیں کہ گرمی کی شدت میں کمی آسکتی ہے۔ اسی دوران شدت گرمی کی تپش سے بچنے کیلئے نوجوانوں کی طرف سے ندی نالوں اور دریاؤں کا رخ کیا جاتا ہے اور گرمی سے راحت پانے کیلئے وہ تیراکی کا بھی مزہ لیں رہے۔

105

بیس کیمپ سے روانہ ہوئے۔ ان میں 5091 مرد، 1102 خواتین، 19 بچے، 301 سادھو اور 24 سادھویاں شامل ہیں۔ ان میں سے 2106 یاتری صبح 5 بجے بالتل اور 4431 یاتری پہلگام بیس کیمپ کیلئے روانہ ہوئے۔ یہ تمام یاتری شام تک اپنے اپنے بیس کیمپ پہنچ چکے ہیں جہاں سے وہ سخت حفاظتی اقدامات کے تحت کل صبح سویرے گپھا کی طرف روانہ ہوں گے۔ خیال رہے کہ 52 روزہ امرناتھ یاترا اس سال 19 اگست کو شراون پورنیما کے موقع پر اختتام پذیر ہوگی۔

106

حلف اٹھا سکیں۔ اس سے قبل این آئی اے کے وکیل نے انجینئر رشید کی درخواست کی مخالفت نہیں کی اور کہا کہ ان کی حلف برداری کو کچھ شرائط

آگ نمودار ہوئی جس نے دیکھتے ہی دیکھتے ہولناک رخ اختیار کرلی اور اپنے آس پاس کے مکانوں کو بھی لپیٹ میں لیا۔ نمائندے نے عینی شاہدین کا حوالہ دیتے ہوئے بتایا کہ آگ لگنے کی خبر پھیلتے ہی مقامی لوگوں نے محکمہ فائر اینڈ ایمرجنسی سروس کو مطلع کیا جنہوں نے موقعہ پر پہنچ کر آگ بجھانے کیلئے کارروائی شروع کردی تاہم جب تک آگ پر قابو پالیا گیا تب تک آگ سے 10 رہائشی مکان اور 8 دکانیں جل کر خاکستر ہوگئے تھے اور ان میں موجود کروڑوں روپے مالیت کا سامان راکھ کی ڈھیر میں تبدیل ہوگیا تھا۔ عینی شاہدین کے مطابق آگ اس وقت ہولناک تھی کہ محکمہ فائر سروس کو نصف درجن اسٹیشنوں سے فائر سروس گاڑیاں طلب کرنے پڑی جنہوں نے آگ بجھانے میں کلیدی رول ادا کیا۔ انہوں نے کہا کہ آگ بجھانے کے دوران انہوں نے سخت محنت و مشقت کی اور اس کے بعد آگ پر بڑی مشکل سے قابو پالیا گیا۔ محکمہ فائر اینڈ ایمرجنسی سروس کے ایک سینئر عہدیدار نے اس کی تصدیق کرتے ہوئے بتایا کہ علاقے میں آگ لگنے کی خبر ملتے ہی ٹیم کو متحرک کیا گیا جنہوں نے موقعہ پر پہنچ کر آگ بجھانے کیلئے کارروائی شروع کردی اور اس کو مزید پھیلنے سے روک دیا۔ انہوں نے کہا کہ آگ کی اس واردات میں 10 رہائشی مکان اور 8 دکانیں جل کر خاکستر ہوگئی۔ ادھر آگ لگنے کے بعد انتظامیہ کی ٹیمیں موقعہ پر پہنچ گئی جنہوں نے آگ سے ہوئے نقصان کا تخمینہ لگانے کیلئے کارروائی شروع کردی ہے۔

108

توسیع کی منظوری دی۔ اس سے قبل 25 جون کو عدالت نے یادو کو سات دن کیلئے ڈائریکٹوریٹ آف انفورسمنٹ کی تحویل میں دے دیا تھا۔ انفورسمنٹ ڈائریکٹوریٹ نے انہیں 24 جون 2024 کو پریوینشن آف منی لانڈرنگ ایکٹ 2002 کی دفعات کے تحت ہیپر لیک کیس میں گرفتار کیا تھا۔ ای ڈی حکام کے مطابق، یقین یادو ولد ویش راج یادو

چکے ہیں۔ دو حاملہ خواتین بھی انفیکشن کا شکار ہیں۔ محکمہ صحت کے اہلکار فی الحال مریضوں کی نگرانی کر رہے ہیں۔ محکمہ صحت کے حکام کے مطابق پونے کے ایرنڈوانے علاقے کی ایک 28 سالہ حاملہ خاتون میں زیکا وائرس کا انفیکشن پایا گیا ہے اور اس کی رپورٹ مثبت آئی ہے۔ اس کے علاوہ ایک اور 12 ہفتوں کی حاملہ خاتون زیکا وائرس سے متاثر پائی گئی ہے۔ فی الحال دونوں خواتین کی حالت مستحکم ہے۔ خیال رہے کہ اگر حاملہ خواتین زیکا وائرس کا شکار ہو جائیں تو جنین میں مائیکروسیفلی ہونے کا امکان رہتا ہے۔ اس صورت حال میں بچے کو نقصان پہنچتا ہے اور اس کے دماغ کی غیر معمولی نشوونما کی وجہ سے سر بہت چھوٹا ہو جاتا ہے۔ پونے میں زیکا وائرس کے انفیکشن کا پہلا کیس ایرنڈوانے علاقے میں ہی سامنے آیا تھا، جب ایک 46 سالہ ڈاکٹر کی رپورٹ مثبت آئی تھی۔ ڈاکٹر کے بعد ان کی 15 سالہ بیٹی کا نمونہ بھی مثبت پایا گیا۔ اس کے علاوہ مونڈھوا کے علاقے میں بھی دو افراد متاثرہ پائے گئے ہیں، ان میں سے ایک 47 سالہ خاتون اور دوسرا 22 سالہ مرد ہے۔ پونے میونسپل کارپوریشن کا محکمہ صحت تمام مریضوں کی نگرانی کر رہا ہے۔ حکام کے مطابق احتیاطی تدابیر کے طور پر متاثرہ مچھروں کو روکنے کے لیے فوگنگ اور فیومیگیشن جیسے اقدامات کیے جارہے ہیں۔ یاد رہے کہ زیکا وائرس متاثرہ ایڈیس مچھر کے کاٹنے سے پھیلتا ہے۔ یہ مچھر ڈینگی اور چکن گنیا جیسے وائرس پھیلانے کے لیے بھی جانا جاتا ہے۔ اس وائرس کی شناخت پہلی بار یوگنڈا میں 1947 میں ہوئی تھی۔

110

میں 4 جولائی کو منعقد ہوگا۔ ایک سرکاری بیان میں وزارت خارجہ امور نے کہا ''سربراہ اجلاس میں، رہنماؤں سے توقع ہے کہ وہ گزشتہ دو دہائیوں میں تنظیم کی سرگرمیوں کا جائزہ لیں گے اور ریاست اور کثیر جہتی تعاون کے امکانات پر تبادلہ خیال کریں گے''۔ اجلاس میں علاقائی اور بین الاقوامی اہمیت کے اہم مسائل پر بھی بات چیت کی توقع ہے۔ بیان کے مطابق مطابق ایس سی او کی اپنی پہلی صدارت کے تحت ایس سی او کونسل آف ہیڈس آف اسٹیٹ کے 23 ویں اجلاس کی میزبانی ہندوستان نے 4 جولائی 2023 کو ورچوئل فارمیٹ میں کی۔ قازقستان نے ایس سی او کی صدارت بھارت سے لے لی جو گزشتہ سال صدر تھا۔ اس سال کے میزبان قازقستان کے صدر قاسم جومارت توکایف ہیں، جنہوں نے

دیگر اقدامات کے ساتھ ساتھ ایک مشترکہ سرمایہ کاری فنڈ کے قیام کی تجویز پیش کی ہے۔ 25 جون کو قازقستان کے صدر کے ساتھ ٹیلی فونک بات چیت میں، وزیر اعظم نریندر مودی نے آستانہ میں ہونے والی آئندہ چوٹی کانفرنس کی کامیابی کیلئے اپنی مکمل حمایت کا اظہار کیا۔

111

نے ریاسی میں تمام چھوٹے یا بڑے مندروں کی فہرست تیار کرنے کا فیصلہ کیا ہے اور مستقبل میں اس طرح کے واقعات کی تکرار کو روکنے کیلئے وہاں سی سی ٹی وی کیمرے نصب کیے جائیں گے''۔ ایس ایس پی اور ڈپٹی کمشنر ویشال پال مہاجن کے ساتھ ایک مذہبی مقام کی توڑ پھوڑ کے بعد اٹھائے جانے والے اقدامات کے بارے میں میڈیا سے بات کر رہے تھے، جس سے ریاسی کے علاوہ جموں خطہ کے مختلف حصوں میں مظاہرے شروع ہوئے، جس نے احتجاج کے درمیان مکمل بند منایا۔ انہوں نے کہا کہ اس معاملے میں اب تک تقریباً 15 افراد کو گرفتار کیا جاچکا ہے۔ انہوں نے کہا''ہم ریاسی کے لوگوں کو یقین دلانا چاہتے ہیں کہ جس نے بھی ایسا کیا ہے، اس کے ساتھ سختی سے نمٹا جائے گا۔ مجرم کے خلاف پی ایس اے کے تحت مقدمہ درج کیا جائے گا۔ لوگوں کو یاد رکھنا چاہیے کہ ایسی حرکتیں کرنے والے شرپسندوں کا کوئی مذہب نہیں ہوتا۔ وہ فرقہ وارانہ بھڑکاؤ پیدا کرنے کے لیے ایسا کرتے ہیں اور اس کی اجازت نہیں دی جائے گی''۔ اسی دوران ڈی سی ریاسی نے یہ بھی یقین دلایا کہ قصورواروں کے خلاف سخت کارروائی کی جائے گی۔ انہوں نے کہا''یہ میری ضمانت ہے۔'' انہوں نے مظاہرین سے پرسکون رہنے کی اپیل کی ہے۔

112

یہ ہیں کہ اس تاریخی ریاست کو دو مرکزی زیر انتظام علاقوں میں تقسیم کیا گیا، جو آج تک جموں، کشمیر اور لداخ کے عوام نے قبول نہیں کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ جموں و کشمیر میں گذشتہ 10 سال سے اسمبلی کے انتخابات نہیں ہوئے ہیں اور ایک افسر شاہی نظام مسلط کیا گیا۔ انہوں نے ایوان میں ریاستی درجے کی بحالی اور الیکشن کے فوری انعقاد کا مطالبہ کرتے ہوئے کہا کہ جموں و کشمیر میں بے روزگاری اور مہنگائی عروج پر ہے جس کی وجہ سے عوام مشکلات کا شکار ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ملک میں

مہنگائی اور بے روزگاری بڑھ رہی ہے اور جموں و کشمیر میں بھی ایسا ہی ہے کیونکہ اس مسئلے سے نمٹنے کے لئے کوئی مناسب روڈ میپ نہیں بنایا گیا ہے۔ میاں الطاف نے کہا کہ گیس، پیٹرول، چینی، سبزیوں اور دیگر اشیائے ضروریہ کی قیمتیں عام آدمی کی پہنچ سے باہر ہیں، اس کے علاوہ جی ایس ٹی نے عوام کی کمر توڑ دی ہے۔ انہوں نے کہا کہ مہنگائی، بے روزگاری ایسے مسائل ہیں جو ہر طبقے کو متاثر کرتے ہیں۔ رکن پارلیمان نے اراکین پارلیمان بالخصوص انڈیا اتحاد کے لیڈروں پر زور دیا کہ وہ جموں و کشمیر کے لوگوں کو درپیش مسائل کو اٹھائیں۔ میاں الطاف نے یہ بھی کہا کہ ہزاروں ڈیلی ویجرز اور یومیہ اجرت پر کام کرنے والے اپنی ملازمتوں کو مستقل کرنے سمیت اپنے حقوق کا مطالبہ کر رہے ہیں۔ پہلے یہ ڈیلی ویجر سڑکوں پر آ کر احتجاج کرتے تھے لیکن اب انہیں احتجاج کرنے کی اجازت بھی نہیں دی جارہی ہے۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ ڈیلی ویجروں کی مستقلی فوری طور پر عمل میں لائی جانی چاہئے۔ جموں و کشمیر میں بجلی بحران کا مسئلہ اٹھاتے ہوئے میاں الطاف احمد نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ جموں و کشمیر کے پاور پروجیکٹ واپس کیے جائیں کیونکہ وہاں لوگوں کو بجلی کے سخت ترین بحران کا سامنا ہے۔

113

لگانے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ بتایا گیا کہ انہیں 13 ہزار سے زائد شکایات موصول ہوئی تھیں تاہم صرف 31 شکایات پر ہی کارروائی کی گئی ہے۔ ہندوستان میں واٹس ایپ کے 550 ملین سے زیادہ صارفین ہیں۔ اس میں اگر واٹس ایپ کو کسی اکاؤنٹ کے بارے میں شکایت ملتی ہے تو اس پر کارروائی کی جاتی ہے۔ تاہم، یہ لازمی نہیں ہے کہ واٹس ایپ اپنی کارروائی میں صرف اکاؤنٹس پر پابندی لگائے۔ اس میں اکاؤنٹس پر مختلف کارروائیاں کی جاسکتی ہیں۔ واٹس ایپ نے اپریل میں 71 لاکھ اکاؤنٹس پر پابندی لگا دی تھی۔ واٹس ایپ نے گزشتہ ماہ (اپریل) ہندوستان میں 71 لاکھ سے زیادہ اکاؤنٹس بند کردیے تھے۔ ایسا اس لیے ہوا کیونکہ وہ اکاؤنٹس ہندوستان کے قوانین کے خلاف کام کررہے تھے۔ غور طلب ہے کہ مارچ میں لوگوں نے سب سے زیادہ 10,554 شکایات درج کروائی تھیں،

لیکن ان میں سے صرف 11 پر ہی کارروائی کی گئی۔ واٹس ایپ کا کہنا ہے کہ وہ صارفین کو یہ سہولت فراہم کرتا ہے کہ وہ غلط لوگوں کو بلاک کرسکیں اور اپنی ایپ میں قابل اعتراض چیزوں کی اطلاع دیں۔ وہیں، یہ صارف کے تاثرات کو مدنظر رکھتا ہے اور جعلی خبروں کو روکنے، آن لائن سیکیورٹی کو بڑھانے اور انتخابی مداخلت کو روکنے کے لیے ماہرین کے ساتھ کام کرتا ہے۔

114

کروڑ روپے کا معاوضہ دیا جاتا ہے۔ راہل گاندھی کو اگنیور پر غلط بیان نہیں دینا چاہئے۔ وہ ایوان کو گمراہ کررہا ہے۔ آپ کو بتادیں کہ راہل گاندھی کے بیان پر آج لوک سبھا میں زبردست ہنگامہ ہوا۔ لوک سبھا میں قائد حزب اختلاف راہول گاندھی نے پیر کو بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) پر نشانہ لگاتے ہوئے کہا کہ خود کو ہندو کہنے والے ہمیشہ 'تشدد اور نفرت پھیلانے' میں مصروف رہتے ہیں، جس پر حکمران جماعت کے ارکان نے سخت احتجاج کیا اور وزیر اعظم سے بات کی۔ نریندر مودی نے کہا کہ پورے ہندو سماج کو پرتشدد کہنا انتہائی سنگین بات ہے۔ تاہم راہل گاندھی نے جواب میں کہا کہ وہ بی جے پی اور بی جے پی کی بات کر رہے ہیں، نریندر مودی جی یا راشٹریہ سویم سیوک سنگھ (آر ایس ایس) پورا ہندو سماج نہیں ہیں۔ کانگریس لیڈر نے ایوان میں کئی بار بھگوان شیو کی تصویر دکھائی اور کہا کہ وہ ہمیں عدم تشدد اور بے خوفی کا

پیغام دیتے ہیں۔ انہوں نے اسلام، عیسائیت اور جین مت کی تعلیمات پر بھی بات کی۔ ایوان میں صدر کے خطاب پر شکریہ کی تحریک پر بحث میں حصہ لیتے ہوئے راہول نے کہا کہ تمام مذاہب اور ہمارے تمام عظیم آدمیوں نے عدم تشدد اور بے خوفی کی بات کی ہے۔ کہتے تھے ڈرو مت ڈرو۔ شیو جی کہتے ہیں مت ڈرو، مت ڈرو۔ وہ عدم تشدد کی بات کرتا ہے۔ لیکن جو لوگ خود کو ہندو کہتے ہیں وہ 24 گھنٹے تشدد، نفرت اور جھوٹ کی باتیں کرتے ہیں۔'' اس پر حکمران جماعت کے ارکان اپنی جگہ پر کھڑے ہوگئے اور شدید احتجاج شروع کردیا۔ اس پر راہل نے کہا کہ آپ بالکل ہندو نہیں ہیں۔ ہندو مذہب میں صاف لکھا ہے کہ سچ کے ساتھ کھڑا ہونا چاہیے، سچ سے پیچھے نہیں ہٹنا چاہیے۔ وہ اس لیے چیخ رہے ہیں کہ تیر دل پر لگا ہے۔ اس دوران لوک سبھا اسپیکر اوم برلا نے راہل سے کہا کہ آپ اپوزیشن لیڈر ہیں۔ خیال رہے کہ کسی کے جذبات مجروح نہ ہوں۔ وزیر اعظم مودی نے کہا کہ پورے ہندو سماج کو پرتشدد کہنا... یہ بہت سنگین معاملہ ہے۔ راہل نے کہا کہ بی جے پی، نریندر مودی جی یا راشٹریہ سویم سیوک سنگھ (آر ایس ایس) مکمل ہندو سماج نہیں ہیں۔ وزیر داخلہ امت شاہ نے کہا کہ قائد حزب اختلاف کو ان کروڑوں لوگوں کے جذبات کو ٹھیس پہنچانے پر ایوان سے معافی مانگنی چاہیے جنہیں ہندو ہونے پر فخر ہے۔

اتر ریلوے

آزادی کا امرت مہوتسو

درخواست نوٹس

سینئر ڈویژنل کمرشیل منیجر، اتر ریلوے، فیروز پور کے ذریعہ سے فیروز پور ڈویژن کی حالت سٹیشنوں پر ٹکٹ تقسیم کرنے کیلئے حالت ٹھیکیداروں کی تعیناتی کیلئے درخواست فارم طلب کئے جاتے ہیں۔

1. فیروز پور ڈویژن (1) بولیناد وآنا (2) مالو پوتا (3) ڈونڈ وینڈی (4) گھلو (5) سیلا خورد (6) شام چوراسی (7) کھنکڑ کلاں جھنڈا جی (8) جینجر دوآبا (9) گڑھ شنکر ...

www.nr.indianrailways.gov.in

1987/24

گراہکوں کی خدمت میں مسکان کے ساتھ

PUBLIC NOTICE

I NAZIMA CHOWDARY D/O GULZAR HUSSAIN CHOWDARY R/O SATHOO BAR BAR SHAH SRINAGAR HAS LOST MY DOB CERTIFICATE. NOW I WANT TO GET DUPLICATE CERTIFICATE OF SAME. IF ANY BODY HAVING ANY OBJECTION IN THIS REGARD HE/SHE MAY CONTACT CONCERN AUTHORITY WITH IN 7 DAYS AFTER THAT NO OBJECTION SHALL BE ENTERTAINED.

Office of the advocate
Inayat Jamal Associates

In the case of:

01. GHULAM MOHAMMAD GANIE S/O SABIR GANIE
2. SHABIR
3. ISHFAQ
4. SAMEER

SONS AND DAUGHTERS OF GHULAM RASOOL GANIE

7. JALA BANO Wd/O GH RASOOL GANAI S/O KHAZER MOHAMMAD GANAI
8. GUIZAR AHAMD GANAI S/O KHAZER MOHAMMAD GANAI
9. FAROOQ AHMAD GANAI S/O KHAZER MOHAMMAD GANAI

ALL R/O,S ZANGIBAGH, TEHSIL B.K PORA BUDGAM

Caveators

Versus

Public at Large

......Non-Caveator's

In the matter of :Publication for Caveat.

The caveators apprehand that the non-caveator may file any suit or writ or any apeal at the back of the caveators and may manage to get ex parte order, therefore the caveators submit in case of any Writ Petition/Appeal/Suit or such proceedings are filed before this Hon'ble court by the non-Caveator's against the Caveators, the Caveator's or the counsel for the Caveator's may be provided an reasonable opportunity of being heard before passing any of the order in the said Writ Petition/Appeal/Suit or any Proceeding otherwise the Caveator's may suffer such an irreparable loss and injury which cannot be compensated later on in any manner and same would be an abuse of the process of the court.

PUBLIC NOTICE

I ANAYAT AHMAD S/O GH. NABI BHAT R/O CHECK DARA SRINAGAR HAS WRONGLY MENTIONED IN MY DRIVING LICENCE AS MY NAME AS INAYAT AH. BHAT INSTEAD OF ANAYAT AHMAD. NOW I WANT TO CHANGE TO IT. IF ANY BODY HAVING ANY OBJECTION INTHIS REGARD.HE/ SHE MAY CONTACT RTO KASHMIR WITH IN 7 DAYS AFTER THAT NO OBJECTIO SHALL BE ENTERTAINED

از نیابت سرکل صورہ تحصیل عیدگاہ سرینگر

عنوان: درخواست از جانب رئیس احمد چاشو (زرگر) ولد نور محمد چاشو ساکنہ رنگپورہ نسبت اجرائی وارثان جائز سرٹیفکیٹ

اشتہار بمراد آگاہی ہر خاص وعام

معاملہ مندرجہ عنوان الصدر میں درخواست سائل ہے کہ اس کا والد نور محمد چاشو ساکنہ رنگپورہ مورخہ 10/03/2024 کو فوت ہوچکا ہے۔ اس نسبت سائل خواہاں ہے کہ اسکے حق میں وارثان جائز سرٹیفکیٹ اجرا فرمائی جائے۔ بروئے رپورٹ پٹواری حلقہ متوفی کنبہ ذیل ہے۔

نام افراد کنبہ	عمر	رشتہ	پیشہ
رئیس احمد چاشو	۳۸	پسر متوفی	سرکاری ملازم
روشن آرا	۴۲	دختر متوفی	شادی شدہ از خانہ بیرون
سمیرہ چاشو	۴۰	دختر متوفی	.....

قبل اسکے کہ درخواست سائل پر مزید کارروائی عمل میں لائی جائے لہٰذا اگر کسی شخص کو سرٹیفکیٹ ہٰذا اجرا کرنے میں کوئی عذر یا اعتراض ہو تو وہ ایک ہفتے کے اندر اندر اپنے عذرات پیش کریں۔ میعاد گذرنے پر کوئی عذر یا اعتراض قابل قبول نہیں ہوگا۔ تحریر الصدر

نائب تحصیلدار صورہ

اتر ریلوے

آزادی کا امرت مہوتسو

ای۔ٹینڈر نوٹس

ٹینڈر نوٹس نمبر 770-W/169/WA-1/FZR-120-2024-25-ADEN-JRC ...

نمبر شمار	ٹینڈر نمبر	ٹینڈر کی تفصیلات
1.	120-2024-25-ADECN-JRC	[illegible]

تخمینہ قیمت	آخری وطلاقی	مدت تکمیل کام
2,06,97,266.05 روپے	60 دن	06 مہینے

1984/2024

گراہکوں کی خدمت میں مسکان کے ساتھ

اتر ریلوے

آزادی کا امرت مہوتسو

ای۔ٹینڈر نوٹس

سینئر ڈویژنل میکینکل انجینئر (سی اینڈ ڈبلیو) فیروز پور کی ذریعہ بھارت کے راشٹرپتی کی جانب سے مندرجہ ذیل ای۔ٹینڈرز طلب ہیں۔ بولی دہندگان اپنے اصل/ترمیم شدہ ٹینڈر بند ہونے کی تاریخ اور وقت تک پیش کرسکتے ہیں۔ مینوئل آفر اس ٹینڈر کیلئے جائز نہیں ہے اور ایسے کسی بھی مینوئل آفر کو منظور نہیں کیا جائے گا۔ ٹھیکیدار ٹینڈر فارم کی لاگت اور بیعانہ کی رقم کا بھگتان www.ireps.gov.in پورٹل پر دستیاب آن لائن وسائل کی ذریعہ جیسے نیٹ بینکنگ، ڈیبٹ کارڈ، کریڈٹ کارڈ وغیرہ سے بھگتان کرسکتے ہیں۔ ڈیمانڈ ڈرافٹ، بینکرز چیک، ایف ڈی آر اور رسیدوں وغیرہ کے ذریعہ سے بھگتان کی اجازت نہیں ہے۔ کام کی مفصل معلومات کیلئے www.ireps.gov.in پر لاگ ان کریں۔

ٹینڈر ٹائپ	بولی سسٹم	ٹینڈر اپ لوڈ کرنے کی تاریخ و وقت	بولی اختتام کی تاریخ و وقت	بولی کھلنے کی تاریخ اور وقت
کھلا	ایک پیکٹ سسٹم	02-07-2024 بوقت 17.00 گھنٹے	25-07-2024 بوقت 15.00 بجے	25-07-2024 بوقت 15.05 بجے

نمبر شمار	ٹینڈر نمبر	ٹینڈر کی تفصیلات
1.	13-2024-ACWP-FZR	سی اینڈ ڈبلیو ڈپو فیروز پور (ایف زیڈ آر) میں دو سال کی وارنٹی کے ساتھ ایفولینٹ ٹریٹمنٹ پلانٹ اور واٹر ٹریٹمنٹ پلانٹ کے ساتھ آٹو میٹک کوچ واشنگ پلانٹ کی ڈیزائن، سپلائی، انسٹالیشن اور کمیشننگ۔

تخمینہ قیمت	بیعانہ کی رقم	آخری وطلاقی	مدت تکمیل کام
17460148.80/-	237300/-	45 دن	180 دن

رقم واپسی نمبر 32-593-080 میں دستیاب ہے۔ مزید معلومات کیلئے براہ مہربانی www.ireps.gov.in پر لاگ آن کریں۔

1994/2024

گراہکوں کی خدمت میں مسکان کے ساتھ

Government of Jammu and Kashmir

Office of the Executive Engineer(R&B(Division Bandipora

CORRIGENDUM

Subject-:1. Construction of Elementary(03(ACR at Govt. Boys Middle School Gunddachina, Zone Bandipora, Distt. Bandipora

2. Construction of Elementary(03(ACR at Govt. Boys Middle School Muslimabad, Zone Bandipora, Distt. Bandipora

3. Construction of Elementary(02(ACR at Govt. Boys Middle School Sonerwani, Zone Bandipora, Distt. Bandipora.

4. Construction of Elementary(02(ACR at Govt. Boys Middle School Branch, Zone Bandipora, Distt Bandipora

5. Construction of Elementary 01ACR at Govt Middle School Turknadi Zone Quil Muqam, District Bandipora

6. For construction of Elementary 01 ACR at Govt Primary School Mir Mohalla ,Zone Quil Muqam, District Bandipora.

7. Construction of Elementary 01ACR at Govt Primary School Aragam, Zone Bandipora, District Bandipora.

Ref -:e-NIT No.20/ET/R&B/Bandipora of 2024-25Dated-:26-06-2024.

In view of the representation made by Contractors Association Bandipora, the bid submission end date of above subjected works advertised vide this office e-NIT No. referred above is hereby extended upto 05-07-2024 at 4:00PM and the same will be opened on 06-07-2024 at 10:00 AM in the office of Executive Engineer(R&B(Division Bandipora .)Tender Receiving Authority.(

All other terms and conditions of the said NIT shall remain unchanged.

Sd-/Executive Engineer
R&B Division Bandipora

DIPK-2237/24
Dtd. 02-07-2024

انسانی ترقی ہی ملکی ترقی کی کنجی ہے

تحریر: یاسر چغتائی

قدیم زمانوں میں کسی سلطنت کے خطرات و ترجیحات جنگوں سے لے کر فتوحات تک محدود ہوا کرتے تھے، جہاں آباد انسانوں کو فقط جنگی ہتھیار کے طور پر استعمال کیا جاتا تھا، پھر وقت گزرتا گیا اور دنیا میں روایتی جنگوں سے ہٹ کر نئے خطرات اور چیلنجز نے جنم لیا۔

عالمی جنگوں کی تباہ کاریوں کے بعد دنیا نے جب اپنی ترجیحات کو تبدیل کرتے ہوئے ترقی کا نیا سفر شروع کیا تو ملکوں کی معاشی و سماجی ترقی کو انسانی ترقی ہیومن ڈویلپمنٹ کیساتھ منسوب کیا گیا۔

معاشی و سماجی ترقی انسانی ترقی سے مشروط ہے جس کیلئے سنجیدہ کوششیں کرنا ہونگیں ہمارے ہاں انسانی سرمائے کا مثبت استعمال نہ ہونے کے برابر ہے اس حوالے سے پاکستان 159 ویں نمبر پر ہے اور انسانوں پر سرمایہ کاری کرنے کی سنجیدہ کوشش شروع ہوئیں، کینیڈین معیشت دان پروفیسر کین گیلبرتھ کے مطابق کسی ملک کی معیشت میں بہتری انسانی ترقی اور انسانوں پر خرچ کرنے میں ہی پنہاں ہے اور بہتر انسانوں سے ہم بہتر معیشت حاصل کر سکتے ہیں۔ اسی طرح معروف امریکی معیشت دان فیرڈک نے بھی کہا جو ملک اپنے عوام میں صلاحتیں پیدا کر کے انھیں معاشی ترقی کیلئے استعمال میں نہیں لاتا، وہ ملک کسی اور شعبہ میں ترقی نہیں کرسکتا۔ ان تمام تجاویز اور تلقین کا ثبوت یہ ہے کہ حالیہ دہائیوں میں جن ممالک نے اپنے انسانوں پر زیادہ خرچ کرتے ہوئے انہیں باصلاحیت بنا کر استعمال کیا، انھوں نے ترقی حاصل کی اور جو ممالک اپنے عوام کو کارآمد نہ بنا سکے، گویا وہاں ناکارہ انسانوں کا حجم غیر ملکی وسائل پر بوجھ بن گیا ہے۔

ہم اکثر سوچتے ہونگے کہ پاکستان ترقی پذ ملک کیوں کہلاتا ہے؟ تو ہمارے ترقی پذیر کہلانے کی بنیادی وجہ انسانی ترقی کا نہ ہونا ہے، درحقیقت ترقی پذیر اور ترقی یافتہ ممالک میں بنیادی فرق انسانی سرمائے کی ترقی اور انکے بہتر استعمال کا ہی ہوتا ہے۔ مگر ہمارا یہ عالم ہے کہ آج Human Develpment Index میں پاکستان 188 ممالک کی فہرست میں 159 نمبر پر ہے، انسانی سرمائے کا مثبت استعمال نہ ہونے کے برابر ہے، اسی باعث ملک معاشی مشکلات کا شکار ہے، صنعتیں اور شعبہ جات تباہی کے دہانے پر کھڑے ہیں، قومی ترقی کا پہیہ جام ہے اور غربت میں ہر گزرتے دن کے ساتھ اضافہ ہو رہا ہے، ہمارے لوگ غیر یقینی کا شکار ہیں۔ دراصل وہ اہم تقاضے جو انسانی ترقی لانے کیلئے ضروری سمجھے جاتے ہیں، ہم انھیں پورا نہ کر سکے۔

آج انہی ٹھوس وجوہات کو جاننا بیحد ضروری ہے جو پاکستان میں انسانی ترقی کی راہ میں بڑی رکاوٹیں بنی ہوئی ہیں، اور جن کے حل سے ہی پاکستان انسانی ترقی حاصل کرسکتا ہے، ان بنیادی عوامل میں: غیر معیاری تعلیم و تربیت، صحت و خوراک کا ناقص نظام، روزگار کے کم مواقع، بڑھتی آبادی اور عدم بہبود شمار ہوتے ہیں۔

جدید اور معیاری "تعلیم و تربیت" کی کمی

تعلیم و تربیت وہ سب سے بنیادی سرمایہ کاری ہے جو انسانوں میں ترقی لانے کیلئے ضروری سمجھی جاتی ہے، یہ ایسا خزانہ ہے جو انسان کے مستقبل کو اسکے حال سے بہتر بنا سکتا ہے، اور ملک و قوم کو تقدیر سنوار سکتا ہے، کامن ویلتھ گلوبل یوتھ ڈویلپمنٹ کی رپورٹ ظاہر کرتی ہے کہ جن ممالک نے اپنے نوجوانوں کی تعلیم و تربیت پر خاص توجہ دی وہی ممالک ترقی یافتہ قرار پائے۔ مگر تعلیم صرف برائے نام تعلیم نہیں ہونی چاہیے بلکہ معیاری بھی ہونی چاہیے۔ تعلیم ایسی ہو جس میں جدت کے تمام تقاضے پورے ہو رہے ہوں، اور ایسا مثالی تعلیمی نظام انقلابی تبدیلیوں اور تعلیم کو تحقیق کے ساتھ مربوط کر کے ہی لانا ممکن ہے۔ مگر بدقسمتی سے پاکستان میں پہلے تو تعلیم کی سہولت ہر بچے کو میسر ہی نہیں، جبکہ یہاں تعلیم پر جو تھوڑی بہت سرمایہ کاری ہوئی وہ بھی انتہائی غلط ہوئی ہے۔ ہمارے ہاں ہمیشہ تعلیم کی رسائی پر زیادہ توجہ دی گئی جبکہ معیار کی فکر ہی نہ کی گئی، جسکا نتیجہ یہ نکلا کہ ہمارے انسانوں نے نہ گھروں سے کچھ سیکھا اور نہ تعلیمی اداروں سے۔ آج بھی ہمارے تعلیمی اداروں سے پڑھنے والے بیشتر گریجویٹس قابلیت اور صلاحیت سے محروم نظر آتے ہیں۔ لمحہ فکریہ ہے کہ ہمارے نوجوان ان ڈگریوں کے ساتھ عالمی سطح پر کوئی مقابلہ نہیں کر سکتے، بلکہ احساس محرومی کا شکار رہتے ہیں، نوجوان کسی بھی ملک کا قیمتی سرمایہ ہوتے ہیں اور جب وہ ہی ناکارہ ہونے لگیں تو ملک کیسے ترقی کرے گا؟ بنیادی مسئلہ یہ ہے کہ پہلے لیول میں ہمارا تعلیمی نظام دو بڑے حصوں میں بٹا ہوا ہے، یعنی کہ دینی مدارس اور دوسرا دنیاوی تعلیم کی درس گاہیں، اس سے اگلے لیول میں پھر تقسیم ہے جہاں امیر کیلئے تعلیم الگ اور غریب کیلئے الگ ہے۔ چنانچہ نصاب میں انقلاب تو دور ہم ملک میں یکساں نظام تعلیم تک نہیں لا سکے، جو کہ تعلیم کو ٹھوس اور معیاری بنانے کیلئے بے حد ضروری ہے۔

جب تک ہماری تعلیم کا نظام و نصاب معیاری نہیں ہوگا ہم اپنے انسانوں کو کوئی علم نہیں دے سکیں گے، ہم ایک اور غلطی یہ ہے کہ ہم تعلیم کے ساتھ تربیت کو بھول بیٹھے ہیں، ہم چاہیں تو انسانوں کے سرمائے کو تربیت یافتہ بنا کر انھیں استعمال میں لا سکتے ہیں، اور اپنی بہت سی محرومیوں کو پورا کر سکتے ہیں۔ سکاٹش اکانومسٹ اور فلاسفر ایڈم سمتھ کے بقول کسی بھی ملک کی خوشحالی کا انحصار وہاں موجود لیبر کی صلاحیت اور مہارت پر ہوتا ہے۔ دنیا کے ترقی یافتہ ممالک بالخصوص چین نے اپنے اس سرمایے کا بروقت اور برمحل استعمال کیا اور کامیاب ٹھہرے۔ آج دیکھا جائے تو تعمیراتی شعبہ میں چین کی لیبر، آئی ٹی کے شعبہ میں بھارت کی لیبر دنیا کی مجبوری بن چکے ہیں۔ مگر ہماری لیبر جدید تربیت، سہولیات اور رواج سے ہم آہنگ ہی نہیں۔ اور ملک کیلئے سرمایہ اکٹھا کرنے سے قاصر ہیں۔ جنھیں آئی ٹی بیسڈ اسکلز اور دیگر تربیت دینے کی اشد ضرورت ہے، جس کے لیے ہمارے اداروں کو خاص توجہ دینی چاہیے۔

صحت و خوراک کا ناقص نظام

کہتے ہیں جان ہے تو جہاں ہے، مگر جب ہمارے انسانوں میں جان ہی نہ ہوگی تو جہاں کیسے بہتر بنائیں گے؟ پاکستان میں انسانوں کی صحت پر سرمایہ کاری کبھی ترجیح نہیں رہی، اس کا ثبوت ہم اپنے سالانہ کھربوں کے قومی بجٹ سے حاصل کر سکتے ہیں جس میں صحت کیلئے تھوڑا سا حصہ مختص ہوتا ہے۔ آج ہمارے پاس 1300 افراد کیلئے صرف ایک ڈاکٹر موجود ہے، ہسپتالوں میں بنیادی سہولیات نایاب ہیں۔ سندھ کے ہسپتالوں میں بنیادی ویکسین، پنجاب میں بنیادی ادویات اور خیبر پختونخوا کے ہسپتالوں میں آکسیجن تک موجود نہیں۔ اسی طرح غذائی محرومی بھی ہر گزرتے دن بڑھ رہی ہے۔ ہمارے 60 سے 70 فیصد بچے محدود جسمانی اور دماغی گروتھ کا شکار ہیں کیونکہ انھیں صحت بخش خوراک میسر ہی نہیں، Global Hunger Index میں پاکستان کا 117 ممالک میں سے 94واں نمبر ہے۔ UNICEF کی رپورٹ کے مطابق صوبہ سندھ میں 5 سال سے کم عمر 50 فیصد سے زائد بچے غذائی قلت کا شکار ہیں۔

اسی طرح خوراک کا سب سے بڑا ذریعہ یعنی زراعت کا تیز رفتاری سے زوال پذیر ہونا بھی خطرے کی گھنٹیاں بجا رہا ہے، ہماری زرعی ترقی کی شرح 1 فیصد سے بھی کم ہے، ملک میں گندم کی پیداوار 40 سے 50 من فی ایکڑ ہے، جبکہ ماہرین کا ماننا ہے کہ آئندہ چند سالوں تک یہ پیداوار 2 گنا نہ بڑھائی گئی تو بدترین غذائی بحران سر اٹھا سکتا ہے، جبکہ گذشتہ 60 سالوں میں زیر کاشت آراضی میں صرف 40 فیصد اضافہ ہوا جبکہ آبادی میں پانچ گنا اضافہ ہوا ہے۔ چنانچہ جب صحت پر ایسی سرمایہ کاری ہو رہی ہو اور خوراک جیسی بنیادی ضرورت کا کوئی پرسان حال نہ ہو وہاں انسان کیا اور کیسے ترقی کریں گے؟

روزگار کے محدود مواقع

اس وقت پاکستان کی 13 کروڑ سے زائد آبادی نوجوانوں پر مشتمل ہے جو ملکی آبادی کا 60 فیصد سے زائد بنتا ہے، تاریخ کی یہ بلند ترین سطح ہمارے لیے خوش قسمتی بھی ہے اور ایک بڑا چیلنج بھی، خوش قسمتی اس طرح کہ یہ نوجوان پاکستان کو آگے بڑھانے کیلئے کافی ہیں، اور اپنا کردار ادا کر سکتے ہیں، اور چیلنج اس طرح کہ فی الوقت پاکستان میں نوجوانوں کیلئے روزگار، انکی شخصیت سازی اور پروفیشنل صلاحیت کو بڑھانے کیلئے خاطر خواہ اقدامات نظر نہیں آتے۔ روزگار کے حوالے سے پاکستان کو 2040 تک 12 کروڑ نوکریاں پیدا کرنے کی ضرورت ہے جن کا حصول ناممکن لگتا ہے۔ پاکستان بیورو آف سٹیٹس کی رپورٹ کے مطابق ملک کے تقریبا 20 فیصد گریجوایٹ طلبا بیروزگار ہیں، جن میں سے طالبات کی بیروزگاری کی شرح 41 فیصد تک ہے جبکہ مرد طلبا کی شرح 7 فیصد تک بڑھ گئی ہے جو محض ایک دہائی پہلے 4 فیصد تھی۔ اسی طرح انٹرمیڈیٹ پاس طلبا میں بیروزگاری کی شرح 11 فیصد ہوگئی ہے جو ایک دہائی پہلے 6.5 فیصد تھی۔ اقوام متحدہ کی ایک رپورٹ کے مطابق 77 فیصد پاکستانی طلبا روزگار کی خاطر اعلی تعلیم تک نہیں پہنچ پاتے، جبکہ ڈگری حاصل کرنے والے 36 فیصد پاکستانی نوجوان اپنے مستقبل سے ناامید ہیں۔ لہذا جب ہمارے نوجوان ایسی خستہ حالی سے گزر رہے ہوں تو ان کا ملک کیلئے سرمایہ بننا مشکل نظر آتا ہے۔

بڑھتی آبادی

پاکستان جیسے ترقی پذیر ملک میں انسانی ترقی کی راہ میں سب سے بڑی رکاوٹ آبادی کا بڑھتا ہوا دباؤ ہے۔ جو دیگر تمام رکاوٹوں کو جنم دے رہا ہے، کیونکہ بے لگام آبادی کسی بھی ملک کے وسائل پر بوجھ بن جاتی ہے، اور کمزور حکومتیں تمام انسانوں پر سرمایہ کاری کی سکت نہیں رکھتیں جو نہ ہی سب کو معیاری خوراک، تعلیم، ہسپتال، روزگار و دیگر سہولیات مہیا کرنے کی ضمانت نہیں دے سکتی ہیں۔ آج صورتحال یہ ہے کہ ہماری آبادی 23 کروڑ کے لگ بھگ ہے، ملک میں ہر 1 منٹ بعد ایک بچہ پیدا ہو رہا ہے، جبکہ فی جوڑا شرح پیدائش 3.6 ہے، جس حساب سے 2050 تک ہماری کل آبادی 45 کروڑ تک پہنچ جانے کا خدشہ ہے۔ اس کی مرکزی وجہ شہریوں میں بنیادی سماجی شعور اور آگاہی کی فقدان ہے۔ 60 کی دہائی میں صدر ایوب خان نے جامع وسائل کیساتھ ملک میں فیملی پلاننگ (FP) پروگرام شروع کیا تھا۔ جس میں عوام کو کم بچے پیدا کرنے کی تلقین کی گئی، مگر یہ پروگرام قدامت پسند طبقات کا شکار ہو گیا اور تسلسل کیساتھ نہ چل سکا، اور ملک کا عام آدمی آگاہی سے محروم ہی رہا جو کہ اس مہم کا اصل ہدف تھا۔ اسکے بعد جیسے ملک میں آبادی کا سیلاب امڈ آیا، جبکہ انسانی ترقی لانے کیلئے آبادی کا کنٹرول کرنا بے حد ضروری ہے، اس کی بڑی مثال چین کی لی جاسکتی ہے، جو آبادی کے لحاظ سے دنیا کا سب سے بڑا ملک ہے،

جب اس نے اپنے انسانی وسائل کا بہتر استعمال کرنے اور ان کی کام کرنے کی صلاحیت بڑھانے کا فیصلہ کیا تو سب سے پہلے بڑھتی ہوئی آبادی کو کنٹرول کیا، 70 کی دہائی میں وہاں One Couple One Child پالیسی متعارف کروائی گئی، جس کو اپنانے والوں کو سہولیات، انعامات اور مراعات دی گئیں جبکہ نہ اپنانے والوں کو جرمانے کیے گئے، جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ شرح پیدائش کم ہوگئی اور 1970 تا 1991 260 ملین بچوں کی کم پیدائش نوٹ کی گئی۔ جس سے دستیاب آبادی کو قدرتی وسائل کو استعمال کرنے کا بہتر موقع ملا۔ حکومت کی معاشی پالیسیز کی وجہ سے نوجوانوں کو روزگار ملے، انہیں جدید تقاضوں کے مطابق باصلاحیت بنایا گیا اور پھر انسانوں نے ملک کو معاشی طور پر مضبوط بنانے میں کلیدی کردار ادا کیا۔ وہیں سے چین نے اپنی ترقی کی راہ متعین کی۔ چنانچہ پاکستان میں بھی آبادی کو

عدم برداشت۔۔ سائنسی تحقیق کی راہ میں رکاوٹ

تحریر: میر محمد طفیل لوہانچ

کبھی کبھی معمولی باتوں سے شروع ہونے والی دشمنیاں نسل در نسل تباہی کا باعث بن جاتی ہیں عدم برداشت کے خاتمے کیلئے مکالے کی افادیت اور اہمیت اجاگر کرنے کی ضرورت ہے

بعض لوگوں کے نزدیک سر اٹھا کر جینے کا طریقہ یہی ہے کہ دوسرے کی عزت پیروں تلے روندی جائے

نت نئی ایجادات کی مخالفت کرنے والے معاشرے پسماندہ رہ گئے لوگ آئزک نیوٹن پر ہنستے تھے کہ اگر زمین میں کشش ثقل تو پھر پرندے ہوا میں کیسے اڑتے ہیں؟، کوپرنیکس کی حمایت کرنے پر گلیلیو کو سزا ملی

ذہنی انقلاب ایک عظیم پیش رفت تھی جس نے انسان کو دیگر جانداروں سے اعلیٰ ہونے کا درجہ دیا۔ اور ذہنی انقلاب کے بعد معاشرے اور زبانیں سامنے آئیں۔ انسانوں نے ڈھانچے تیار کئے اور اتحاد بنائے۔ انسان سوچ سکتے ہیں جس نے انسان کو دیگر جانداروں پر برتری حاصل کرنے میں مدد دی۔ عظیم تہذیبیں انسانی فراست اور نئے تصورات کے جنم لینے کی صلاحیت کا نتیجہ تھیں۔ اگرچہ زمین پر انسانوں کی کامیاب بقاء کی ایک وجہ ترقی کے عمل اور نئے خیالات ابھارنے کی صلاحیت ہے لیکن بعض اوقات انسانوں نے نئے خیالات اور نئی سوچ کو سخت ہاتھوں سے نمٹنے کی کوشش کی ہے۔ انسان نے مخالف رائے کو ہمیشہ مسترد کیا۔ لیکن کچھ نظریات کی افادیت کو جاننے کے بعد انہیں قبول کیا۔

بعض معاشرے نئی ایجادات کی مخالفت کرتے ہیں۔ اسی لئے وہاں نئی سوچ پیش کرنے والوں نے ہر قسم کے حالات کا سامنا کیا۔ نئے خیالات جب عوام الناس کے منظور شدہ خیالات کے برعکس نکلے تو پھر انہیں زبردست مخالفت کا سامنا کرنا پڑا انہیں کو دھمکیاں بھی ملیں اور کچھ نے تو اپنی جان بھی گنوائی۔ گلیلیو گلیلی کو صرف اس لئے قید کیا گیا کیونکہ اس نے کوپرنیکس تھیوری کی حمایت کی تھی۔ کوپرنیکس نے کہا تھا کہ نظام شمسی کا مرکز سورج ہے اس نظریے کی حمایت کرنے پر گلیلیو کو نظر بند کیا گیا۔ گلیلیو کو مشکلات کا سامنا کرنا پڑا کیونکہ اس کے نزدیک یہ نظریہ ان کی قدیم سوچ کے منافی تھا۔ وہ یہ سمجھتے تھے کہ زمین نظام شمسی کا مرکز ہے۔ آج، یہ سائنسی طور پر ثابت شدہ حقیقت ہے کہ نظام شمسی کا مرکز سورج ہے اور گلیلیو کو ایک حقیقت کی حمایت کرنے کی سزا دی گئی۔ آئزک نیوٹن نے جب زمین کی کشش ثقل دریافت کی تو لوگوں نے سختی سے مخالفت کی۔ اس پر ہنستے، اور کہتے تھے کہ اگر زمین میں کشش ثقل ہیں جو ہر چیز کو اپنی طرف کھینچ لیتی ہے تو پھر پرندے ہوا میں کیسے اڑتے ہیں۔ وہ کیوں گرتے نہیں؟

یونانی فلسفی سقراط کو محض اس لئے موت کی سزا دی گئی کیونکہ وہ اپنے دور کے لوگوں سے مختلف سوچتا تھا۔ اس پہ الزام لگایا گیا کہ وہ نوجوانوں کے ذہنوں کو خراب کرتا ہے۔ سقراط کے خیالات عام انسانوں کی سمجھ کی سطح سے آگے تھے۔ لوگوں نے اسے برداشت نہیں کیا اور اس کے خلاف مہم چلائی لیکن آج ہم انہیں انسانی تاریخ کے ذہین ترین افراد میں سے ایک مانتے ہیں۔ انہیں فلسفہ میں ایک عظیم اہمیت حاصل ہے۔ نہ صرف عظیم مفکرین لیکن بہت سے سائنس دانوں اور صوفیا کرام کو بھی اپنے خیالات اور نظریات کی وجہ سے مشکلات کا سامنا کرنا پڑا کیونکہ ان کے نظریات عوام الناس کے نظریات کے ساتھ تصادم میں تھے۔ پرنٹنگ پریس یوہانس گوٹن برگ کی طرف سے ایجاد کیا گیا تھا۔ یورپی ممالک نے اس ایجاد سے کافی فائدہ اٹھایا۔ لیکن ایک طبقے نے اسے مسترد کرتے ہوئے لوگوں کو اس سے دور رہنے کی ہدایت کی، خاص طور پر مذہبی کتابوں کے لیے اس کے استعمال سے گریز کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔

مولانا جلال الدین رومی عظیم ولی تھے۔ ان کی تخلیقات ایک سو سے زائد ممالک میں نصاب کا حصہ ہیں۔ اپنے استاد شمس تبریز کے ساتھ اپنے صوفیانہ سفر کا آغاز کرتے وقت انہیں بھی سخت مخالفت کا سامنا کرنا پڑا۔ محبت کی علامت مانے جانے والے رومیؒ کو دانش کی بلند ترین چوٹیوں تک پہنچنے کے لیے مخالفت کا سامنا کرنا پڑا۔ برصغیر کے صوفیا کرام اور مشہور شعراء کو بھی مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ صوفی شاعر بابا بلھے شاہ اور شاہ عبداللطیف بھٹائی کو اپنے فلسفیانہ سفر میں مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ علامہ محمد اقبال کو بھی ان کی مشہور نظم 'شکوہ' کے لیے مخالفت کا سامنا کرنا پڑا تھا اور انہوں نے پھر 'جواب شکوہ' لکھی۔

کہا جاتا ہے کہ جب امیر تیمور نے فارس پر حملہ کیا، تو فارس کے دانش ور اور علماء کو اس کے سامنے لانے کے لیے کہا گیا۔ فارس کے دانش ور مسلم دنیا میں مشہور تھے، اس لیے امیر تیمور ان کے ساتھ ایک مکالمہ کرنا چاہتا تھا۔ ان کے ساتھ مکالمہ کرنے کے بعد امیر تیمور رنجیدہ ہوئے۔ ان کے مطابق ان لوگوں میں حکمت کا فقدان تھا۔ پھر کسی نے انہیں بتایا کہ فارس کے بعض دانشوروں کی مزاحمت کی گئی تھی، وہ اپنی سلامتی کے لیے چھپے ہوئے ہیں۔ امیر تیمور نے انہیں تلاش کرنے کا حکم دیا۔ فارس کے عظیم شاعر اور دانش بشمول حافظ شیرازی کو پیش کیا گیا۔ امیر تیمور ان کے دانش سے متاثر ہوئے۔ پھر امیر تیمور نے دریافت کیا کہ ایسے عظیم دانش وروں پہ کیوں الزامات جاری ہوئے۔ حافظ شیرازی نے جواب میں بتایا کہ جب یہ دانش ور اپنے طریقے سے کائنات اور خدا کی تخلیقات کے بارے میں بات کرتے ہیں تو لوگ بجائے ان کی بات سمجھنے کے، الزام دیتے ہیں۔

اب دنیا ایک ایسی شکل میں ہمارے سامنے ہے جہاں ہر شخص اپنے اختیار کے مطابق ظالم ہے جس کی واضح مثالیں ہمیں ہر ملک میں دیکھنے کو ملتی ہیں۔ صبح آنکھ کھولتے ہی کوئی نیا واقعہ ہمیں خوش آمدید کہتا ہے

یہ ایک تلخ حقیقت ہے کہ ایسے واقعات کے پیچھے معاشرے میں بڑھتی ہوئی عدم برداشت اور انتہا پسندی کی شدت اختیار کرنے والی لہر ہے جو آہستہ آہستہ شدت پسندی کے دامن کو چھوتی ہے اور تشدد کی سرگرمیوں کو جنم دیتی ہے۔ جس معاشرے میں ہم رہ رہے ہیں یہاں کسی پر تشدد کرنا، جائیداد کے تنازعے یا غیرت کے نام پر قتل کرنا ایک روایت بن چکی ہے جو بظاہر عدم تشدد یا برداشت سے لاعلمی دکھائی دیتی ہے۔ لیکن سوال یہ ہے کہ کیا یہ شدت پسندی یا عدم برداشت ہمیں وراثت میں ملی ہے یا یہ موجود حالات اور وقت کی دین ہے؟ اگر ہم ماضی پر نظر دوڑائیں تو چونکا دینے والے مناظر سامنے آجائیں گے جس کے پیچھے کم علمی اور غیروں کی خوشامد کا بھی ہاتھ ہے۔

لفظ دشمنی بذات خود ایک فتنہ فساد کا حصہ ہے اسے سنتے ہی نفرت، قتل و غارت فتنہ فساد برائی جیسے عکس ذہن میں گردش کرنے لگتے ہیں۔ خاندانی دشمنی جس طرز انداز میں بھی ہو یہ نفرت کو جنم دیتی ہے اور رشتوں میں فاصلے پیدا کرتی ہے اور جہاں تک اسلام کا تعلق ہے تو اسلام نے نفرت قتل و غارت فتنہ فساد پھیلانے سے منع کیا ہے اور اسلامی بھائی چارے اور امن کا درس دیا ہے۔ جب خاندانی دشمنی کا ذکر آتا ہے تو یہ وہ فساد ہے جو نسل در نسل چلتا رہتا ہے اور نفرت اور قتل و غارت کا سبب بنتا جاتا ہے، خاندانی دشمنی کی بڑی وجوہات جہالت اور شعور کی کمی ہے۔ خاندانی دشمنی پر اگر تحقیق کی جائے تو اس کے آغاز کی وجہ عام معمولی سی بات ہوتی ہے جیسا کہ کسی زمین میں پانی کی ترسیل پر دو خاندانوں کا آپس میں جوں توں ہو جائے یا پھر زمین کی مٹی پر جھگڑا ہو جاتا ہے کہ یہ میری زمین کی مٹی ہے اس کو نہ اٹھایا کرو۔ اس طرح پیسوں کے لین دین کی وجہ سے بھی تنازعات سامنے آجاتے ہیں یا پھر بچپن کے رشتوں سے انکار کی وجہ بھی خاندانی دشمنی کا باعث بن جاتی ہے، مطلب خاندانی دشمنی کا آغاز معمولی باتوں سے ہو جاتا ہے مگر بگڑتے بگڑتے یہ خطرناک صورت اختیار کر لیتا ہے اور پھر نسل در نسل تباہی کا باعث بنتا جاتا ہے۔

خاندانی دشمنی ہر جگہ ہوتی ہے مگر قبائلی علاقوں میں اس وجہ سے خاندان صفحہ ہستی سے مٹ جاتے ہیں اس دشمنی میں پہلے عام سی بات کو لے کر ضد اور انا کا مسئلہ بنا لیا جاتا ہے اور پھر اس ضد اور انا کی وجہ سے بات قتل و غارت تک پہنچ جاتی ہے اور ایک فریق نے کسی کو اگر قتل کر دیا تو دوسرا فریق پہلے خاندان والوں کو قتل کر دیتے ہیں اور پھر پہلے خاندان والے دوسرے خاندان والوں کو قتل کر دیتے ہیں یوں نسل در نسل یہ سلسلہ چلتا رہتا ہے۔ خاندانی دشمنی میں حریف خاندان کو کمزور کرنے کے لیے جو زیادہ طاقتور بندہ ہو اسی کو ہی ہدف بنایا جاتا ہے، اسی کو قتل کر دیا جاتا ہے۔

بعض معاشروں میں بچوں کو جنگجوؤں کے طور طریقے دکھاتے ہیں۔ ان کے ذہن میں یہ بات بٹھا دی جاتی ہے کہ تم ایک بہادر اور بندوق سے محبت کرنیوالے فرد ہو۔ ان کے ہاتھوں میں کھلونا نما اسلحہ تھما دیا جاتا ہے۔ بچے کو اسلحہ سے محبت ہونے لگتی ہے اور جب وہ بڑا ہو جاتا ہے تو وہ اسی اسلحہ سے اپنی نام نہاد بہادری کا مظاہرہ کرتے ہوئے معمولی باتوں پر آدم زاد کی جان لے لیتا ہے۔ ایسے معاشرے میں عدم برداشت کے بڑھتے رجحان کے پیچھے جھوٹی انا کی آبیاری کے اصول کارفرما ہیں۔ کیونکہ یہ لوگ ہر فرد کو اس کی ذات، ہنر اور رنگ کے حساب سے اہمیت دیتے ہیں اور اس کے ساتھ ان کی حیثیت کے حساب سے برتاؤ کرتے ہیں۔ مثال کے طور پر اگر کسی ہوٹل میں خدمات انجام دینے والے افراد ہوں یا کسی ورکشاپ میں کام کرنے والا بچہ، کوئی سکیورٹی گارڈ ہو یا کسی سٹور کا سیلز مین، ان میں سے ہر شخص روزانہ کئی بار اپنے معاشرے کے دیگر نام نہاد مہذب افراد کی طرف سے برے رویے کو سہتا ہے جو یقیناً ان کے اندر بھی منفی جذبات کو جنم دیتا ہے۔

بعض لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ عزت سے سر اٹھا کر جینے کا یہی طریقہ ہے کہ دوسرے کی عزت پیروں تلے روند دی جائے۔ ماہرین کے خیال میں عدم برداشت دراصل ہمارے اندر چھپی ہوئی مایوسی سے جنم لیتی ہے اور یہ مایوسی ہمارے نامکمل ارادوں اور ناآسودہ خواہشات کا نتیجہ ہوتی ہے۔ معاشرتی اصولوں یا تربیت کے باعث ہم بہت سے ارادوں کو پایہ تکمیل تک پہنچانے سے قاصر ہوتے ہیں۔۔ عدم تشدد کا فلسفہ انسان کو انسان دوستی، امن، بھائی چارے اور خدا کے مخلوق چاہے اس کا تعلق کسی اور مذہب سے ہی کیوں نہ ہو، اس سے محبت کرنے کا درس دیتا ہے۔ زیادہ تر، لوگ دوسروں کو اس وقت برداشت نہیں کرتے جب ان کی رائے ہماری رائے سے متصادم ہو۔ یہ لوگ اپنے خیالات سے متصادم رائے کا اظہار کرنے والوں کے ساتھ سختی سے نمٹنا چاہتے ہیں۔ منظور شدہ نظریات اور خیالات وقت کے ساتھ مقدس بن جاتے ہیں۔ اگر آپ ان کو چیلنج کرتے ہیں تو بھی مشکلات کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔

آج ہم جن کے کام کو سراہتے ہیں لیکن جب وہ زندہ تھے تب کیوں انہیں مشکلات کا سامنا کرنا پڑا؟ اب بھی کئی معاشروں میں مختلف نظریات رکھنے والے افراد کو برداشت نہیں کیا جاتا۔ لیکن دنیا میں ترقی اور خوش حالی ایسے لوگوں کی وجہ سے بھی ممکن ہوئی ہے جنہوں نے کچھ نیا سوچنے اور کرنے کی ضرورت کو اجاگر کیا۔ ہمیں ایک ایسی دنیا کی تخلیق کرنی چاہیے جہاں ترقیاتی سوچ کو خیر مقدم کیا جائے اور اختلاف رائے کو برداشت کیا جائے نہ کہ کچلا جائے۔ عدم برداشت کی ایک بڑی وجہ تعلیم اور شعور کی کمی ہے۔ آخر کب تک جہالت کی اندھیر نگری میں ہم انسانوں کو تباہ ہوتا ہوا دیکھیں گے؟ ہمیں چاہیے کہ اب اس عمل سے نکل کر آگے بڑھنے کی کوشش کریں۔

The Urdu Daily
WATTAN
وطن

J&K Bank
Serving To Empower

BAJAJ Allianz
Caringly yours

Bajaj Allianz Extra Care Plus policy along with the added benefits of Health Prime Rider ensures that you don't have to settle for less when it comes to you and your family's growing healthcare needs.

Bajaj Allianz Extra Care Plus's Features:

Long Term Discount

Option to Opt for Air Ambulance

Free health check-up

Benefits of Health Prime Rider:

*Rider for both Individual & Family Floater Basis***

*24*7 Unlimited Tele-Consultation*

Investigations Cover

**Based on the variant opted in health plan

To know more, contact your **J&K Bank's Relationship Manager**

Bajaj Allianz General Insurance Co. Ltd., Bajaj Allianz House, Airport Road, Yerawada, Pune - 411006. IRDAI Reg No.: 113. | CIN: U66010PN2000PLC015329 | UIN: BAJHLIP23069V032223 - Extra Care Plus , BAJHLIA24087V022324 - Health Prime Rider | web: www.bajajallianz.com | Toll free: 1800-209-5858 / 1800-209-0144

J&K Bank Ltd is a licensed Corporate Agent [bearing License No.: CA0029] of Bajaj Allianz General Insurance Company Ltd. [IRDAI registration No. 113]. The benefits/features of products are indicative and for more details on risk factors and Terms and Conditions, please read the sales brochure before concluding a sale. | BJAZ-P-JK-0013/03-11-2023

PUBLISHED BY: BISMA TAJAMUL, PRINTED BY: BISMA TAJAMUL on behalf of BISMA TAJAMUL R.N.I No: JKURD/2011/37141,
Printed At : K.T. Press Pvt Ltd. Rangreth Budgam J&K 190021 , Published From: NEW BUS STAND, BUDGAM J&K 191111, Editor: BISMA TAJAMUL
CONTACT NO. 9419786936, 6006551484, EMAIL: WATTANDAILY@GMAIL.COM,